عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

۷
رجب المرجب
۱۴۲۰ھ
نومبر
۱۹۹۹ء

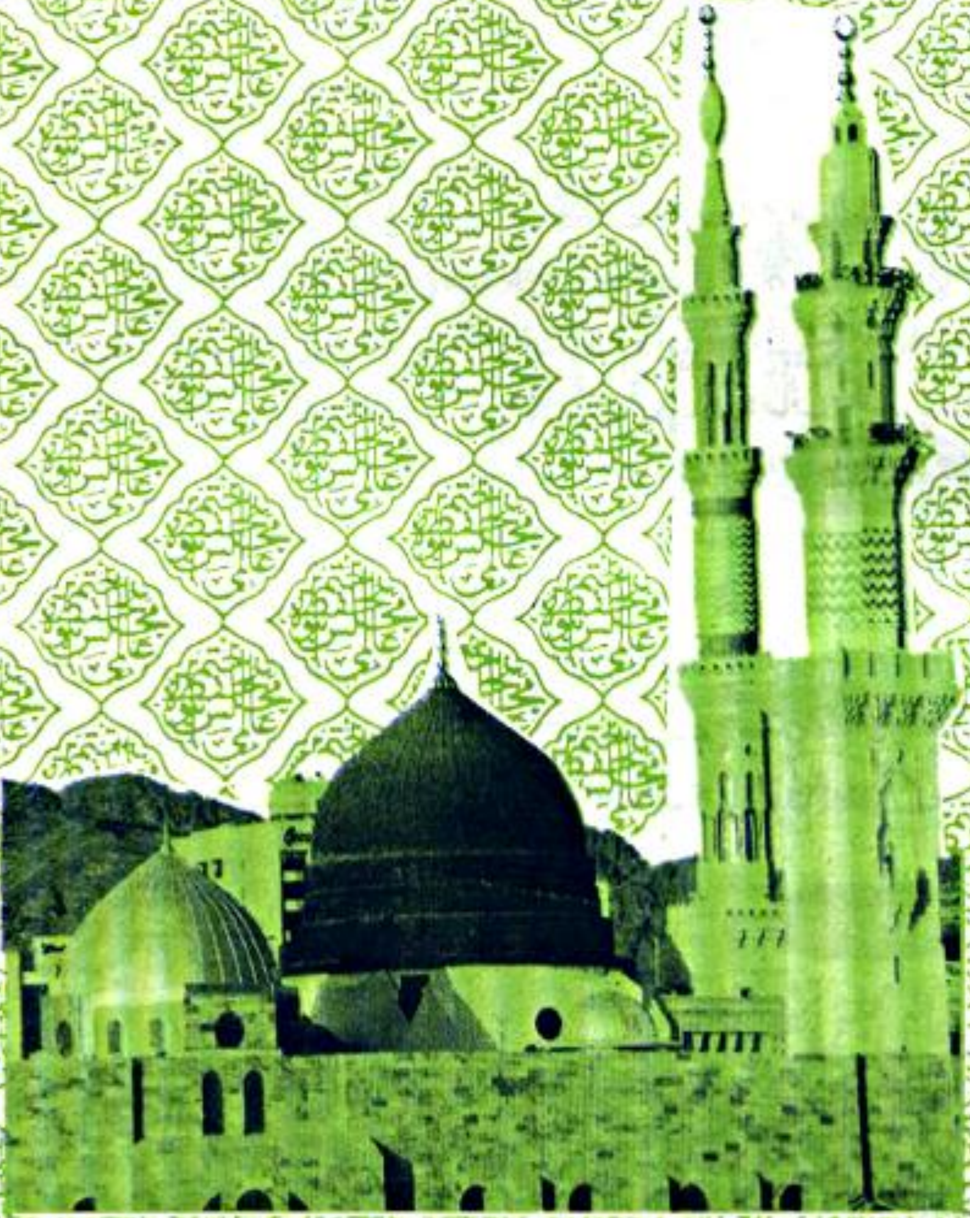

ماہنامہ لولاک ملتان

بیادگار مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

شمارہ ۷ / ۳ ۳۶

زیر سرپرستی

خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

نگران اعلیٰ

فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

چیف ایڈیٹر

صاحبزادہ طارق محمود

سب ایڈیٹر

حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

رانا محمد طفیل جاوید

مینجر

قاری محمد حفیظ اللہ

رابطہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان

☎ 061 514122
Fex : 061 542277

قیمت فی شمارہ ۱۰ روپے
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرون ملک ۱۰۰۰ روپے پاکستانی

مجلس منتظمہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ

علامہ احمد میاں حمادی ○ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد

مولانا مفتی محمد جمیل خان ○ مولانا بشیر احمد

مولانا محمد اکرم طوفانی ○ مولانا جمال اللہ الحسینی

مولانا خدا بخش شجاع آبادی ○ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا مفتی حفیظ الرحمان ○ مولانا احمد بخش

مولانا محمد نذر عثمانی ○ مولانا غلام حسین

مولانا فقیر اللہ اختر ○ چوہدری محمد اقبال

مولانا قاضی احسان احمد ○ مولانا غلام مصطفیٰ

ناشر: صاحبزادہ طارق محمود، مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان، مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس شمارے میں

اداریہ	ادارہ	3
تقریر: حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ	ادارہ	7
گوہر شاہی کیس کی رپورٹ	علامہ احمد میاں حمادی	18
قانون توہین رسالت میں تبدیلی	محمد عطاء اللہ صدیقی	32
داغ ندامت	علامہ ابو ٹیپو الازھری	43
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	50
تبصرہ کتب	ادارہ	64

قارئین کرام نوٹ فرمالیں!

میاں نواز شریف کی حکومت کی برطرفی سے قبل لکھے گئے مضامین کو اسی تناظر میں پڑھا جائے۔

ادارہ

ادارہ

دہشت گردی کی تازہ لہر ---- بنیاد پرستی کے خلاف سازش

اکتوبر کے آغاز سے قبل دہشت گردی کے خون آشام واقعات نے پورے ملک کو ہلا کر رکھ دیا ہے' کچھ مدت سے دہشت گردی رکی ہوئی تھی اور لوگ مطمئن تھے کہ یکایک تھمی ہوئی دہشت گردی کا سیلاب امڈ آیا۔ ملک کے مختلف شہروں میں یکے بعد دیگرے ایسے المناک واقعات رونما ہوئے' محسوس ہوتا ہے جیسے :

نشیمنوں پہ بجلیوں کا کارواں گزر گیا

مذہبی دہشت گردی کے حوالہ سے یہ پہلا موقع ہے کہ دہشت گردی کی لہر صوبہ سرحد سے اٹھی' پنجاب سے ہوتی ہوئی اس بین الاقوامی شہر میں داخل ہوئی جس کی راکھ میں بے شمار دبی چنگاریاں پہلے سے موجود ہیں۔ جو بدامنی کی ہوا سے شعلہ جوالہ بن سکتی ہیں۔ دہشت گردی کے حالیہ واقعات ڈیرہ اسماعیل خان' گوجرنوالہ' بھلوال' لاہور' سرگودھا' ملتان' پشاور اور کراچی میں اس تسلسل سے رونما ہوئے گویا باقاعدہ کسی جنگ کا آغاز ہو گیا ہو۔ مذہبی دہشت گردی کے ان سانحات میں بیسیوں بے گناہ افراد مارے گئے اور کئی شدید زخمی ہوئے' مذہبی عبادت گاہوں کا تقدس الگ پامال ہوا۔

حالیہ دہشت گردی کے واقعات میں لشکر طیبہ کے دو رہنماؤں کو بھی ہلاک کیا گیا' حالانکہ اس سے پہلے مذہبی دہشت گردی کے جتنے واقعات ہوئے ان میں سپاہ صحابہؓ یا تحریک جعفریہ کے رہنماؤں اور ان تنظیموں سے وابستہ افراد کو بطور خاص نشانہ بنایا گیا' لشکر طیبہ ایک جہادی تنظیم ہے۔ لشکر طیبہ کے رہنماؤں کی ہلاکت کے پیش نظر حکومتی حلقے دہشت گردی کے واقعات کو "را" کی کارستانی قرار دے رہے ہیں۔ اس خدشے کو نظر انداز کئے بغیر "را" کو ہی مورد الزام ٹھہرا کر جان نہیں چھڑائی جا سکتی' حکومت کو ایک ماہ قبل ملک میں ہونے والی دہشت گردی کی وارداتوں سے متعلق اطلاعات مل چکی تھیں' لیکن اس کے باوجود غفلت اور تساہل کا مظاہرہ کیا گیا۔ یہ عجب تماشا ہے کہ جب را کے ایجنٹ سرحد عبور کر کے پاکستان میں داخل ہوتے ہیں تو متعلقہ ایجنسیوں اور اداروں کو ان کے آنے کی خبر ہو جاتی ہے' کسی بھی دہشت گردی کے واقعہ کے بعد حکومت ملزمان کو جلد پکڑنے کا دعویٰ کرتی ہے' حالیہ واقعات کے بعد

حکومت نے ملزمان کو پکڑ لینے کے روائتی دعوے دہرائے۔ پنجاب حکومت نے واقعات میں ملوث ملزمان کی گرفتاری کے لئے دس لاکھ روپے انعام کا اعلان کر کے اپنی ناکامی پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ چند ماہ پہلے اخبارات میں مسلسل لاکھوں روپے کے اشتہارات چھپتے رہے جن میں چار یا پانچ اشتہاری دہشت گردوں کی گرفتاری کے لئے سوا کروڑ روپے کے انعامات کا اعلان کیا گیا تھا۔ یہ سبھی کچھ حکومت کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ محبّ وطن شہری اب سوچنے پر مجبور ہیں کہ امن وامان کی بحالی اور شہریوں کے مال وجان کے تحفظ میں حکومت زبانی جمع خرچ کے سوا کچھ نہیں کر سکی۔ حکومت اور پولیس دہشت گردی کے واقعات کی روک تھام کے لئے جن اقدامات کا اعلان کرتی ہے وہ دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔ شہری یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ بے شمار ایجنسیاں اور خفیہ ادارے جن کا سالانہ بجٹ کروڑوں روپے کا ہے کیا خدمات سرانجام دے رہے ہیں؟ قانون نافذ کرنے والے ادارے پولیس' سکیورٹی فورس ایلیٹ فورس' رینجرز' اور دیگر فورسز آخر کس مرض کی دوا ہیں؟۔

حالیہ دہشت گردی کے واقعات میں ایک قابل غور پہلو یہ ہے کہ دہشت گردی کی بھینٹ چڑھنے والوں کا زیادہ تر تعلق ایک ہی مذہبی تنظیم سے ہے۔ جس سے اس قیاس کو تقویت ملتی ہے کہ کوئی تیسری قوت حریف تنظیم کو جوابی رد عمل پر اکسا کر وسیع قتل وغارت گری کے منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں مصروف ہے' مد مقابل جماعت کا کوئی انتہا پسند گروپ رد عمل میں اگر جوابی کارروائی کرتا ہے تو ہر دو صورتوں میں کامیابی اسی خفیہ ہاتھ کی ہوگی' خوشی اسی چھپی ہوئی قوت کو ہوگی جو پس پردہ دونوں فریقین کے خونی ڈرامہ کو اسٹیج کرنے کی ناپاک سازش میں سرگرم عمل ہے۔ اس صورت حال کی نزاکت کے پیش نظر وطن عزیز کی دونوں متحارب مذہبی تنظیموں کے رہنماؤں کو اس خطرناک سازش پر غور وخوض کرنا چاہئے' مذہبی دہشت گردی کو روکنے یا ان کا سدباب کرنے میں ان رہنماؤں کے علاوہ دیگر مذہبی سیاسی اور باثر رہنماؤں نے کوئی سا کردار ادا نہ کیا تو پھر مذہبی دہشت گردی کے حوالہ سے ایسا لامتناہی سلسلہ شروع ہوگا جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

ہمیں سوچنا چاہیئے کہ ہم کس قسم کے بین الاقوامی حالات میں گھرے ہوئے ہیں امریکی ورلڈ آرڈر کا اصل ٹارگٹ مسلمانوں کی بنیاد پرستی اور جذبہ جہاد ہے۔ روس کی شکست وریخت کے بعد امریکہ پوری دنیا میں اپنی چودھراہٹ کا خواب دیکھ رہا ہے۔ طاقت اور قوت کی اجارہ داری حاصل کرنے کے بعد

امریکہ کی راہ میں کھڑی رکاوٹیں بلاشبہ دور ہو رہی ہیں' لیکن امریکہ جس بڑی رکاوٹ سے پریشان نظر آتا ہے وہ مسلمانوں کی بنیاد پرستی ہے' اسلام دشمن قوتیں مسلمانوں کے جذبہ جہاد سے پریشان نظر آتی ہیں' افغانستان کے بعد کشمیر میں جہادی تنظیموں کی بے مثال قربانیوں اور اسی کے نتیجہ میں کامیابیوں نے اسلام دشمن قوتوں کی نیندیں حرام کر دی ہیں۔ امریکہ بخوبی جانتا ہے کہ بنیاد پرستی کے خاتمہ کے لئے اسے کس قسم کے اقدامات کرنے ہیں' کس قسم کے منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانا ہے۔ ہم اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتے کہ بعض مسلم ممالک امریکی نوازشات کے نتیجہ میں کس حد تک اس کے حاشیہ بردار ہو چکے ہیں' ہر ذی شعور اس پر غور کر سکتا ہے کہ دینی مدارس اور اداروں کو کمزور کرنے یا ان کے خاتمہ کے لئے اس سے بہتر سازش اور کیا ہو سکتی ہے کہ انہیں دہشت گردی کا نشانہ بنا کر ایک دوسرے کے خلاف مستقل تصادم اور خون ریزی میں مبتلا رکھا جائے۔ نفرت' مروت اور انتقام کی آگ کو کبھی نہ بجھنے دیا جائے۔

حالیہ دہشت گردی کے واقعات میں ایک تشویشناک پہلو یہ بھی ہے کہ پہلے مذہبی دہشت گردی صرف پنجاب تک محدود ہوتی تھی لیکن اب دہشت گردی کے واقعات صوبہ سرحد اور سندھ کے مرکزی شہر کراچی میں بھی رونما ہوئے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دہشت گردی کا دائرہ وسیع کیا گیا ہے' دینی مدارس کی اکثریت صوبہ سرحد اور پنجاب میں ہے تو کراچی دینی اداروں کا مرکزی شہر ہے۔ راقم یہ سطور لکھ پایا تھا کہ کراچی کے ممتاز عالم دین مولانا اسفندیار اور کراچی کے بعض دوسرے علماء کا مشترکہ بیان اخبارات میں پڑھنے کو ملا جس میں انہوں نے الزام لگایا کہ ایک منظم منصوبے کے تحت دینی مدارس کے خاتمہ کی سازش کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جا رہا ہے۔ بے نظیر بھٹو اور میاں نواز شریف دونوں حکومتوں کی دینی مدارس کے بارے میں یکساں پالیسی ہے اور یہ پالیسی امریکی خواہشات کی آئینہ دار ہے۔

آہ مولانا رشید احمد شجاع آبادیؒ

شجاع آباد کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا رشید احمد صاحبؒ گذشتہ ماہ انتقال فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ۰

مرحوم 1933ء میں چاہ منے والا جلالپور کھاکھی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی۔ دورہ حدیث شریف شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد بنوریؒ کے ہاں کراچی میں پڑھا۔ حصول تعلیم کے بعد شجاع آباد کے معروف تعلیمی ادارہ مدرسہ عزیز العلوم میں کچھ عرصہ تدریس کے فرائض

سرانجام دیئے۔اس کے بعد آپ نے جامعہ فاروقیہ کے نام سے عیدگاہ روڈ پر ایک مدرسہ قائم کیا۔الحمدللہ اس وقت کئی کمروں پر مشتمل ایک عمارت میں تیرہ اساتذہ کی نگرانی میں سینکڑوں بچے اور بچیاں دین کی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔بیعت کا تعلق حضرت لاہوریؒ سے تھا۔آپ کی وفات کے بعد حضرت مولانا عبدالعزیز رائے پوریؒ سے متعلق ہوگئے۔حضرت رائے پوری کی وفات کے بعد حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ سے روحانی تعلق قائم کیا۔آپ دس سال تک جمعیت علماء اسلام تحصیل شجاع آباد کے ناظم اعلیٰ رہے۔آپ نے تحریک ختم نبوت **1974**ء میں علاقائی سطح پر قائدانہ کردار ادا کیا۔نیز **77**ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں بھی بھرپور کردار ادا کیا۔مدرسہ جامعہ فاروقیہ' جامعہ عائشہ صدیقہؓ للبنات' جامع مسجد مدنی چوک تھانہ آپ کی باقیات الصالحات ہیں۔ایک عرصہ سے دل کے مریض چلے آرہے تھے۔چودہ پندرہ اکتوبر کی درمیانی رات میں آپ کو دل کا دورہ پڑا' جو جان لیوا ثابت ہوا۔آپ کی نماز جنازہ میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔مدرسہ فاروقیہ میں سپرد خاک کیا گیا۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ' حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ' حضرت مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری نے ایک بیان میں مرحوم کی مغفرت کی دعا فرمائی۔

سنٹرل ماڈل سکول لاہور کا قادیانی ہیڈ ماسٹر---- سپیشل سیکرٹری تعلیم پنجاب توجہ فرمائیں

سنٹرل ماڈل سکول لوئر مال لاہور پنجاب بھر کی تعلیمی درس گاہوں میں ایک مثالی اور تاریخی حیثیت کا حامل ادارہ ہے۔اس ادارہ سے پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے پہلے اور تشکیل پاکستان کے بعد پاکستان اور خصوصاً صوبہ پنجاب سے لاکھوں کی تعداد میں طلباء تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں اور کررہے ہیں۔ان طلباء کی ایک کثیر تعداد ملک بھر کی قومی سروسز میں خدمات سرانجام دے رہی ہے۔وزیراعلیٰ پنجاب و سپیشل سیکرٹری تعلیم پنجاب سے گذارش ہے کہ اس تعلیمی درس گاہ کی اہمیت کو برقرار رکھتے ہوئے حال ہی میں لگائے گئے نئے سینئر ہیڈ ماسٹر مسٹر اکرم علی جو کہ قادیانی ہے۔اس کو یہاں سے فوری طور پر برطرف کیا جائے اور اس کی جگہ کسی مسلمان کو سنٹرل ماڈل سکول لوئر مال میں تعینات کیا جائے۔تاکہ معصوم طلباء کے ذہنوں کو مسموم فضا سے مقدر ہونے سے بچایا جاسکے۔بصورت دیگر ہم مجبور ہوں گے کہ اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں۔

خطاب : مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

بمقام : کمپنی باغ سرگودھا 16 مئی 70ء

الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعدہ امابعد ! اعوذباللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. ماکان محمد ابا احدمن رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما. صدق اللہ العلی العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم

مجلس تحفظ ختم نبوت غیر سیاسی اور مستقل جماعت ہے (کسی جماعت کا ذیلی ادارہ نہیں) سید الاحرار سید عطاءاللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ ساری عمر احرار میں رہے۔ ۵۳ء کی تحریک کے دوران جیل تشریف لے گئے رہائی کے بعد دوستوں کو بلایا اور فرمایا۔

کہ احرار کا مقصد آزادی تھی سو وہ حاصل ہو گئی اب تبلیغی کام کریں۔ بعض دوستوں نے اختلاف کیا تو فرمایا اچھا جماعت کو بانٹ لو ایک حصہ سیاسی کام کرے دوسرا تبلیغی۔

شیخ حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ ' ماسٹر تاج الدین رحمۃ اللہ علیہ اور نوابزادہ نصراللہ خان (موجودہ صدر پی ڈی پی مغربی پاکستان) نے احرار کے پلیٹ فارم سے سیاسی کام کا اعلان کردیا خود بخاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی داغ بیل ڈال کر تبلیغی کام کا آغاز کیا اور مروجہ سیاسیات یعنی الیکشن سے کنارہ کشی اختیار کی۔ مرحوم شیخ حسام الدین نے درخواست کی کہ مولانا محمد علی ہمیں دے دو۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا انہیں تمہیں دے کر اپنے پاس کیا رکھوں؟ چنانچہ ان کی اس درخواست کو قبول نہ فرمایا اور مجھے اپنے ساتھ رکھا۔ جس طرح بخاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جماعت کو تقسیم کیا اسی طرح لاہور کے دفتر کو بھی تقسیم کردیا ایک حصہ احرار کو ملا دوسرا مجلس کو (اس موقع پر مولانا مرحوم نے مجلس احرار اور اس کے جلیل القدر رہنماؤں اور کارکنوں کی قربانی کو زبردست خراج تحسین پیش کیا)۔

مولانا نے جماعتی دستور کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے کارکن آزاد ہیں۔ جس سیاسی

جماعت میں چاہیں شامل ہو کر سیاسی کام کر سکتے ہیں البتہ مجلس کے عہدیدار سیاسی کام نہیں کر سکتے۔

ووٹ کے معاملہ میں آزادی ہے جس نمائندہ کو صحیح سمجھیں ووٹ دیں۔ مجلس بحیثیت جماعت کے دو کام کرے گی۔ (نمبر ایک) مرزائیوں کو ممبر نہیں بننے دے گی۔ (نمبر دو) جو لوگ مرزائیوں کو مسلمان سمجھیں گے انہیں ممبر نہیں بننے دینا۔

خصوصی اعلان!

تمام مدعیان نبوت کی طرح مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے گروہ کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں اور جو لوگ انہیں خارج از اسلام نہیں سمجھتے انہیں بھی دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں!

ہر آزاد شہری کو اپنا مطالبہ پیش کرنے کا حق ہوتا ہے جیسے آج کل ون یونٹ اور صوبائی خود مختاری وغیرہ کے مطالبات پیش ہو رہے ہیں۔ چونکہ میں بھی ایک آزاد شہری ہوں اور اس ملک کی خاطر جیلوں میں رہ چکا ہوں اور میرے جیل میں ہوتے ہوئے دو بھائی ۲۴ گھنٹہ میں اس دنیا سے رخصت ہو گئے اس لئے مجھے اپنا مطالبہ پیش کرنے کا حق حاصل ہے۔

برطانوی پارلیمنٹ میں مرد سے مرد کی شادی کا بل پیش ہوا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ دنیا کیا کہے گی؟ ایک ممبر نے کہا کہ میں آزاد شہری ہوں دنیا کچھ کہے اپنے دل کی آواز کو دبا نہیں سکتا۔ دوسرے ممبر نے بھی اس کی حمایت کی بلکہ آگے بڑھ کر عیسائی بداخلاقی وبدکاری کا خوب خوب مظاہرہ کیا اور کہا اس کام میں میرا تجربہ دو طرفہ ہے آپ نے فرمایا کہ بحیثیت آزاد شہری میرا مطالبہ آج بھی وہی ہے جس سے ۵۳ء میں ملک کے درو دیوار گونج اٹھے تھے۔ یعنی جب مرزائی سماجی اور معاشرتی طور پر ہم سے علیحدہ ہے تو اسے سیاسی طور پر بھی علیحدہ کیا جائے۔

مجلس کی خدمات اور شکوہ

افسوس ہے کہ حکومت نے مرزائیوں کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ کہ وہ دنیا بھر میں جہاں چاہیں کفر وارتداد پھیلائیں لیکن بیرونی ممالک میں مجلس کے لئے دروازے بند ہیں۔ مولانا لال حسین اختر کا پاسپورٹ جن مشکلات سے بنا ہے وہ ہمیں معلوم ہے۔ میں نے خود افریقہ جانے کی اجازت مانگی جواب تک نہ ملا مجبوراً" آج کل بذریعہ خط وکتابت کے سلسلہ تبلیغ جاری ہے۔

جماعت نے ملک کو مرزائیت سے بچالیا ہے یہ تو درست ہے کہ تحریک ختم نبوت (۵۳ء) آستین میں

چھپے ہوئے دشمنوں کی عین وقت پر دھوکہ دہی کی وجہ سے قانونی طور پر مرزائیوں کو اقلیت قرار دلانے میں کامیاب نہ ہوسکی لیکن الحمدللہ کہ عوامی بائیکاٹ کا مرحلہ تو مکمل ہوہی گیا اور آج کوئی مخلص مسلمان مرزائیوں کو منہ نہیں لگاتا۔

مرزائی حکومت

مرزائی مختلف مقامات پر بڑ ہانکتے ہیں کہ فلاں سال میں ہماری حکومت قائم ہوجائے گی لیکن یاد رکھو اب اس ملک میں مرزائیت کی موت ہے اسے اب وقت گذارنے کے لئے امریکی اڈوں پر پناہ لینا ہوگی۔

میں پوچھتا ہوں کہ جب مرزائی اس قسم کی باتیں کہتے ہیں تو محکمہ سی آئی ڈی کہاں ہوتا ہے؟ تحقیق کیوں نہیں ہوتی؟ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں ربوہ کی بتیاں جلتی رہیں لیکن کسی کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔

مرزائیوں کو شاید اس لئے مخلص پاکستانی سمجھا جاتا ہے کہ ان کی وساطت سے امریکہ گندم دیتا ہے۔ اگر میں ملک کا صدر ہوتا تو قوم کو مشورہ دیتا کہ بھوکے مرجاؤ امریکی گندم نہ کھاؤ۔ ایم ایم احمد ڈپٹی چیئرمین منصوبہ بندی کی وساطت سے ملنے والی امریکی امداد حقیقت میں زہر ہے کہ اینگلو امریکی سامراج اسرائیل کے بعد مرزائیل کے قیام کی فکر میں ہے۔ چنانچہ بیروت سے آنے والے خط اس پر شاہد ہیں کہ تمام اسلام دشمن مل کر مرزائیل کے ذریعہ پاکستان کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ ایک امریکی سیاح نے خط میں لکھا ہے کہ میں سیاحت پاکستان کے دوران جب ربوہ گیا تو محسوس ہوا کہ ربوہ کا اسرائیل سے خاص تعلق ہے۔

جماعت کے ناظم مولانا لال حسین اختر نے لندن میں پاکستانی ہائی کمشنر سے اسرائیل جانے کی اجازت مانگی تو جواب ملا کہ چونکہ تعلقات کشیدہ ہیں اس لئے اجازت نہیں دی جاسکتی۔ مولانا نے سوال کیا کہ جب تعلقات کشیدہ ہیں تو پھر مرزائی مشن وہاں کیوں ہے؟ کیا کررہا ہے؟ ۔ قادیانی مشن اسرائیل کا بجٹ ربوہ میں تیار ہوتا ہے تفصیلات مرزائی اخبارات الفضل میں شائع ہوتی ہیں لیکن یہاں ایک خاموشی ہے آخر کیوں؟ ۔

مرزائی حکومت کا خواب ایک عرصہ سے دیکھ رہے ہیں چنانچہ جسٹس منیر نے بھی تسلیم کیا ہے کہ قادیانی انگریز کے متوقع امیدوار تھے۔ لیکن اس وقت ان کی آرزو پوری نہ ہوسکی اب وہ آئے دن دھمکیاں دیتے رہتے ہیں۔ چنانچہ آج ہی ایک مرزائی نے ہمارے دوست کو پھر چند سالوں کی دھمکی دی ہے۔

لیکن یاد رکھو کہ حکومت حاصل کرنے کے دو طریقے ہوسکتے ہیں۔ پہلا آئینی یعنی انتخاب کے واسطہ سے۔ دوسرا غیر آئینی یعنی انقلاب کے راستہ سے۔ میں واشگاف الفاظ میں کہتا ہوں کہ جہاں تک پہلے راستہ کا

تعلق ہے۔ اس راستہ سے مرزائی کبھی برسراقتدار نہیں آسکتے اور اگر انہوں نے دوسرے راستہ سے اوپر آنے کی کوشش کی تو پھر ہمارا اعلان سن لو کہ ہم تمہاری حکومت کو تسلیم نہیں کریں گے اور بغاوت کردیں گے۔ تم اگر طاقت کے بل بوتے پر جبروتشدد سے منوانے کی کوشش کروگے تو ہم بھی مقابلہ کریں گے۔ نتیجتاً یا تو تم رہو گے یا ہم۔

حقیقت یہ ہے کہ اس تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء سے ملک محفوظ ہوگیا ہے اور اس کا اعتراف سرکاری اہل کاروں کو بھی ہے۔ چنانچہ ایوب خان نے جب فوجی حکومت کا بگل بجایا تو ملتان میں ایک سرکاری آدمی ہمارا دفتر سیل کرنے آیا۔ ہم نے اسے جماعتی دستور دکھایا کہ ہماری جماعت تبلیغی ہے سیاسی نہیں اس لئے سیل کرنے کے لئے کوئی وجہ جواز نہیں۔ اس نے وہیں سے کسی افسر کو فون کیا! افسر مذکورہ نے انتظار کرنے کے لئے کہا۔ چنانچہ انتظار کے بعد پھر یہی حکم ہوا کہ سیل کردو۔ میں نے لاہور کے ایک ذمہ دار افسر سے رابطہ قائم کیا اور پوچھا کہ جب ہماری جماعت تبلیغی ہے تو پھر دفتر کیوں سیل کیا گیا؟ اس نے کہا کہ یہ غلط فہمی کی بنیاد پر ہوگیا ہے۔ اگر ہم سیاسی جماعت سمجھتے تو لاہور اور دوسرے مقامات پر موجود دفتروں کو بھی سیل کردیتے لیکن ایسا نہ ہوا آپ درخواست دے دیں سیل توڑ دی جائے گی۔ چنانچہ ہم نے درخواست دی ہمارا دفتر کھول دیا گیا۔

اثناء گفتگو میں، میں نے اس سے سوال کیا کہ ہمارے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ اس نے رو کر کہا کہ مولانا ہم بھی مسلمان ہیں اور گناہوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں۔ قیامت کے دن بخشش کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے شفاعت رسول احمد مختار ﷺ کے۔

اس لئے دیانت دارانہ رائے یہ ہے کہ آپ لوگوں نے تحریک چلا کر ملک کو بچالیا ورنہ مرزائی گورنمنٹ بن چکی تھی اسی طرح ہمارے مولانا محمد شریف جالندھری کے ایک دوست جن کا پولیس سے تعلق تھا اکثر ملنے آتے۔ ایک دن کہنے لگے جس دن علماء نے تحریک شروع کی مجھے بڑا غصہ تھا اور میں برا بھلا بھی کہتا تھا کہ یہ لوگ ملک کے دشمن ہیں۔

لیکن اب میری رائے یہ ہے کہ اگر آپ لوگ تحریک نہ چلاتے تو آپ اسلام کے بھی غدار ہوتے اور ملک کے بھی مجرم ہوتے۔ اس لئے کہ مرزائی گورنمنٹ کا منصوبہ بن چکا تھا۔ تحریک چلا کر تم لوگوں نے اسے ناکام بنادیا۔

پاکستان بن جانے سے پہلے میں بھی خلاف تھا اور میری رائے یہ تھی کہ پاکستان نہ بنے۔ اس موقعہ پر

آپ نے شگفتہ انداز میں فرمایا کہ مجھے کیا ضرورت ہے کہ مودودی صاحب کی طرح غلط بیانی سے کام لوں کہ مخالفت کے باوجود کہوں کہ میں مخالف نہیں تھا۔

۱ مخالفت کے باوجود جب بن گیا تو دیانت داری کے ساتھ ہم نے اس کے استحکام کے لئے کوششیں شروع کردیں اور نہ صرف ہم نے کیں بلکہ ہمارے وہ اکابر جو انڈیا میں ہی مقیم تھے ان کا بھی یہی خیال تھا کہ جب پاکستان بن گیا ہے تو اسے باقی رہنا چاہیے۔ چنانچہ مجاہد ملت مولانا حفظ الرحمٰن سیوھاروی رحمۃ اللہ علیہ ناظم عمومی آل انڈیا جمعیت علمائے ہند و ممبر انڈیا پارلیمنٹ نے قیام پاکستان کے بعد پٹنہ دوسرے فسادات کے دوران تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جو قیام پاکستان کے حق میں نہ تھے۔ لیکن اب میرا ایمان ہے کہ پاکستان بن گیا ہے تو سلامت رہے۔ اسی طرح شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند و صدر جمعیت علمائے ہند نے اپنے ایک خادم مولوی رحمت اللہ صاحب مقیم فورٹ سنڈیمن کو خط لکھا جس میں فرمایا کہ اب جب کہ پاکستان بن گیا ہے، سابقہ اختلافات کو بھول کر حکومت سے تعاون کرو اور نئے ملک کے استحکام کی طرف توجہ دو وہ خط اب بھی موجود ہے۔ سیاسی نقطہ نگاہ سے ہماری ایک رائے تھی کہ ملک تقسیم نہ ہو۔ لیکن جب تقسیم ہوگیا تو اختلاف رائے بھی ختم ہوگیا۔ اس کے برعکس مرزائیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کی وحی غلط ثابت ہوتی ہے۔ اگر وہ پاکستان کو تسلیم کریں۔ چنانچہ موسیو بشیرالدین آنجہانی نے لکھا کہ مرزا غلام احمد کا الہام چاہتا ہے کہ ہندوستان اکٹھا رہے اگر تقسیم ہوگئی تو ہم اسے مجبوراً" تسلیم کریں گے اور کوشش کریں گے کہ پھر ملک متحد ہوجائے۔ جس پرچہ میں اعلان شائع ہوا تھا وہ پرچہ خواجہ ناظم الدین، شہاب الدین اور سردار عبدالرب نشتر رحمۃ اللہ علیہ کو ہم نے دکھلایا لیکن افسوس کہ کسی نے توجہ تک نہ دی۔

۲ مرحوم ڈاکٹر محمد اقبال نے کشمیر کمیٹی میں مرزا بشیرالدین کو صدر مان لیا۔ لیکن حالات جب کھل کر سامنے آئے تو مرزا کو علیحدہ کروادیا اور کہا کہ ہر مرزائی سرکاری ملازم مرزا کا حکم پہلے مانتا ہے اور حکومت کا بعد میں۔

۳ کانگریس نے تقسیم ملک کی تجویز مان لی لیکن شرط یہ تھی کہ پنجاب و بنگال کو تقسیم کیا جائے گا۔ چنانچہ اگست ۴۷ء میں وائسرائے نے جب پنجاب کی تقسیم کا اعلان کیا تو گورداسپور کو پاکستان میں شامل کیا لیکن چند دن بعد ڈرامائی طور پر دوبارہ اعلان کرکے گورداسپور کو ہندوستان میں شامل کردیا۔ اس دوبارہ اعلان کا سبب کون تھا؟ یہی مرزائی جنہیں ملک کا بڑا خیر خواہ سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے کہ پنجاب کے اضلاع تین قسم کے تھے۔ (۱)

مسلم اکثریت والے (۲) مسلم اقلیت والے (۳) تیسری قسم کا ضلع صرف ایک ہی تھا۔ یعنی گورداسپور جس کی نوعیت یہ تھی کہ اگر مرزائی مسلمانوں کا ساتھ دیتے تو یہ ضلع پاکستان کو مل جاتا' ہندوؤں کا ساتھ دیا تو ہندوستان کو مل گیا۔

۴ پنجاب لیگ کے صدر ممدوٹ مرحوم سے یہ غلطی ہوئی کہ وہ اپنی ریاست کے بچاؤ کے سلسلہ میں مرزائیوں کی سازش کا شکار ہوگئے۔ کیونکہ موصوف کے تحصیل فیروز پور میں ۸۰ گاؤں تھے اس کا سرکاری وکیل پیر اکبر علی شاہ قادیانی تھا۔

پیر اکبر علی شاہ نے ممدوٹ کو ذاتی ریاست کے بچاؤ کا جھانسہ دے کر ورغلایا اور کہا کہ اگر مسلم لیگ ظفراللہ خان کو باؤنڈری کمیشن کے سامنے اپنے وکیل کی حیثیت سے پیش کردے تو مزہ آجائے گا۔ ممدوٹ مرحوم قادیانی سازش کا شکار ہوگئے اور ظفراللہ کو وکیل تسلیم کرلیا گیا لیکن ظفراللہ نے چال یہ چلی کہ مسلمانوں کا کیس تو خود لڑا اور مرزائیوں کا کیس مرزا بشیرالدین کے ہم زلف مرزا بشیر احمد کے سپرد کردیا۔ گویا کیس کو دو حصوں میں بانٹ دیا

میں نے خطیب پاکستان قاضی احسان احمد ؒ کو جسٹس منیر کے پاس بھیجا جو باؤنڈری کمیشن کا پاکستانی ممبر تھا اور اس سازش سے آگاہ کیا۔ لیکن منیر نے ہماری بات نہ مانی جب کہ ابھی دو سال پہلے اخبارات میں منیر نے ایک مضمون لکھا جس میں اس بات پر حیرت کا اظہار کیا گیا کہ ظفراللہ نے کیس علیحدہ علیحدہ کیوں کیا؟

لیکن اب اظہار حیرت کا کیا فائدہ؟ پہلے تو بات نہ مانی گئی محض اس لئے کہ کہنے والے مولوی ہیں۔ اب حیرت واستعجاب سے کیا بنتا ہے۔

اب شور مچائے کیا ہوت
جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

کاش منیر صاحب قاضی صاحب ؒ کی بات مان لیتے تو اسی وقت سازش سامنے آجاتی اور یہ روز بد ہمیں نہ دیکھنا پڑتا۔ ظفراللہ کی اس بداعمالی کے سبب کشمیر کا مسئلہ ہمیشہ کے لئے الجھ کر رہ گیا اور آج کل نہری پانی کے جن تنازعات کا ہم شکار ہیں اس کے برگ وبار انہی قادیانیوں کے پیدا کردہ ہیں۔ گورداسپور انڈیا کو نہ ملتا تو کشمیر پر اس کے قبضہ کی کوئی سبیل ہی نہ تھی اور کشمیر ہمارا ہوتا تو نہری پانی کا جھگڑا کیوں ہوتا۔

اس مرحلہ پر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ تقسیم کے دوران سکھوں نے یہ مطالبہ پیش کیا تھا

کہ ننکانہ کو "سکھ شہر" قرار دیا جائے اس کے مقابلہ میں پانی پت کے مسلمانوں نے درخواست دی کہ پانی پت کو مسلم شہر قرار دیا جائے۔ حیرت اس بات کی ہے کہ ظفراللہ کے معاون وکیل مسٹر اے رحیم نے پانی پت کے مسلمانوں کی درخواست تک پیش نہ کی۔

۵ سر ظفراللہ خان نے وزارت خارجہ کے دور میں شام کے مشہور شہر اور دارالسلطنت دمشق کو مرزائیوں کا اڈہ بنادیا۔ چنانچہ نوائے وقت کے ایڈیٹر مسٹر حمید نظامی مرحوم نے لکھا کہ دمشق کا سفارت خانہ مرزائیوں کا اڈہ بن چکا ہے۔ الحمدللہ کہ شام و مصر کے اتحاد کے دوران زعیم ملت ناصر کی بیدار مغزی کے سبب شام بھی مرزائیوں سے خالی ہوگیا اور اس طرح یہ عظیم عرب ملک مرزائی اڈہ بننے سے بچ گیا۔

روزنامہ جنگ راولپنڈی جلد ۷ شمارہ نمبر ۳۰۹ فرسٹ وچناب ایڈیشن کی اشاعت مورخہ ۴ اگست ۶۵ء کی خبر ملاحظہ ہو۔

لندن ۳ اگست (نمائندہ جنگ) جماعت احمدیہ کا پہلا یورپی کنونشن جماعت کے لندن مرکز میں منعقد ہورہا ہے جس میں تمام یورپی ممالک کے احمدیہ مشن شرکت کررہے ہیں۔ کنونشن کا افتتاح گزشتہ روز ہیگ کی بین الاقوامی عدالت کے جج سر ظفراللہ نے کیا۔ یہ کنونشن ۷ اگست تک جاری رہے گا۔ جماعت نے مختلف پچھتر ممالک میں اپنے مشن قائم کرلئے ہیں۔ برطانیہ میں جماعت احمدیہ کے اٹھارہ مرکز قائم ہوچکے ہیں۔ کنونشن میں شریک مندوبین نے اس بات پر زور دیا کہ اگر احمدی جماعت برسراقتدار آجائے تو امیروں پر ٹیکس لگائے جائیں اور دولت کو از سر نو تقسیم کیا جائے اور سود پر پابندی لگادی جائے اور شراب نوشی ممنوع قرار دی جائے۔

سوال یہ ہے کہ برسراقتدار آنے کے خواب کہاں دیکھے جارہے تھے؟ ظاہر بات ہے کہ لندن یا امریکہ میں احمدی برسراقتدار نہیں آسکتے؟ ان کی حد نگاہ پاکستان ہی ہے۔ چنانچہ آئے دن وہ دھمکیاں بھی دیتے رہتے ہیں۔

پھر ایک ماہ بعد امریکی سامراج کی شہ پر انڈیا کا پاکستان پر حملہ کرنا اور اس دوران ربوہ کی بتیاں جلتے رہنا ان کڑیوں کو بغور دیکھا جائے اور مرزائیوں کی سامراج دوستی اور سامراج نوازی کو نگاہ میں رکھا جائے تو اس خبر کے مضمرات سے ہر کوئی آگاہ ہوسکتا ہے۔

انگریز یہ سوچ کر گئے تھے کہ مرزائی برسراقتدار آجائیں۔ اس منصوبے کے لئے کتنے پاپڑ بیلے گئے وہ ایک بڑی کرب ناک اور دکھ بھری داستان ہے۔

دیکھئے پہلے پنجاب کے گورنر سر فرانسس موڈی نے قادیانیوں کو ربوہ کی زمین الاٹ کی۔ پھر پاکستانی کمانڈر چیف جنرل گریسی نے فوج کے راستہ سے انہیں اوپر لانے کا منصوبہ بنایا۔ چنانچہ بکثرت مرزائی بھرتی کئے گئے حتیٰ کہ خالص مرزائی بٹالین فرقان بٹالین کے نام سے قائم کی۔ اور مرزائی میجر جنرل نذیر احمد کو اپنا جانشین بنانے کا فیصلہ کر لیا۔

میں اور قاضی احسان احمد ؒ پنڈی گئے قائد کشمیر چوہدری غلام عباس مرحوم کے دوست اللہ رکھا اور آفتاب احمد ملنے آئے ان سے بھی اس منصوبہ کی تفصیلات کا علم ہوا۔ چنانچہ لاہور میں ایک جلسہ کا اہتمام کیا گیا اور اس میں ان کے ذریعہ سے ہی اس کا اظہار کرا دیا گیا۔ بات پریس میں آئی گریسی چیخ اٹھا اور چوہدری مرحوم سے شکوہ کیا۔ چوہدری صاحب نے ساتھیوں کو بلا لیا وہ گریسی کے گلے پڑ گئے کہ تم ملک میں مرزائیوں کو کیوں مسلط کرنا چاہتے ہو؟ گریسی نے کہا کہ پریس میں اپنی تقریر کی تردید کر دو میں فرقان فورسز کو توڑ دوں گا۔ انہوں نے پریس میں بیان دے دیا اور مطلوبہ چار پرچے مہیا کر کے باقی سارے اخبارات جلا دیئے گئے۔ چنانچہ فرقان بٹالین ٹوٹ گئی لیکن مرزائی اسلحہ لے دوڑے۔ میں ملتان میں نظربند تھا میرے بھائی کا انتقال ہو گیا میں نے ۷ دن کی اجازت مانگی لیکن نہ ملی۔ اس دوران سیکورٹی شاف کے ایک آدمی نے مجھ سے کہا فرقان بٹالین جب ٹوٹی تو مرزائی اسلحہ لے کر دوڑ گئے تھے کیا آپ اس کی تلاش میں ہماری مدد کر سکتے ہیں؟۔

میں نے کہا کہ پوری مدد کر سکتا ہوں بشرط یہ کہ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ نہ آج تک ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا گیا نہ اسلحہ کا پتہ چل سکا؟۔ آج بھی اگر حکومت اس پیش کش کو تسلیم کر لے تو وہ وعدہ پورا ہو سکتا ہے۔

راولپنڈی سازش ملک کا مشہور واقعہ ہے دوسرے ملزم پکڑے گئے لیکن نذیر احمد کی گرفتاری عمل میں نہ آئی۔ قاضی احسان احمد ؒ نے فرمایا کہ مرزائی سازش معلوم ہوتی ہے اور پھر جسٹس منیر سے ملے جو تحقیقاتی افسر تھا لیکن اس نے نہ توجہ دی' نہ دینا تھی۔

مولانا غلام غوث ہزاروی سے پشاور بازار سے کسی آدمی نے ذکر کیا اور اسی انداز کی بات کی کہ مرزائی ملوث ہیں۔ مولانا نے اسے لاہور کا مشورہ دیا وہ لاہور آیا شاہ جی ؒ سے تذکرہ کیا جب شاہ جی ؒ نے مجھے بلایا اس آدمی نے سارے حالات میرے سامنے بیان کئے میں نے کہا کہ آپ لکھ کر دے سکتے ہیں تو وہ آمادہ ہو گیا اور سب کچھ لکھ کر دے دیا انہی دنوں سرگودھا میں کل پاکستان مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ شاہ جی ؒ نے آخری اجلاس میں تقریر کرنا تھی وہ اتفاق سے بیمار تھے مجھے بھیجا میں نے تقریر کی عشاء سے لے کر صبح

چار بجے تک تقریر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریر خوب ہوئی اور خوبی کے راز بعد میں پتہ چلا جب ایک آدمی سے شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے تقریر کی کیفیت پوچھی تو راز یہ کھلا کہ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ ملتان میں عشاء سے لے کر صبح چار بجے تک مصلّٰی پر بیٹھے رہے۔ ادھر وہ مصلّٰی سے اٹھے ادھر میں نے تقریر ختم کردی۔ اس تقریر کے دوران میں نے سارا قصہ کہہ سنایا اور کہا کہ میرے پاس تحریری ثبوت ہے کہ یہ مرزائی سازش ہے۔ گورنمنٹ ثبوت مانگے تو میں ثبوت مہیا کرسکتا ہوں اسی طرح ساہیوال وغیرہ تقریر ہوئی اور ہر جگہ اسی انداز سے تقریر ہوئی لیکن حکومت ٹس سے مس نہ ہوئی۔

اصل یہ ہے کہ مرزائی ہر محکمہ میں چھائے ہوئے ہیں مطلب کی بات راستہ ہی میں رہ جاتی ہے۔ آخر قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مشورہ سے لیاقت علی خان مرحوم سے ملاقات ہوئی علیک سلیک کے بعد مرحوم نے شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کی خیریت پوچھی پھر مطلب کی بات ہوئی لیاقت علی خان نے کاغذ پڑھا پھر واپس کردیا آخر اس نے نقل مانگی ہم نے اصل کاغذات اسے دے دیئے۔ مرحوم اگلے دن پنڈی پہنچے۔ مرزائی لندن سے واپسی پر ہوائی اڈہ سے ہی گرفتار ہوکر سزایاب ہوا اور فوج سے نکالا گیا۔ اس طرح خدا نے ایک فتنہ سے ملک کو بچالیا۔

موسیو بشیر الدین آنجہانی نے کوئٹہ کو قادیانی صوبہ بنانے کا اعلان کیا کہ برٹش بلوچستان جو اب پاکی بلوچستان ہے کی کل آبادی پانچ یا چھ لاکھ ہے۔ یہ آبادی اگرچہ دوسرے صوبوں کی آبادی سے کم ہے مگر بوجہ ایک یونٹ ہونے کے اسے بہت بڑی اہمیت حاصل ہے دنیا میں جیسے افراد کی قیمت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر امریکہ کا کانسٹی ٹیوشن ہے وہاں اسٹیٹس سینٹ کے لئے اپنے ممبر منتخب کرتے ہیں۔ یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کسی اسٹیٹ کی آبادی دس کروڑ ہے یا ایک کروڑ ہے سب اسٹیٹس کی طرف سے برابر ممبر لئے جاتے ہیں۔ غرض بلوچستان کی آبادی ۵ یا ۶ لاکھ ہے اور اگر ریاستی بلوچستان کو ملا لیا جائے تو اس کی آبادی ۱۱ لاکھ ہے لیکن چونکہ یہ ایک یونٹ ہے اس لئے اسے بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ زیادہ آبادی کو تو احمدی بنانا مشکل ہے لیکن تھوڑے آدمیوں کو احمدی بنانا کوئی مشکل نہیں پس جماعت اس طرف اگر پوری توجہ دے تو اس صوبے کو بہت جلد احمدی بنایا جاسکتا ہے۔ یاد رکھو تبلیغ اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتی جب تک ہماری بیک مضبوط نہ ہو۔ پہلے بیک مضبوط ہو تو پھر تبلیغ پھیلتی ہے بس پہلے اپنی بیک مضبوط کرلو کسی نہ کسی جگہ اپنی بیس بنالو کسی ملک میں ہی بنالو... اگر ہم سارے صوبے کو احمدی بنالیں تو کم از کم ایک صوبہ تو ایسا ہوجائے گا جس کو ہم اپنا صوبہ کہہ سکیں گے اور یہ بڑی آسانی کے ساتھ ہوسکتا ہے۔

(خطبہ موسیو بشیر الدین بمقام کوئٹہ مندرجہ الفضل مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۴۸ء)

مولانا نے فرمایا کہ مرزا کے اس اعلان کے بعد میں اور قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کوئٹہ گئے۔ علماء کو اکٹھا کیا اور مرزائیت کے اصلی چہرے کو بے نقاب کر کے علماء کو متنبہ کیا۔ رات جلسہ عام میں ہم دونوں کی تقریر ہوئی۔ تقریر کیا ہوئی پورے صوبہ میں مرزائیوں کے خلاف آگ لگ گئی اور اس پر ہمیں فخر ہے کہ ہم نے ایک پوری آبادی کو مرزائی ہونے سے بچالیا۔

مرزا محمود کی نخوت اور غرور و تکبر کا یہ عالم تھا کہ جب کوئٹہ گیا تو نوجوان مرزائی لڑکیاں زمین پر لٹائی گئیں دو قطاروں میں لڑکیوں کو اس طرح لٹایا گیا کہ ان کے سر جڑے ہوئے تھے اور بال بچھے ہوئے تھے۔ مرزا محمود ان بالوں سے گذرتا اور اس متکبرانہ انداز میں بلوچستان کو مرزائی صوبہ بنانے کا اعلان کیا۔

ہماری تقریر سے مرزائیوں کے خلاف سخت نفرت پھیل گئی تھوڑے دنوں بعد مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کوئٹہ تشریف لے گئے ان کی تقریر کے دوران ایک مرزائی ڈاکٹر (محمود نام تھا) اٹھ کر کہا مولوی صاحب بکواس بند کرو اس کا یہ کہنا تھا کہ دو مسلمانوں نے اسے پکڑا اور دور لے گئے اور مار مار کر ختم کردیا اور نعش نالے میں بہادی باقی مجمع امن وسکون سے بیٹھا تقریر سنتا رہا۔ مرزا محمود کوئٹہ میں ہی تھا پولیس نے اسے کہا کہ بہتر ہے تم یہاں سے چلے جاؤ مشتعل مسلمان تم پر برس پڑے تو ہم ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ چنانچہ مرزا محمود کو راتوں رات پولیس کے پہرہ میں وہاں سے نکلنا پڑا اور مرزائی خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا۔ وہ مسلمان دندناتے رہے اور کسی کو ان پر ہاتھ اٹھانے کی جرات نہ ہوسکی۔

مرزائی افسروں نے چنیوٹ میں اچھے قسم کے پندرہ سو مکانات خالی کرانے کا حکم دیا تاکہ مرزائیوں کو بسایا جاسکے حالانکہ مکان الاٹ ہوچکے تھے۔ لٹے پٹے مہاجرین بسیرا ڈال چکے تھے گویا مرزائیوں نے اس شہر کو مرزائی اسٹیٹ بنانے کا منصوبہ بنایا۔ میں چنیوٹ گیا تقریر کے دوران عہد لیا کہ ہماری لاشیں تو نکالی جاسکتی ہیں زندہ ان مکانوں سے ہم نہ نکلیں گے۔ اس طرح خداوند قدوس نے یہاں بھی مرزائیوں کو رسوا کیا۔

یہ ساری تفصیل مرزائیوں کے کردار کو سمجھنے کے لئے کافی ہے اور اس سے معلوم ہوجائے گا کہ مرزائی ملک میں کیا گل کھلانا چاہتے ہیں۔ مرزائیوں کی ذیسہ کاریوں کا مقابلہ کرنے کے لئے امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد ڈالی تھی جس نے الحمدللہ بے سرو سامانی کے عالم میں مختلف مواقع پر ملک کو مرزائی سازشوں سے بچایا۔ مجلس نے پائی پائی جوڑ کر اب دفتر تعمیر کیا ہے تاہم مرزائی کا مقابلہ کرنے کے لئے مادی اعتبار سے جو ضروریات ہیں وہ اب بھی نہ ہونے کے برابر ہیں۔ یہ محض حضور خاتم النبیین ﷺ کی ختم

المرسلینی کا صدقہ ہے کہ اس بے سروسامانی کے عالم میں بھی گاڑی چل رہی ہے۔

مولانا نے ملک کے ہر طبقہ سے اپیل کی کہ وہ اپنی اپنی جگہ ختم نبوت کے مبلغ بن جائیں اگر ایسا ہو گیا تو پھر انشاء اللہ مرزائیوں کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ آپ نے افسوس کا اظہار کیا کہ سرکاری افسر مرزائی نبوت کے مرکز ربوہ کے پاسبان بنے ہوئے ہیں جس کے سبب وہاں کی پراسرار سرگرمیاں منظرعام پر نہیں آسکتیں۔ اگر ان سرکاری افسروں کو بھی تین سو تین کی طرح مجرموں کے کٹہرے میں کھڑا کر کے ان کی ملک دشمن سرگرمیوں کے پیش نظر برطرف کر دیا جائے تو ربوہ کا وجود چند لمحے بھی باقی نہ رہ سکے گا۔

آپ نے تقریر کے آخر میں ایک بار پھر اپیل کی کہ ہر کہہ ومہہ کو ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لئے میدان میں آنا چاہیے۔ اس طرح ہم لوگ محمدی سرکار ﷺ کی شفاعت کے مستحق بن جائیں گے۔

چنانچہ رئیس المحدثین حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے آخری عمر میں دارالعلوم دیوبند کے تمام اساتذہ اور طلبہ کو جمع کر کے فرمایا کہ اگر شفاعت نبی ﷺ درکار ہے تو امت محمدیہ کو دشمنان ختم نبوت سے بچاؤ۔

اسی طرح آپ نے ایک دوسرا واقعہ ارشاد فرمایا کہ تحریک مقدسہ کے دوران ایک عورت اپنے خاوند کو روکتی تھی کہ تحریک میں شامل نہ ہو لیکن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خواب میں تشریف لائیں اور نہایت غصے میں فرمایا کہ میرے اباجی کی عزت کا مسئلہ ہے اور تم اپنے خاوند کو روکتی ہو۔ چنانچہ اس عورت نے معافی مانگی اور خاوند کو جیل بھیج دیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اسے بشارت بھی دی کہ انشاء اللہ تیرا خاوند جلد ہی آجائے گا' چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

ان واقعات کے اظہار کا مقصد یہ ہے کہ یہ کوئی دنیوی کام نہیں بلکہ خالصتاً" دینی کام ہے اور اس کام میں معاونت و شرکت رضائے الٰہی کا سب سے بڑا سبب ہے' اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

گوہر شاہی کیس کی رپورٹ

علامہ احمد میاں حمادی

گوہر شاہی فتنہ کے خلاف سب سے پہلے قانونی گرفت کے سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممتاز رہنما حضرت مولانا احمد میاں حمادی ٹنڈو آدم نے قدم اٹھایا ہے۔ اس ضمن میں ابھی تک حکومت اور انتظامیہ جرات مندانہ اقدام سے گریز کر رہی ہے۔ تاہم مولانا احمد میاں حمادی نے ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف قانون سے مدد طلب کرتے ہوئے اب تک جو کارروائی کی ہے وہ قارئین کے لئے حاضر خدمت ہے۔ ادارہ!

ترجمہ ایف آئی آر گوہر شاہی

ایف آئی آر نمبر 108 تاریخ 2 مئی 1999ء فریادی علامہ احمد میاں حمادی

دفعات 295A - 295B - 295C 8 اے ٹی اے

فریاد ہے کہ میں مذکورہ بالا پتہ پر رہتا ہوں‘ جامع مسجد ختم نبوت میں خطیب اور مجلس عمل ختم نبوت کا صوبائی کنوینر ہوں۔ مورخہ 8-12-98 کو میں اپنی جامع مسجد کے دفتر میں موجود تھا کہ وقت تقریباً 9:10 بجے کا تھا روزنامہ اخبار امت کراچی اور روزنامہ کاوش حیدرآباد منگوائی جن میں ریاض احمد گوہر شاہی ساکن خدا کی بستی نزد کوٹری ضلع دادو کا انٹرویو پڑھا جس میں اس نے کہا ہے کہ :1...... جو کچھ مجھے محمد ﷺ پڑھاتے ہیں وہی میں بتاتا ہوں :2...... حضور پاک ﷺ سے اکثر ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں : 3...... جس اسٹیکر پر لاالہ الااللہ کے بعد محمد رسول اللہ کی جگہ پر اس کا نام ریاض احمد گوہر شاہی تحریر ہے اس کے متعلق کہا ہے کہ شائع کرانے میں کوئی بھی جرم نہیں : 4...... قرآن مجید کی سورتیں 10-11-12-14-15 کا ابتدائی جملہ ’الرٰ‘ کی بابت اپنے مریدوں کے حوالے سے کہا ہے کہ الف سے اللہ ’ل‘ سے لاالہ الااللہ اور ’ر‘ سے ریاض احمد گوہر شاہی مراد ہے :5...... اس کے مریدوں نے اسے امام مہدی

کہا ہے اور اس کی تصویر چاند اور بیت اللہ کے حجر اسود میں موجود ہے۔ ریاض احمد گوہر شاہی نے ان باتوں کی تردید نہیں کی : 6...... قیمتی گاڑیوں میں نوجوان لڑکیوں کے ساتھ سفر کرنے اور عیش والی زندگی گزارنے کو رسول پاک ﷺ کے جہادی سفر میں اعلیٰ قسم کے گھوڑوں پر سواری کرنے سے ملا کر جائز قرار دیا ہے :

7...... اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں سے دو ارکان نماز اور روزہ کو ظاہری عبادت کہہ کر غیر اسلامی کارروائیوں کو اہم قرار دے کر اسلام کے بنیادی ارکان کو حقارت آمیز انداز میں بیان کر کے حضور پاک ﷺ کی توہین ' قربانی کی بے حرمتی 'مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے بعد میں میں نے ایسی درخواستیں ضلعی انتظامیہ کو دیں۔ فریاد ہے کہ قانونی کارروائی کی جائے ان الزامات سے متعلق میں آڈیو اور وڈیو کیسٹیں پیش کروں گا۔

نوٹ : فریاد اس کے کہنے کے مطابق کیا گیا درست تسلیم کرتے ہوئے دستخط کر دیئے۔

بخدمت جناب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ وڈپٹی کمشنر سانگھڑ

بخدمت جناب ایس پی سانگھڑ وڈی ایس پی ٹنڈو آدم وایس ایچ او ٹنڈو آدم

بخدمت جناب اے سی وایس ڈی ایم ٹنڈو آدم

عنوان :ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف زیر دفعات

295C - 295B - 295A ایف آئی آر کا اندراج :

گذارش ہے کہ نام نہاد انجمن سرفروشان اسلام کے سربراہ ریاض احمد گوہر شاہی ساکن خدا کی بستی نزد کوٹری نے مورخہ 7 دسمبر 98ء کو توہین رسالت 'توہین قرآن اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کا ارتکاب کیا ہے۔ جسے روزنامہ امت اور روزنامہ کاوش نے مورخہ 8 دسمبر 98ء کو شائع کیا ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں :

(1)...... جو کچھ محمد ﷺ پڑھاتے ہیں وہی بتاتا ہوں۔ (2)...... حضور نبی کریم ﷺ سے اکثر ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں۔ (3)...... کئی بار رسول اکرم ﷺ سے بالمشافہ ملاقات ہوئی ہے۔ (4)...... جس اسٹیکر پر لا الہ الا اللہ کے بعد محمد رسول اللہ کی جگہ ریاض احمد گوہر شاہی لکھا ہوا ہے اس کے بارے میں کہا ہے کہ اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ جبکہ گناہ سے بڑھ کر کفر وارتداد ہے۔ (5)...... قرآن مجید کی سورۃ

نمبر2 کے ابتدائی جملہ الٓمٓ کا مطلب بتاتے ہوئے کہ الف ‘ سے اللہ‘ل ‘ سے لاالہ الااللہ ‘م‘ سے محمد ﷺ ہے بتاکر اپنے مریدین کی طرف سے سورۃ نمبر 10-11-12-14-15 پانچ سورتوں کے ابتدائی جملہ الٓرٰ کے بارے میں بتایا کہ ”الف“ سے اللہ ”ل“ سے لاالہ الااللہ ”ر“ سے ریاض احمد بتا کر رسول اکرم ﷺ پر اپنی برتری ظاہر کی۔(6)......اس کے مرید اسے امام مہدی کہتے ہیں اور اس کی تصویر چاند اور بیت اللہ کے حجر اسود میں موجود ہے۔(7)...... قیمتی گاڑیوں پر غیر ملکی لڑکیوں کے ساتھ سفر کرنے اور پر تعیش زندگی گزارنے کو رسول پاک ﷺ کے جہادی سفر میں اعلیٰ قسم کے گھوڑے پر سواری کرنے کی وجہ سے جائز قرار دیا۔(8) ....اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں سے دوارکان نماز اور روزہ کو ظاہری عبادت کہہ کر اپنی غیر اسلامی کارروائیوں کو اہم قرار دیا ہے اور اسلامی بنیادی ارکان کو حقارت آمیز انداز میں بیان کیا ہے۔

اس طرح اس شخص ریاض احمد گوہر شاہی نے رسول اکرم ﷺ پر اپنی برتری جتاتے ہوئے کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ کی جگہ ریاض احمد گوہر شاہی لکھنے اور تقسیم کرنے پر اپنے غیر مسلم مریدوں کو کچھ نہ کہہ کر بلکہ راضی ہو کر توہین رسالت کا ارتکاب کیا ہے اور قرآن مجید کی پانچ سورتوں کے ابتدائی جملہ الٓرٰ میں اس کے مریدوں نے اس کا ذکر بتا کر رسول اللہ پر اپنی برتری ظاہر کرنے اور قرآن مجید کا غلط بیان کر کے توہین قرآن کا ارتکاب کیا ہے۔ نیز اس کی ان تمام بکواسات سے تمام باشعور مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں جس کا ثبوت 8 دسمبر 98ء کی بعد نماز عصر اس کی بکواسات چھپنے کے بعد تمام نمازیوں نے اپنے جذبات کا اظہار کر کے مہیا کر دیا۔

گذارش ہے کہ اس ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف زیر دفعات 295-C-295A-295B کے تحت ایف آئی آر درج کر کے کارروائی کا حکم صادر فرمائیں۔(دونوں اخبارات نشان زدہ اس کے ہمراہ ارسال خدمت ہیں)

علامہ احمد میاں حمادی
صدر تنظیم تحفظ ناموس خاتم الانبیاء پاکستان و امیر جماعت تحفظ ختم نبوت پاکستان
و مرکزی رکن شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر ملتان
صوبائی کنوینئر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سندھ و خطیب جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو غلام

نوٹ :اب ذیل میں گوہر شاہی نے اس ایف آئی آر کے جواب میں ڈپٹی کمشنر دادو کو جو درخواست بھیجی وہ ملاحظہ فرمائیں۔

بخدمت جناب ڈپٹی کمشنر' دادو

بخدمت جناب ایس پی' دادو

معرفت : جناب انچارج پولیس چوکی p.p خدا کی بستی کوٹری (دادو)

عنوان : مخالفت میں تحریری درخواست کے اعتراضات کے جوابات

جناب عالی!

انچارج پولیس چوکی p.p خدا کی بستی کوٹری ضلع دادو کی معرفت میری مخالفت میں آپ کو احمد میاں حمادی (صدر تنظیم تحفظ ناموس خاتم الانبیاء پاکستان وامیر مجاہدین تحفظ ختم نبوت پاکستان مرکزی دفتر ملتان وصوبائی کنوینر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سندھ وخطیب جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم) نے ایک تحریری درخواست دی جن کے اعتراضات کے جوابات حاضر خدمت ہیں۔

اعتراض نمبر1 تا3 : کے جواب میں کہ یہ عقیدے کا اختلاف ہے بعض عقیدے کے لوگوں کے نزدیک حضور پرنور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت (نعوذباللہ) ایک عام انسان کی حیثیت کی سی ہے جبکہ دوسرے عقیدے کے لوگ آپ ﷺ کو حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسلیم کرتے ہیں۔ (یہ اختلاف قدیمی اختلاف ہے جس کی تائید اور تردید میں لاتعداد کتب عام مل سکتی ہیں) میرا تعلق اسی عقیدے کے لوگوں سے ہے جو حضور اکرم ﷺ کو حیات النبی ﷺ ماننے کے ساتھ ساتھ سلاسل طریقت (قادری' چشتی' نقشبندی اور سہروردی) اولیاء کاملین کی کاملیت کے معترف ہیں۔ ہمارے عقیدے کے لوگوں کے نزدیک حضور پاک ﷺ سے بالمشافہ ملاقات ہوسکتی ہے۔ اس کے لئے عمل تکسیر سکھایا جاتا ہے جس کا طریقہ حضرت سخی سلطان باہوؒ کی کتاب نورالہدیٰ میں درج ہے۔ ہمارے عقیدے کے اولیاء کاملین کی کتابوں کے مطابق غوث' قطب' ابدال ودیگر 360 افراد بامرتبہ ولی (رجال الغیب) دنیا کے نظام کو چلانے کے لئے ہر وقت دنیا میں موجود ہوتے ہیں۔ یہ افراد حضور اکرم ﷺ کی مجلس میں بالمشافہ ہی ملاقات کرتے ہیں۔

جس علم کا میں ذکر کر رہا ہوں یہ علم مکمل طور پر کتابوں سے حاصل نہیں ہوتا۔ ظاہری کتابوں میں اس علم کے اشارے ملتے ہیں یہ علم مکمل طور پر سینہ بہ سینہ سکھایا جاتا ہے۔ لہٰذا میں نے گزشتہ دنوں

المرکز روحانی کوٹری شریف میں حیدر آباد کے صحافیوں کی کثیر تعداد سے گفتگو کرتے ہوئے ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ مجھے بھی یہ علم حضور پاک ﷺ کے سینے مبارک سے حاصل ہوا۔ جیسا انہوں نے سکھایا اور بتایا ویسا ہی لوگوں تک پہنچا رہا ہوں۔ (سینہ بہ سینہ علم کا ثبوت ولیوں کی کتابوں میں موجود ہے جو ہم دکھا سکتے ہیں) جیسا کہ ہر عالم جانتا ہے کہ جب حضرت شاہ شمسؒ نے مولانا رومیؒ سے حدیث فقہ کے متعلق پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ وہ علم ہے جسے تم نہیں جانتے اور جب شاہ شمسؒ نے پانی کے حوض میں کتابیں ڈال کر خشک نکالیں تو حضرت مولانا رومیؒ نے کہا یہ کیا ہے؟ تو حضرت شاہ شمسؒ نے کہا کہ یہ وہ علم ہے جسے تم نہیں جانتے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ مجھے حضور پاک ﷺ سے دو طرح کے علم حاصل ہوئے ایک تمہیں بتادیا اور دوسرا بتاؤں تو تم مجھے قتل کر دو۔

اعتراض نمبر 4 تا 5 : "الرٓ" اسٹیکر ہندوؤں نے R.A.G.S انٹر نیشنل انگلینڈ کے تحت چھپوا کر تقسیم کیا تھا جس کا ہمیں قطعی طور پر پیشگی علم نہ تھا لیکن ان کے عقیدے کے مطابق وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے بعد ہمارا اوتار ریاض احمد گوہر شاہی ہے۔ گزشتہ دنوں پریس بریفنگ میں بھی میں نے ایک سوال کے جواب میں واضح کر دیا تھا کہ یہ ان کے عقیدے (ہندوؤں) کے مطابق کوئی جرم نہ تھا لیکن غلط فہمی سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہو سکتے تھے اس لئے اس اسٹیکر کو فوری ضبط کر لیا گیا ہے اور ہدایات جاری کر دی کہ آئندہ مرکزی کمیٹی کی اجازت کے بغیر کوئی اسٹیکر شائع نہیں کیا جائے۔

ہندوؤں کے مطابق "الرٓ" سے مراد الف سے اللہ 'ل' سے لا الہ الا اللہ اور 'ر' سے ریاض احمد گوہر شاہی تھا جس کی ہم تائید نہیں کرتے یہ ان کا اپنا خیال تھا۔ جس کے لئے ہم اخبارات میں تردید کر چکے ہیں۔ ہمارے نزدیک نبوت ختم ہو چکی ہے اور حضور ﷺ کی نبوت کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرنے والا کافر ہے بے شک میں نے مسلمانوں کو الٓمٓ (الف 'ل' م) کا مطلب بتایا کہ الف سے مراد اللہ 'ل' سے لا الہ الا اللہ اور م سے مراد محمد رسول اللہ ہے اس پر ہندوؤں نے الرٓ کا مطلب اپنے خیال سے لے لیا وہ لوگ بھی قرآن کا جائزہ لیتے رہتے ہیں کیونکہ بیرون ممالک میں مسلمان بھی ان کے ساتھ اس جماعت میں ہیں اور رسول اکرم ﷺ پر برتری کا اظہار کے اعتراض کے جواب میں کہ رسول اکرم ﷺ پر کوئی بھی برتری حاصل نہ تو کر سکا اور نہ کر سکتا ہے۔ ہم تو حضور اکرم ﷺ کے ادنیٰ سے غلام ہیں۔

اعتراض نمبر 6 : اگر معتقد امام مہدی کہتے ہیں تو ان سے پوچھا جائے کہ وہ کیوں کہتے ہیں۔ ہم نے

تو ابھی تک ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی ہمیں اللہ کی طرف سے کوئی الہام ہوا۔ البتہ نشانی بتاتا ہوں کہ جس کی پشت پر کلمہ کے ساتھ مہر مہدیت ہوگی وہی امام مہدی ہوگا۔ رہا چاند اور حجر اسود پر شبیہ (تصویر) کا تو ہم اخبارات کے ذریعے کئی بار حکومت پاکستان سے اپیل کر چکے ہیں کہ ان تصاویروں کی تحقیق کی جائے۔

اعتراض نمبر 7 : کے جواب میں تقریباً روزانہ شام کو سیر کے لئے نکلتا ہوں جس میں میری بیوی اور بچی بھی ساتھ ہوتی ہیں۔ کبھی کبھی پنجاب یا بیرون ممالک سے بھی انجمن کی کارکن جن کا تعلق شعبہ خواتین سے ہوتا ہے ہمارے یہاں آجاتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہمیں بھی اپنا شہر دکھائیں تو ہم ان کو بھی اپنی گاڑی میں بیٹھا لیتے ہیں۔ ان میں میری فیملی کے علاوہ کوئی باپردہ ہوتی ہیں تو کوئی بے پردہ خاص کر بیرون ممالک کی خواتین اکثر بے پردہ ہوتی ہیں۔ رہا سوال گاڑی کا گاڑی گاڑی ہے سستی ہو یا مہنگی البتہ پریس بریفنگ کے دوران صحافیوں کے سوال کے جواب میں ہم نے کہا کہ واقعی آپ ﷺ کے دور میں لینڈ کروزر نہیں تھی اس زمانے میں گھوڑے تھے۔ حضور اکرم ﷺ وقت کے لحاظ سے اعلیٰ قسم کے گھوڑوں پر سواری فرمایا کرتے تھے۔

اعتراض نمبر 8 : کے جواب میں کہ اسلام کے پانچوں بنیادی ارکان کا تعلق ظاہری عبادت سے ہے۔ جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ہماری تعلیمات کا تعلق بھی اسلام کے پہلے بنیادی رکن یعنی کلمہ طیبہ سے ہے اور کلمہ طیبہ کا تعلق ذکر سے ہے اس کو غیر اسلامی کارروائی کہنا کفر ہے۔ اس ذکر کی بابت قرآن مجید نے سختی سے عمل کی تاکید کی ہے کہ (اللہ کا ذکر کثرت سے کرو) اور جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو اٹھتے بیٹھتے حتیٰ کہ کروٹوں کے بل بھی اللہ کا ذکر کرو۔ حتیٰ کہ خرید و فروخت میں بھی اس سے غافل نہ رہنا۔ اگر ان کی حقارت کا کوئی ثبوت ہے تو پیش کریں۔

جناب عالی! میں اس بات کو واضح کرتا چلوں کہ اصل چیز یا مسئلہ تو حجر اسود یا چاند کی شبیہ کا ہے اس کے بارے میں کیوں شور نہیں اٹھاتے؟ حکومت اس کی کیوں تحقیق نہیں کرتی؟ چند فرقے جو تصویروں کو حرام سمجھتے ہیں وہ جانتے ہوئے بھی کہ حجر اسود پر شبیہ (تصویر) ہے لوگوں کے ذہن الجھانے کے لئے اور حجر اسود کی تصویر جیسے اہم مسئلہ کو دبانے کے لئے ایسے بے مقصد حربے استعمال کر رہے ہیں تاکہ اس اہم مسئلے سے عوام کی توجہ ہٹی رہے۔

جناب عالی! ہماری پوری تعلیم وڈیو کیسٹ نمبر 2 اور کتب میں موجود ہے لیکن اس میں کوئی شبہ

نہیں کہ مخالفین اس تعلیم میں بھی ردوبدل کر کے عوام الناس کو شک و شبہ میں ڈال رہے ہیں۔ چاند اور حجر اسود کے علاوہ بھی اللہ کی طرف سے مصدقہ نشانیاں ہیں جن کے ثبوت ہم فراہم کر سکتے ہیں اللہ کی نشانیوں کو جھٹلانا منافقت ہی ہے۔ اگر اس کی تحقیق نہ کی گئی تو بہت بڑا فتنہ اٹھنے کا خطرہ ہے۔ جب فتنہ کے وقت حکومت تحقیق کرے گی تو بہتر ہے کہ فتنہ سے پہلے ہی تحقیق ہو جائے تاکہ فتنہ ہی نہ اٹھے۔

اپنے خلاف اعتراضات کے جوابات کے ساتھ ملکی اور غیر ملکی اخبارات کی کاپیاں' چاند حجر اسود کے اوریجنل فوٹوز' حجر اسود کی کمپیوٹر تصدیق سرٹیفکیٹ اور تعلیمات پر مبنی ویڈیو کیسٹ بھی ہمراہ ہے۔

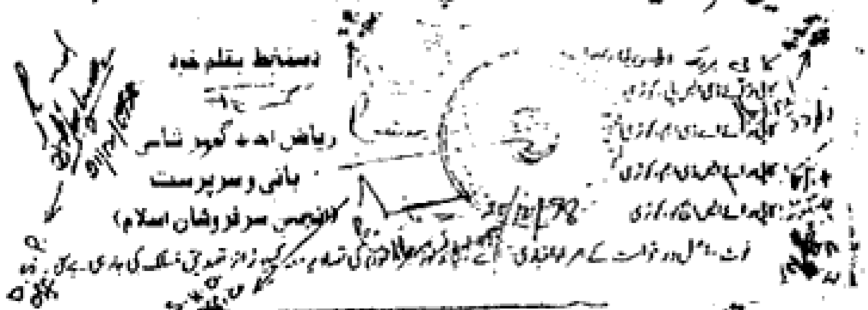
دستخط بقلم خود
ریاض احمد گوہر شاہی
بانی و سرپرست
(انجمن سرفروشان اسلام)

نوٹ: علامہ احمد میاں حمادی نے تفتیش کے لئے جو درخواست دی وہ ملاحظہ ہو:

بخدمت جناب ڈی ایس پی صاحب ٹنڈو آدم

و جناب ایس ایچ او صاحب پی ایس ٹنڈو آدم

و ایس ڈی ایم صاحب ٹنڈو آدم

عنوان: دوبارہ تفتیش مقدمہ گوہر شاہی

گذارش یہ ہے کہ ملزم نام نہاد گوہر شاہی نے اپنے خلاف ایف آئی آر میں عائد الزامات کا دفاع کرتے ہوئے الزام نمبر 1 تا 3 کے بارے میں لکھا ہے کہ ان الزامات کا تعلق عقیدہ کے اختلاف سے ہے اس کے مطابق اس کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ زندہ ہیں اور میرا عقیدہ اس کے خلاف ہے۔ جبکہ یہ سراسر غلط ہے۔ میرے اکابر اور میرا عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ حیات ہیں۔ اس لئے کہ اللہ پاک نے قرآن مجید کی سورۃ نمبر 3 اور آیت نمبر 169 میں فرمایا ہے کہ: "جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو گئے ان کے بارے میں مردہ ہونے کا گمان بھی نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں ان کو رزق ملتا ہے۔" اللہ کے بعد سب سے بڑے ہمارے رسول پاک ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد باقی رسولوں اور نبیوں کا درجہ ہے' ان کے بعد صدیقین کا درجہ ہے' ان کے بعد شہیدوں کا درجہ ہے۔ تو جب صدیقین سے بھی کم رتبے والے شہداء بھی

زندہ ہیں تو صد یقین سے اوپر انبیاء اور ان سے بڑے ہمارے رسول پاک ﷺ کیوں زندہ نہ ہوں گے۔ یقیناً وہ زندہ ہیں یہ صرف بات کو الجھانے کے لئے اس نے الزام لگایا ہے اسی طرح اس نے یہ بھی کھلا ہوا جھوٹ بولا ہے کہ میں رسول پاک ﷺ کو ایک عام انسان جیسا سمجھتا ہوں۔ جھوٹے پر خدا کی لعنت تمام علماء اہل سنت یعنی علماء دیوبند کا بلکہ تمام امت مسلمہ کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اللہ رب العزت کے بعد ساری مخلوق سے افضل واعلیٰ ہیں: ”بعد از خدا بزرگ توای قصہ مختصر“ میرا بھی یہی عقیدہ ہے اسی طرح میں اور میرے اکابر تصوف کے تمام سلسلوں کو بھی مانتے ہیں ۔ میرے سگے دادا حضرت مولانا حماد اللہؒ بہت بڑے عالم اور سلسلہ قادریہ کے پیر تھے۔ آج تک سلسلہ قادریہ کی گدی ہالیجی شریف پنوں عاقل میں قائم ہے۔ میرے چچازاد بھائی مولانا عبدالصمد اب گدی نشین ہیں۔ میں خود سلسلہ قادریہ میں اپنے دادا سے بیعت ہوں۔

2...... اور اسی طرح حضور ﷺ اپنے حقیقی تابعداروں سنت کے مطابق زندگی بسر کرنے والوں یعنی اپنے سچے غلاموں کو اپنی زیارت بابرکت سے مشرف فرماتے ہیں۔ مگر حضور ﷺ کے سچے غلام یہ کبھی نہیں کہتے کہ ہم بار با حضور ﷺ سے بالمشافہ ملاقات کرتے رہتے ہیں۔ ان الفاظ میں گستاخی کی بو ہے اور یہ الفاظ گستاخ رسول گوہر شاہی کے ہیں۔ نیز رسول اکرم ﷺ کسی بھی عیاش، مذہب کی آڑ میں بدکار اور بیگانہ عورتوں سے بدن دبوانے والے منحوس شخص کو اپنی زیارت سے مشرف نہیں فرماتے بلکہ ایسے بدقماش شخص پر آپ ﷺ نے لعنت بھیجی ہے جو آپ ﷺ کے حوالے سے شیطانی کھیل کھیل رہا ہو۔

3...... تمام اہل اسلام کے نزدیک دینی علوم قرآن و سنت میں بند ہیں۔ اس سے باہر جو بھی علم ہوگا وہ دینی علم نہیں ہوگا۔ حضرت مولانا رومی اور شاہ شمس تبریز یقیناً اللہ والے تھے۔ اب اس شخص کو ان سے کوئی نسبت نہیں۔ ان حضرات کے بابرکت ناموں کو اپنے ناجائز اغراض و مقاصد کے لئے استعمال کر رہا ہے۔

4...... اعتراض نمبر 4 تا 5 کے بارے میں اس نے لکھا ہے کہ قرآن مجید کی سورتوں کے ابتدائی جملہ ”الٓر“ کے اسٹیکر R.A.G.S انٹرنیشنل انگلینڈ کے تحت ہندوؤں نے چھپوا کر تقسیم کیا۔ اس کو اس کا پہلے علم نہ تھا لیکن عقیدے کے مطابق اللہ کے بعد ہندوؤں کا اوتار ریاض احمد گوہر شاہی ہے اور اس نے ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ یہ بات ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق کوئی جرم نہ تھی۔ یہ بھی اس کا جھوٹ اور سراسر دھوکے والی بات ہے۔ کوئی مرید اپنے مرشد کی رضا و اجازت کے بغیر مرشد کے بارے

میں یا مرشد کے عقیدے اور تعلیم کے بارے میں کچھ بھی نہیں لکھ سکتا۔ اگر اس کی یہ بات مان بھی لی جائے تو "عذر گناہ بدتر از گناہ" والی مثال ہو گی۔ تو کافر مسلمان کا مرید کیسے۔ رسول پاک ﷺ صحابہ کرامؓ اہل بیت عظام سے متعلق ایک بھی ایسی مثال نہیں ملتی کوئی شخص ان حضرات کو مرشد بھی مانے اور کافر بھی رہے جو کافر ہے وہ اللہ اور اس کے رسول اور اسلام واہل اسلام کا دشمن ہے۔ سورۃ نمبر 2 آیت نمبر 28 ترجمہ: "نہ بناؤ مومن کافروں کو دوست مومنوں کے سوا۔" سورۃ نمبر 5 آیت نمبر 51 ترجمہ: "اے ایمان والو نہ بناؤ یہود و نصاریٰ کو دوست بعض ان کے دوست ہیں بعض کے اور تم میں سے جو ان کو دوست بنائے گا تو وہ ان ہی میں سے ہو گا بے شک اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں فرماتے ظالموں کو۔" مرید تو دوست سے کہیں زیادہ فرمانبردار اور دلی تعلق رکھنے والا ہوتا ہے۔ تو اس کے کافر مریدوں نے جب قرآن کی اور رسول اکرم ﷺ کی بے حرمتی اور گستاخی کی تو اس نے ان کے خلاف کوئی بھی کارروائی نہیں کی صرف مسلمانوں کے رد عمل سے بچنے کے لئے کہہ دیا کہ ان کے اسٹیکر وغیرہ ضبط کر لئے گئے۔ ان کو اپنے مریدوں کی فہرست سے خارج نہیں کیا ان کی گستاخانہ و کافرانہ باتوں پر خاموش رہ کر اور ان کی باتوں کو نظر انداز کر کے خود بھی گستاخی اور کفر کا مرتکب ہوا۔ مزید یہ لکھا کہ اس قسم کی باتیں ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق کوئی جرم نہ تھا۔ اپنے گستاخ رسول و کافر ہونے کی تصدیق کر دی۔ رسول پاک ﷺ اور قرآن مجید کی گستاخی ہر انسان (خواہ مسلمان ہو یا کافر) کے لئے ناقابل معافی جرم ہے۔ یعنی وہ واجب القتل ہے۔ مزید یہ لکھا کہ ہندوؤں نے اپنے خیال سے "الّو" کا مطلب لے لیا کیونکہ وہ قرآن مجید کا جائزہ لیتے رہتے ہیں۔ کیا کسی کافر کو اپنی غیر اسلامی رائے کے مطابق قرآن یا رسول اکرم ﷺ کے بارے میں گستاخانہ رائے قائم کرنے کا حق ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ ایسے کافر کا تو کیا کہنا اگر کوئی مسلمان بھی گستاخانہ رائے قائم کرے تو اس کو بھی از روئے اسلام اور ملکی قانون کی دفعہ 295-B اور 295-C کے تحت سزائے عمر قید اور سزائے موت دی جائے گی۔ انہی دفعات کے تحت اس کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی گئی۔ اس کے علاوہ R.A.G.S انٹرنیشنل کی طرف سے اللہ پاک کے ذاتی نام "اللہ" کے ڈیزائن کے اندر لا الہ الا اللہ لکھ کر محمد الرسول اللہ کی جگہ ریاض احمد گوہر شاہی لکھا گیا۔ اللہ کا نام اس طرح لکھا کہ ریاض احمد گوہر شاہی کو ہٹایا جائے تو اللہ کا نام بھی نہیں رہتا۔ کیا اس گستاخی کی بھی کوئی حد ہے؟ اس نے دھوکہ دینے کے لئے لکھا ہے کہ وہ رسول اکرم ﷺ کا ادنیٰ غلام ہے یہ بھی اس کا سیاہ جھوٹ ہے۔ اگر ادنیٰ غلام ہے تو پھر ہمارے آقا محمد رسول اللہ ﷺ کی جگہ اپنا

نام کیوں لکھوایا؟ اگر اس کے غیر مسلم مریدوں نے لکھا تو ان کے خلاف اس نے کوئی بھی موثر کارروائی کیوں نہیں کی؟ یا کم از کم اپنی مریدی سے ہی خارج کیوں نہیں کیا؟ اب بھی وہ اس کے مرید ہیں۔ اس کی تمام باتیں جھوٹ اور دھوکے کی باتیں ہیں۔

5......اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ "الو" کے الف سے اللہ 'ل' سے لاالہ الا اللہ 'ر' سے ریاض احمد گوہر شاہی ہندوؤں نے لکھا۔ جس کی یہ تائید نہیں کرتا مگر یہ بھی لکھتا ہے کہ یہ ہندوؤں کا اپنا خیال تھا۔ پھر یہ بھی لکھتا ہے کہ ہندو بھی قرآن مجید کا جائزہ لیتے رہتے ہیں۔ کیا کسی کافر کو قرآن مجید کا جائزہ لینے کی اجازت ہے' ہر گز نہیں۔

6......اس نے لکھا ہے کہ اس کے معتقد اسے امام مہدی کہتے ہیں تو ان سے پوچھا جائے کہ وہ کیوں کہتے ہیں۔ مرید اس کے اور گستاخانہ اور کفریہ باتیں یہ لوگ لکھیں اور پوچھیں ہم؟ اس نے کیوں نہیں پوچھا کہ اسلامی تعلیمات کے خلاف اس کو امام مہدی کیوں کہتے ہیں۔ امام مہدی کی تو ایک بھی نشانی اس میں نہیں پھر اس پر خاموشی اور رضا یہ اسلام دشمنی اور فروغ کفر نہیں تو اور کیا ہے۔ ہر مسلمان تو حضور پاک ﷺ کی بتائی ہوئی بات کو اٹل اور یقینی سمجھتا ہے۔ ذرا سا شک اور پوچھ پاچھ کو بھی کفر سمجھتا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ اس نے امام مہدی کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی اسے اللہ کی طرف سے کوئی الہام ہوا۔ البتہ امام مہدی کی نشانی یہ بتاتا ہے کہ پشت پر کلمہ کے ساتھ مہر مہدویت ہو گی وہی امام مہدی ہو گا۔ کچھ عرصے بعد اپنی پشت پر کلمہ طیبہ اور مہر مہدویت لکھوا کر کہے گا کہ میں نے جو امام مہدی کی نشانی بتائی تھی وہ دیکھو میری پشت پر موجود ہے اور میں امام مہدی ہوں۔

7......رہی بات چاند اور حجر اسود پر اس کی تصویر کی تو یہ بھی اس کا دھوکا اور فریب ہے۔ جو بات قرآن و حدیث میں نہیں اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ پہلی صدی ہجری کے سال 90ء میں ایک شخص "حارث کذاب" نے نبوت کا دعویٰ کیا اپنی جھوٹی نبوت منوانے کے لئے کچھ پڑھ کر آسمان کی طرف پھونک دیتا تھا تو آسمان پر نورانی گھوڑوں پر نورانی سوار تمام حاضرین کو نظر آتے تھے مگر ایسے شخص کو بھی ماننے کے بجائے مسلمانوں نے جہنم رسید کر کے دم لیا۔ جبکہ نام نہاد گوہر شاہی کی تصویر کسی بھی مسلمان کو حجر اسود یا چاند پر نظر نہیں آئی۔ یہ تو اس نے شیطانی شوشہ چھوڑا ہے۔ اگر یہ بات سچی ہے تو لاکھوں مسلمان ہر سال حج پر جاتے ہیں اور ہزاروں مسلمان روزانہ عمرہ ادا کرتے رہتے ہیں تو وہ ضرور دیکھ لیتے اور یہ چیز

ساری دنیا میں نہ سہی عالم اسلام میں تو مشہور ہو جاتی اسی طرح چاند کو کروڑوں انسان دیکھتے ہیں اگر یہ حقیقت ہوتی تو پوری دنیا میں یہ بات پھیل جاتی حتی کہ اسے جھوٹی تصویر شائع کروانے اور اخبارات کے اعلانات کروانے کی ضرورت بھی پیش نہ آتی یہ بھی اس کا سیاہ جھوٹ اور فریب کاری ہے۔

8...... اس شخص کا کہنا ہے کہ اس کی روحانی تربیت رسول اکرم ﷺ نے فرمائی۔ استغفر اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ اگر یہ سچ ہوتا تو زندگی رسول اکرم ﷺ کے نقش قدم کے مطابق ہوتی نہ یہ کہ نوجوان خوبصورت عورتوں سے ٹانگیں دبواتا۔ رسول اکرم ﷺ بہت بڑی ذات ہیں مگر کسی صحابی یا اہل بیت کے کسی فرد یا کسی غوث و قطب نے ایسی حرکت تو کیا اس سے ملتی جلتی بھی نہیں کی۔ کہ بے پردہ نوجوان خوبصورت لڑکیوں کو اپنے ساتھ سیر و تفریح کرواتا رہا یا لڑکیوں نے اس کو سیر و تفریح کروائی ہو۔ مگر اس شخص کا ایسا کردار ویڈیو کیسٹوں میں محفوظ ہے اور یہ تمام باتیں متفقہ طور پر شریعت اسلامی کے خلاف ہیں۔

9...... یہ صحیح ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں لینڈ کروزر نہیں تھی اس لئے اعلیٰ قسم کے گھوڑوں پر سفر کیا جاتا تھا اور حضور ﷺ نے بھی سفر کئے مگر یہ سفر جہادی سفر تھے تفریحی اور عیاشی کے سفر ہرگز نہیں تھے جبکہ اس شخص کے سفر نوجوان لڑکیوں کے ساتھ غیر شرعی اور عیاشی کے سفر ہیں۔ ان سفروں کو حضور پاک ﷺ کے سفروں کے ساتھ ملانا اور اپنے غیر شرعی سفروں کے لئے وجہ جواز بنانا انتہائی اور بدترین گستاخی ہے بلکہ غیر شعوری طور پر مسلمانوں کے دلوں میں حضور پاک ﷺ کی شان اقدس کو داغدار بنانے کی ناپاک سازش ہے۔

10...... اس نے لکھا ہے کہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان کا تعلق ظاہری عبادت سے ہے اور اس کی تعلیمات کا تعلق اسلام کے پہلے بنیادی رکن یعنی کلمہ طیبہ سے ہے اور کلمہ طیبہ کا تعلق ذکر سے ہے مگر یہ اس کی بات سراسر غلط ہے۔ یہ شخص کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تعلیم دیتا یا اس کا ورد بتاتا تو بات کچھ بن جاتی مگر یہ تو صرف اللہ ھو اللہ ھو کا ذکر بتاتا ہے اور اس کے مقابلے میں نماز کو ظاہری عمل کہہ کر ایک طرح نماز کو رد کرتا ہے۔ جبکہ اسلام کے تمام اعمال میں سے بڑا عمل نماز ہے۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے' نیز فرمایا کہ نماز مومن کی معراج ہے' نیز فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان فرق والی چیز نماز ہے ایسی اہم عبادت کو اس ملحد و زندیق نے ظاہری عمل کہہ کر رد کر دیا۔

11...... اس نے لکھا ہے کہ اصل چیز یا مسئلہ تو حجر اسود یا چاند پر اس کی شبیہ (تصویر) کا ہے۔ اس

اہم مسئلہ کو دبانے کے لئے حربے کے طور پر شور کیا جارہا ہے تاکہ اس اہم مسئلہ سے عوام کی توجہ ہٹی رہے اس کی یہ بات بھی بالکل بے ہودہ بات ہے۔ پہلے عرض کر چکا ہوں کہ قرآن وحدیث میں کہیں بھی یہ بات نہیں کسی شخص کی تصویر حجر اسود اور چاند میں ظاہر ہوگی اور وہ اللہ کا برگزیدہ بندہ ہوگا جو بات قرآن وحدیث میں نہیں وہ سراسر گمراہی ہے۔ اس سے بڑھ کر تو مذکورہ بالا شخص ''حارث کذاب'' کا کرتب تھا کہ آسمان کی طرف پھونک مارتا تو نورانی گھوڑے اور نورانی سوار نظر آتے تھے مگر مسلمانوں نے اسے بھی تہہ تیغ کر دیا۔ جبکہ خود ساختہ تصویر سوائے چند وہم پرست افراد کے (جو کہ گمراہ ہیں) کسی کو نظر نہ آئی غور طلب بات یہ ہے کہ چاند کی ٹکیہ نظر آتی ہے مگر ہے لاکھوں مربع پر محیط اس کے کہنے کے مطابق چاند پر نظر آنے والی اس کی تصویر ہے جبکہ چاند کی ایک تہائی یا ایک چوتھائی پر محیط ہے اگر یہ مان لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی تصویر کتنی ہوگی کہ اس کی ناک کا سوراخ پہاڑ کی غار کے برابر ہوگا اس کا سر امریکا کے ملک کے برابر ہوگا ٹانگیں اور باقی جسم کتنا بڑا ہوگا اس کے کان اور ہاتھ اور ہونٹ اور دانت اور داڑھی کتنی بڑی ہوگی خدا کی پناہ اتنی جسامت تو دوزخ میں دوزخیوں کی ہوگی خدا کی پناہ وہ خود بھی اس پر غور کرے۔

آخری بات یہ ہے کہ اس شخص نے اپنی کتاب مینارہ نور کے آخری صفحہ پر ''فرمان گوہر شاہی'' کے عنوان سے لکھا ہے کہ: ''اللہ کی پہچان اور رسائی کے لئے روحانیت سیکھو خواہ تمہارا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔'' اسی طرح ایک امریکی خاتون جب پاکستانی جوڑے کے ساتھ اس کے پاس پہنچی اور اس جوڑے نے کہا کہ یہ خاتون آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا چاہتی ہے تو اس نے اس خاتون سے پوچھا تمہیں کیا چاہئے ''صرف اسلام یا خدا'' خدا کی طرف کئی راستے جاتے ہیں ایک راستہ دین سے ہو کر جاتا ہے دوسرا راستہ عشق و محبت کا راستہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تک رسائی کے لئے رسول اکرم ﷺ اور دین اسلام غیر ضروری ٹھہرے۔ کیونکہ اللہ تک رسائی کے لئے رسول اکرم ﷺ اور دین اسلام سے ہٹ کر متبادل دوسرا راستہ عشق و محبت کا بھی ہے۔ جبکہ اللہ کا فرمان ہے کہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین فقط اسلام ہے۔ حوالہ سے سورۃ نمبر 2 آیت نمبر 19 اسی طرح فرمان الٰہی ہے۔ جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔ غیر اسلامی بکواسات بہت سی ہیں مگر ان ہی پر اکتفا کرتا ہوں۔ میری گذارش ہے کہ ملکی عدالتیں اس مقصد کے لئے ہیں کہ صحیح اور غلط، سچ اور جھوٹ کو نکھار کر سامنے لایا جائے۔ یہ مقدمہ بھی عدالت کے

حوالے کیا جائے جس شخص کی تصویر حجر اسود و چاند پر ہو جو یہ کہتا ہو کہ مجھے گرفتار کرنے والا پولیس افسر اندھا ہو جائے گا اور وزیر اعظم پاکستان جناب میاں نواز شریف کو سندھی اخبار روزنامہ "سندھو" حیدر آباد مورخہ 3 مارچ 1999ء بذریعہ کھلا خط لکھا ہو کہ اگر وزیر اعظم اور اسکی حکومت نے اس کی درخواست پر نوٹس نہ لیا تو غیبی اور روحانی طاقت سے چند دنوں کے اندر کسی واویلا کے اس حکومت کو توڑا جا سکتا ہے۔ تو ایسے شخص کو عدالت میں جا کر اپنے مقدمے کا سامنا کرنے میں کیا تکلیف ہوئی۔ کہ یہ شخص سندھ ہائی کورٹ کراچی وحیدر آباد میں ضمانت قبل از گرفتاری کی درخواست دے کر پھر بیماری کے بہانہ پر تین بار حاضر نہ ہو کر غیر قانونی حربے استعمال کر کے مقدمے کو خراب اور ختم کروانے کی مذموم کوشش کرتا رہا۔ اتنی معمولی طاقت والا انسان تو ہر جگہ اپنی صفائی کے لئے حاضر ہو سکتا ہے اور اپنی روحانی طاقت کے ذریعے مقدمہ کا فیصلہ بھی اپنے حق میں کروا سکتا ہے مگر یہ شخص ایک دم روپوش ہو گیا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شخص بڑا فراڈی اور دھوکہ باز ہے۔ براہ کرم اس کا مقدمہ معمول کے مطابق فوری طور پر متعلقہ عدالت میں سماعت کے لئے پیش کیا جائے۔

میں آنجناب کی خدمت میں اس کی تقاریر اور غیر ملکی سفر کے تین وڈیو کیسٹ اور اس کی اپنی اخبار نمبر 1 پندرہ روزہ صدائے سرفروش حیدر آباد مورخہ یکم تا 15 اکتوبر 1998ء اور نمبر 2 اسی اخبار کا شمارہ مورخہ 16 تا 30 جون 1998ء اور نمبر 3: 16 تا 31 دسمبر '26 شعبان تا گیارہ رمضان المبارک 1419ھ اور نمبر 4: 16 تا 30 جون 1999ء اور نمبر 5 اسی اخبار کا خصوصی ضمیمہ 25 نومبر جشن یوم ولادت اور نمبر 6 ویکلی اپریش فیصل آباد' چیف ایڈیٹر لیاقت کمال نمبر 7 اسی کی کتاب روحانی سفر کے متعلقہ صفحات تعداد 8 بمعہ ٹائیٹل کے فوٹو اسٹیٹ اور ہفت روزہ تکبیر کے صفحہ نمبر 9 مورخہ 20 مئی 1999ء میں جسٹس تقی عثمانی و دیگر ممتاز علماء کا فتویٰ اور ہفت روزہ تکبیر صفحہ نمبر 8 تا 10 مورخہ 15 اپریل 1999ء میں گوہر شاہی کے ایک پیروکار کو 17 سال قید بہ مشقت اور ایک لاکھ جرمانہ کی سزا کے تراشے کا فوٹو اسٹیٹ اور ماہنامہ شہادت مورخہ فروری 99ء میں بعنوان "مسیلمہ کذاب سے گوہر شاہی تک" اور ماہنامہ شہادت دسمبر 98ء میں بعنوان جیسے "آج صلیب ٹوٹ گئی" کا فوٹو اسٹیٹ اور انسداد دہشت گردی کی عدالت ڈیرہ غازی خان کی اصلی فیصلے کی فوٹو اسٹیٹ پہلے پیش خدمت کر چکا ہوں اور کلمہ طیبہ کا اسٹیکر مصدقہ بھی جن سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ یہ فراڈی شخص بہنام ریاض احمد گوہر شاہی کس درجہ کا گستاخ

رسول اور اسلام دشمن کفر کا ایجنٹ ہے۔ اس کی غیر اسلامی حرکات اور دربار رسالتؐ کے بارے میں کی گئی گستاخیوں کو فوری طور پر نہ روکا گیا تو یہ ملک وملت کے لئے بہت بڑا سانحہ ہوگا۔ جو کہ ایک خطرناک اور خونی تصادم کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ جیسے کہ خود اس نے اپنے کھلا خط بنام وزیراعظم میں لکھا ہے۔

خدا آپ کا حامی وناصر ہو : فقط والسلام

نوٹ: ان کارروائیوں کے جواب میں گوہر شاہی کے غنڈوں نے کراچی کے دفتر پر حملہ کیا اس کے جواب میں یہ درخواست لکھی گئی۔

بخدمت جناب ایس ایچ او صاحب

عنوان: گوہر شاہی کے غنڈوں کی دفتر ختم نبوت پرانی نمائش پر اشتعال انگیز نعرے بازی کی روک تھام

گذارش ہے کہ آج مورخہ 25-07-99 بوقت تقریباً ایک بجے دوپہر ٹرکوں پر گوہر شاہی کے کچھ لوگ ایم اے جناح روڈ سے گذرتے ہوئے شدید اشتعال انگیز نعرے بازی کرتے ہوئے گرومندر کی طرف جاکر واپس ہوئے اور پھر انہوں نے شارع قائدین روڈ سے گذرتے ہوئے دفتر ختم نبوت پرانی نمائش مسجد باب الرحمت کے سامنے تھوڑی دیر رک کر شدید نعرے بازی کی اور ہمارے کارکنوں اور دفتر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دھمکی آمیز نعرے لگائے۔ اس دوران مسلسل دفتر اور کارکنوں کی طرف مکے بناکر اشارے کررہے تھے۔ ان کے ہمراہ تھانہ سولجر بازار کی پولیس موبائل پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔ ہماری گزارش ہے کہ اس پولیس موبائل کے ذریعے ان شر پسندوں کے نام اور پتے معلوم کرکے فوری طور پر قانونی کارروائی کی جائے اور دفتر اور کارکنوں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔

حضرت مولانا منیرالدین کے لئے دعائے صحت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے امیر' جامع مسجد سنہری کوئٹہ کے خطیب اور ممتاز عالم دین حضرت مولانا منیر الدین صاحب شوگر کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ آج کل کراچی میں زیر علاج ہیں۔ قارئین لولاک وجماعتی دوستوں سے حضرت مولانا کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔ اسی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی کے ڈاکٹر امجد علی والہٰ صاحب ایک حادثہ میں شدید زخمی ہوگئے ہیں۔ احباب سے ان کی دعائے صحت کی درخواست کی جاتی ہے۔

قانون توہین رسالت میں تبدیلی

محرکات و مضمرات

محمد عطاء اللہ صدیقی

مورخہ 14 جون 99ء کو قومی اخبارات میں شائع ہونے والی خبر کے مطابق وزیر اعظم محمد نواز شریف نے توہین رسالتؐ کے تحت ایف آئی آر کے اندراج کے قانون میں ترمیم کی منظوری دے دی ہے.......... نوائے وقت میں چھپنے والی خبر کا متن ملاحظہ ہو:

"وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے وفاقی وزیر مذہبی امور راجہ ظفر الحق کی رپورٹ پر توہین رسالتؐ کے مبینہ واقعات میں ایف آئی آر کے اندراج کے قانون میں ترمیم کی منظوری دے دی ہے۔ یہ انکشاف قومی اسمبلی کے رکن اور سابق وزیر مملکت ڈاکٹر روفن جولیس نے راجہ ظفر الحق کی زیر صدارت اسلام آباد میں منعقدہ اجلاس میں شرکت کے بعد صحافیوں سے بات چیت کے دوران کیا۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے مختلف علاقوں میں جاکر ذاتی طور پر جو سروے کیا ہے' اس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ جہاں جائیداد کا مسئلہ ہے یا کسی بچی سے زیادتی کا واقعہ ہو وہاں غریب مسیحیوں کو انڈر پریشر کرنے کے لئے پولیس کی ملی بھگت سے ان کے خلاف توہین رسالتؐ کا جھوٹا پرچہ دے دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے ہدایت کی ہے کہ جہاں توہین رسالتؐ کا مبینہ واقعہ پیش آئے' اس علاقے کے اچھی شہرت کے حامل دو ایماندار اور سچے مسلمان اور دو عیسائی منتخب کئے جائیں۔ ڈپٹی کمشنر' ایس ایس پی اور ان چار افراد سمیت چھ افراد پر مشتمل ایک کمیٹی اس واقعہ کی تحقیقات کرے گی اور اگر تفتیش کے دوران جرم ثابت ہو گیا تو کمیٹی کی رپورٹ پر FIR درج کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ کوئی بھی صالح اور پرہیز گار مسیحی توہین رسالتؐ کا سوچ بھی نہیں سکتا۔"

1994ء میں اس ملک کی وزیر اعظم بے نظیر بھٹو تھیں جنہوں نے اسلامی سزاؤں کو علی الاعلان وحشیانہ کہا تھا۔ جن کی مغرب پسندی اور مغرب سے مرعوبیت ایک کھلا راز ہے۔ جنہوں نے قانون توہین رسالتؐ 295-C کو امتیازی قانون قرار دیتے ہوئے اس کے خاتمے کے لئے اقلیتوں سے ہر سطح پر تعاون کی یقین دہانی کرائی تھی۔ (روزنامہ پاکستان: 31 مئی 1998ء) یہ بے نظیر بھٹو ہی تھیں جنہوں نے

1994ء میں گوجرانوالہ میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے قانون توہین رسالتؐ کو انسانی حقوق کے منافی قرار دیا تھا۔ مورخہ 5اپریل 1994ء کو سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو کی زیر صدارت ہونے والے وفاقی کابینہ کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ توہین رسالتؐ کے مرتکب کی سزا میں کمی کرکے زیادہ سے زیادہ دس سال سزائے قید رکھی جائے۔ (روزنامہ جسارت ودیگر اخبارات 6اپریل 1994ء)...... مگر اب بے نظیر بھٹو جیسا سیکولر مزاج شخص اس ملک کا وزیراعظم بھی نہیں ہے۔ اس وقت میاں نواز شریف وزارت عظمیٰ کے منصب پر فائز ہیں یہ وہی وزیراعظم ہیں جو لادین عناصر کے شدید احتجاج کے باوجود حال ہی میں پاکستان کی قومی اسمبلی سے آئین کی پندرھویں ترمیم المعروف شریعت بل پاس کرواچکے ہیں اور سینٹ میں اس قانون کو منظور کروانے کے لئے مطلوبہ اکثریت کے حصول کی سرتوڑ کوشش میں لگے رہے ہیں۔ یہ وہی وزیراعظم ہیں جن کا گھرانہ صنعت کاری میں بھی معروف ہے۔ وفاقی وزیر برائے مذہبی واقلیتی امور وہ شخصیت ہے کہ جس کی شرافت' دینداری اور حب رسول ﷺ کا ایک زمانہ معترف ہے۔ جو ماضی قریب میں قانون توہین رسالتؐ کے دفاع میں بیانات ہی نہیں' مضامین بھی تحریر فرماتے رہے ہیں۔ یہ وہی راجہ ظفر الحق صاحب ہیں جو 1989ء میں میاں نواز شریف کے دور میں پنجاب میں بننے والے نفاذ شریعت کمیشن کے وائس چیئرمین تھے۔ یہ جب مصر میں سفیر تھے تو ان کی اسلام سے محبت پر عرب ممالک کے سفارت کار بھی رشک کیا کرتے تھے۔ راجہ صاحب کے ایک قریبی تعلق دار نے راقم الحروف کو ایک دفعہ بتایا تھا کہ وہ تہجد کی نماز اپنے والد صاحب کی امامت میں ادا کرتے ہیں اور نماز پنجگانہ ہمیشہ اپنے محلے کی مسجد میں باجماعت ادا کرتے ہیں۔ جناب رفیق تارڑ' میاں نواز شریف اور راجہ ظفر الحق کے ہاتھوں قانون توہین رسالتؐ میں مذکورہ تبدیلی کے بل پر اگر دستخط ہوں تو اس سے زیادہ پریشان کن اور تعجب انگیز خبر اور کیا ہوگی..................؟؟

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قانون توہین رسالتؐ میں مذکورہ تبدیلی کی فی الواقع ضرورت ہے ؟ فرض کریں اگر اس کی ضرورت اب محسوس کی گئی ہے تو پھر یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ اس "ضرورت" کا تعین کن امور کو پیش نظر رکھ کر کیا گیا ہے؟............ ناموس رسالتؐ مسلمانوں کے لئے اساس دین کی حیثیت رکھتا ہے۔ علامہ قرطبیؒ کے بقول: "نبی کریم ﷺ کی تعظیم وتکریم ہی مذہب کی بنیاد ہے اور یوں اس سے محرومی مذہب سے انحراف ہے۔" اتنے اہم قانون میں مسلمانوں کے جذبات کو نظر انداز کرتے

ہوئے محض اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے بعض شرپسندوں کی مبالغہ آمیز داستانوں' بے بنیاد الزامات اور بے جا تنقید کی بنیاد پر تبدیلی ہر اعتبار سے بلا جواز ہے۔ مسلمانوں کے عقائد سے متعلقہ قوانین میں محض معدودے چند اقلیتی راہنماؤں کے اشتعال انگیز بیانات یا امریکہ اور دیگر ممالک کے اس ضمن میں ناروا دباؤ کے زیر اثر اس طرح کی تبدیلی کا متعارف کرانا اس اعتبار سے بھی خطرناک ہے کہ اسلام دشمنوں کی خواہشات کی پیروی بالآخر اسلام سے انحراف پر ہی منتج ہوا کرتی ہے۔ اسلامی دنیا کے سیکولر ممالک بالخصوص ترکی میں اسلام کے ساتھ جو سلوک روا رکھا جا رہا ہے وہ محتاج وضاحت نہیں۔

قانون توہین رسالتؐ میں تبدیلی کا مطالبہ کن حلقوں کی طرف سے کیا جاتا رہا ہے؟ مسیحی اقلیت کی کثیر تعداد تو 1994ء تک اس قانون کے وجود کے متعلق ہی بے خبر تھی اور جو جانتے تھے وہ اس کے متعلق اس قدر شدید رد عمل کا شکار نہیں تھے۔ اس قانون کی منظم طریقے سے مخالفت سب سے پہلے قادیانیوں کی طرف سے کی گئی۔ انہوں نے منظم پروپیگنڈہ کے زور پر بالآخر اسے قومی اور عالمی سطح پر مجنونانہ مہم جوئی میں تبدیل کر دیا۔ یورپ و امریکہ آج کل انسانی حقوق کے "بخار" میں مبتلا ہیں۔ قادیانیوں نے بڑی مہارت اور چالاکی سے مغرب میں مہم چلائی کہ یہ قانون انسانی حقوق کی پامالی ہے۔ اہل مغرب مسلمانوں اور ان کے پیغمبر ﷺ کے خلاف صلیبی جنگوں والے بغض اور تعصب سے باہر نہیں نکلے۔ وہ ان کی توہین کے ہر موقع کو نہ صرف خوش آمدید کہتے ہیں بلکہ اسے اپنے اس نفسیاتی مرض کی تسکین کے لئے استعمال بھی کرتے ہیں۔

سلمان رشدی جیسے ملعون شاتم رسول کی حمایت میں خم ٹھونک کر کھڑے ہونا' مغرب کے اسی تعصب کا شاخسانہ ہے۔ قادیانیت جو مرزا غلام احمد قادیانی کے بقول انگریز کا کاشت کیا ہوا پودا ہے' پر ان کی عنایات ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ وہ اپنے کاشت کئے ہوئے پودے کو ہر صورت میں تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ لہٰذا اہل مغرب نے قادیانیوں کی قانون توہین رسالتؐ کے خلاف دہائی کو غیر معمولی اہمیت دیتے ہوئے اس سے مسئلہ کو اپنی خارجہ پالیسی کے اہم اہداف سے منسلک کر دیا۔ جنیوا میں پاکستان کی نمائندگی کرنے والے ایک قادیانی منصور احمد کی کوششوں سے قادیانیوں کی درخواست کو انسانی حقوق کمیشن میں پذیرائی ملی۔ امریکہ میں قادیانیوں کی طرف سے لابنگ کی گئی بالآخر قادیانیوں کی کوششوں کے نتیجے میں 1987ء میں امریکی سینٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی نے قرارداد پاس کی کہ پاکستان کی امداد کے لئے ضروری ہو گا کہ امریکی

صدر ہر سال ایک سرٹیفکیٹ جاری کرے جس میں یہ درج ہوگا کہ حکومت پاکستان نے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے تدارک میں نمایاں ترقی کی ہے۔(جنگ 5 مئی 1987ء)

پاکستان میں مغربی صیہونی لابی کے سرمائے سے چلنے والی NGOS کی سرگرمیوں اور قانون توہین رسالتؐ کے خلاف مجنونانہ مہم جوئی میں اضافہ ساتھ ساتھ ہوا ہے۔ قادیانیت اور یہودیت کے درمیان عالمی سطح پر گٹھ جوڑ پاکستان میں انسانی حقوق کی علمبردار NGOS کے نیٹ ورک کی صورت میں ظہور پذیر ہوا ہے۔اسی لئے غالباً ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے قادیانیت کو پاکستان میں ''دیسی یہودیت'' کا نام دیا ہے۔1988ء میں پاکستان میں انسانی حقوق کمیشن قائم کیا گیا جس کی روح رواں عاصمہ جہانگیر' آئی اے رحمٰن وددیگر قادیانی ہیں۔اس کمیشن نے روز اول ہی سے قانون توہین رسالت کے خلاف زہر افشانی کا بازار گرم کیا ہوا ہے۔وہ ہمیشہ اس سازش میں لگے رہے کہ کسی طریقہ سے عیسائی اقلیت کو اس قانون کے خلاف بھڑکا کر اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کریں۔1994ء تک تو یہ صورتحال تھی کہ عیسائیوں کی اکثریت اس قانون کے بارے میں جارحانہ رویہ رکھتی تھی۔پاکستان میں 1994ء میں حکومت نے قومی اسمبلی میں قانون توہین رسالت کمیٹی کے عنوان سے ایک کمیٹی بنائی جس کا پہلا اجلاس وزیر داخلہ کی صدارت اور وزیر قانون کی موجودگی میں ہوا۔اس میں چار مسلمان اور چار ہی اقلیتی نمائندے تھے۔اس اجلاس میں چار میں سے ایک بھی اقلیتی نمائندے نے مطالبہ نہیں کیا کہ سزائے موت کے قانون میں کمی یا ترمیم کی جائے۔ انہیں البتہ یہ شکایت تھی کہ بعض اوقات اس کو غلط استعمال کیا جاتا ہے۔ مسیحی مغرب سے زیادہ سے زیادہ فنڈز کی وصولیابی کے لئے انسانی حقوق کے نام نہاد علمبرداروں نے قانون توہین رسالتؐ کے خلاف بعض جذباتی عیسائی نوجوانوں کے ذریعے مسیحی NGOS کا ایک گروہ بھی قائم کیا جس کا ایک نکاتی ایجنڈا قانون توہین رسالتؐ کے خلاف شرانگیز پروپیگنڈہ کرنا تھا۔1995ء میں جب سلامت مسیح' رحمت مسیح کیس سامنے آیا تو عاصمہ جہانگیر اور حنا جیلانی نے اسے نادر موقع سمجھتے ہوئے عیسائی اقلیت میں اپنا اعتبار قائم کیا اور مسیحی تنظیموں کو C-295 کے خلاف تحریک چلانے کے لئے منظم کیا۔

جرمن آمر ہٹلر کا معروف قول ہے کہ ایک جھوٹ کی تکرار اس قدر شدت سے کی جائے کہ وہ بلآخر سچ دکھائی دے۔انسانی حواس سامعہ اور ذہنی ڈھانچہ کچھ اس طرح استوار ہوا ہے کہ کسی چیز کو بار بار سننے سے اس کا تاثر ضرور قبول کرتا ہے۔انسانی نفسیات اور حواس کی اس کمزوری کو مغربی ذرائع ابلاغ نے

بھرپور طریقے سے Exploit (استحصال) کیا ہے۔ موجودہ حکومت کی طرف سے قانون توہین رسالتؐ میں تبدیلی بھی غالباً اسی بے بنیاد 'اشتعال انگیز اور جارحانہ پروپیگنڈہ مہم کے اثرات کا نتیجہ ہے جو گزشتہ چند برسوں سے بعض مسیحی تنظیموں 'انسانی حقوق کی علمبردار NGOS نے شروع کر رکھی ہے۔ اس کے علاوہ امریکی دفتر خارجہ 'جرمن حکومت اور مغربی پادریوں کے تواتر سے تنقیدی بیانات نے بھی ہماری قیادت کو متاثر کیا ہے۔ حکومت پاکستان پر گزشتہ کئی برسوں سے امریکہ کی طرف سے دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ وہ قانون توہین رسالتؐ کو واپس لے 'معلوم ہوتا ہے کہ اس دباؤ کے خلاف موثر مزاحمت میں قدرے کمی واقع ہوئی ہے۔

قانون توہین رسالتؐ میں مذکورہ تبدیلی کے درج ذیل مضمرات سے اغماض نہیں برتنا چاہیئے:

(1)----- یہ درست ہے کہ فی الحال توہین رسالتؐ کے واقعات میں ایف آئی آر کے اندراج کے قانون میں تبدیلی لائی جا رہی ہے لیکن بات محض اس تبدیلی تک نہیں رکے گی۔ اس تبدیلی کو قانون توہین رسالتؐ کے نامعقول جنونی مخالفین کی طرف سے منزل کی طرف "پہلا قدم" اور جدوجہد میں کامیابی کے آغاز سے تعبیر کیا جائے گا۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ جذباتی تشنج میں مبتلا حقوقیے کبھی ایک حق کی بازیابی تک اکتفا نہیں کرتے۔ ان کا جنون انہیں مسلسل آگے بڑھنے کی تحریک دیتا رہتا ہے۔ بعض جذباتی مسیح رہنماؤں نے قانون توہین رسالتؐ کو اپنی زندگی اور موت کا مسئلہ بنایا ہوا ہے۔ ان میں سرفہرست 7 مئی کو خودکشی (یا قتل) کا ارتکاب کرنے والے آنجہانی ڈاکٹر جان جوزف اور لاہور کے بشپ ڈاکٹر الیگزینڈر ملک ہیں۔ بشپ الیگزینڈر بارہا 295-C کو مسیحیوں کو "قتل کرنے کا لائسنس" قرار دے چکے ہیں۔ مورخہ 12 مئی 1998ء کو ایک پریس کانفرنس میں انہوں نے اس قانون کو "مذہبی صفائی" (Religious Cleansing) کا نام دیا۔ اسی پریس کانفرنس میں انہوں نے اپنی مذہبی جنونیت کا اظہار اس طرح بھی کیا کہ "مسیحی طالبان" کے نام سے تنظیم بنانے کی دھمکی بھی دی۔ ڈاکٹر جان جوزف کی خودکشی کے بعد نکالے جانے والے مسیحی جلوس میں ایک بینر "توہین رسالتؐ کا قانون مسیحیوں کے قتل کے مترادف ہے" تھا جس کی تصویر دوسرے دن اخبارات میں شائع ہوئی۔ وہ مسیحی NGOS جن کو مغرب سے فنڈز ہی محض اس مقصد کے لئے دیئے جاتے ہیں کہ وہ قانون توہین رسالتؐ کے خاتمے کے لئے جدوجہد کریں۔ وہ بھی چین سے نہیں بیٹھیں گی۔ حکومت ان کے غلط مطالبے کے سامنے جھک کر

مستقبل میں اپنے لئے مزید مشکلات بھی پیدا کر رہی ہے۔

(2)----- قانون توہین رسالتؐ کے متعلق اقلیتوں کے اعتراضات بے بنیاد' سطحی اور شر انگیز ہیں۔ بشپ ڈاکٹر فادر روفن جولیس جیسے انتہا پسند مسیحی راہنماؤں کے اس دعویٰ میں ہرگز کوئی صداقت نہیں ہے کہ مسیحیوں کے خلاف تمام پرچے جھوٹے درج کئے جاتے ہیں۔ وہ اپنا محض اس لئے کرتے ہیں تاکہ ان کے اعتراضات میں جان ڈالی جاسکے ورنہ دل ہی دل میں انہیں بھی معلوم ہے کہ ایسے مسیحی جنونیوں کی کمی نہیں ہے جو فی الواقع جان بوجھ کر جناب رسالت مآب ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں۔ فادر جولیس کا یہ دعویٰ بھی تاریخی حقائق کے برعکس ہے کہ کوئی بھی صالح اور پرہیزگار مسیحی توہین رسالتؐ کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ تاریخ تو ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے جب مسیحی پادریوں نے پیغمبر اسلام کے خلاف نہ صرف زبان درازیاں کیں بلکہ اس سلسلے میں باقاعدہ مہمات چلائیں۔ فلپ کے ہٹی نے اپنی تالیف "اسلام اور مغرب" میں ایک مفصل باب ایسے سینکڑوں مسیحی گستاخان کے متعلق تحریر کیا ہے۔ قانون توہین رسالتؐ میں کسی قسم کی تبدیلی کا بالواسطہ مطلب یہی ہوگا کہ حکومت بعض مسیحی راہنماؤں کے ان الزامات کو درست سمجھتی ہے۔ غیر ملکی میڈیا پر یہی پروپیگنڈہ کیا جائے گا کہ پاکستان میں مسیحیوں کے خلاف ہمیشہ جھوٹے مقدمات درج کئے جاتے ہیں۔ اس طرح پاکستانی مسلمانوں کو بحیثیت مجموعی ایک "جھوٹی قوم" کے فرد کے طور پر پیش کیا جائے گا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ چند ایک اکادکا واقعات کے علاوہ اکثر واقعات کے سابقہ فیصلہ جات کے متعلق شکوک و شبہات پیدا کر کے پاکستان کے پورے عدالتی نظام کو متعصبانہ' غیر عادلانہ اور جانبدارانہ ثابت کرنے کی مذموم مہم چلائی جائے گی۔

(3)----- اس قانون میں مذکورہ تبدیلی لانے میں جب مسلم لیگ یہ قدم اٹھائے گی تو یہ سمجھا جائے گا کہ اس نے قانون توہین رسالتؐ کے متعلق پیپلز پارٹی کے ایجنڈا کو پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ پیپلز پارٹی کی حکومت کی اگر چھٹی نہ کرائی جاتی تو وہ یہ "کارنامہ" بہت پہلے سے سرانجام دے کر اپنی مغرب پسندی کا اظہار کر چکی ہوتی۔ خاتون وزیراعظم اور ان کی کابینہ کے معزز ارکان اور خود سابق صدر فاروق احمد لغاری بارہا اپنے بیانات میں ان عزائم کا اظہار کر چکے تھے۔ جولائی 1994ء کو پیپلز پارٹی کی حکومت کے وزیر قانون نے مغربی آقاؤں کو اس قانون کے بارے میں تسلی دینے کے لئے یورپ کا دورہ کیا۔ انہوں نے آئرلینڈ میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا: "وفاقی کابینہ نے توہین رسالتؐ قانون میں

ترمیم کی منظوری دیدی ہے اور اس ترمیم سے اب پولیس کو اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو گرفتار کرنے اور جیل بھیجنے کا اختیار حاصل نہیں رہا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک جدید اسلامی ریاست ہے اور موجودہ حکومت ملک میں مذہبی انتہا پسندی نہیں چاہتی۔" (روزنامہ جنگ 'نوائے وقت 3 جولائی 1994ء)---------انہی اقبال حیدر صاحب نے کہا: "توہین رسالتؐ کے قانون میں مناسب تبدیلیاں کرنا حکومت کے انتخابی منشور کا حصہ ہے۔" اقتدار سے باہر آنے کے بعد بھی بے نظیر بھٹو بارہا اس قانون میں تبدیلی کا مطالبہ دہرا چکی ہیں۔ 3 مئی 1998ء کو ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ: "حکومت انسانی حقوق کی تنظیموں کے ساتھ مشورہ کر کے توہین رسالتؐ قانون میں ترمیم کرے۔" (نوائے وقت)

(4)---------قانون توہین رسالتؐ کے ساتھ ہی یہ "خصوصی سلوک" آخر کیوں کیا جارہا ہے کہ اس کے مرتکب افراد کے خلاف FIR کے اندراج سے پہلے ایک مخصوص کمیٹی کی سفارشات کا پیش کیا جانا ضروری ہے؟ اگر اس قانون کے مبینہ غلط استعمال کو بنیاد بناتے ہوئے یہ تبدیلی کی جارہی ہے تو پھر دیگر گھناؤنے جرائم کے ضمن میں بھی یہ تبدیلی لائی جائے کیونکہ دیگر قوانین کے معاملے میں بھی غلط استعمال کے احتمالات کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ کیا پاکستان میں قتل' چوری' زنا کے غلط مقدمات درج نہیں کئے جاتے؟ لیکن ان گھناؤنے جرائم کے متعلق FIR [illegible]نے کی پیشگی شرائط وضع نہیں کی گئی ہیں۔ قانون توہین رسالتؐ کے متعلق مذکورہ کمیٹی کی سفارشات کا طریقہ کار اس قدر پیچیدہ اور گنجلک ہوگا کہ رفتہ رفتہ ایسے مقدمات کی FIR کا مسئلہ ہی ختم ہو جائے گا اور اس کے نتائج بھیانک بھی ہو سکتے ہیں۔ لوگ ڈپٹی کمشنر اور ایس پی پر مشتمل کمیٹی کے سامنے مقدمے لیجانے کی بجائے قانون کو خود ہاتھ میں لینا شروع ہو جائیں گے۔ توہین رسالتؐ کے مرتکب افراد کے خلاف اگر فوری قانونی کارروائی کا آغاز نہ کیا جائے تو اس سے شمع رسالتؐ کے پروانوں میں اشتعال پیدا ہونے کے امکان کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ دوسری طرف اس نئے طریقہ کار کی وجہ سے گستاخان رسول ﷺ کی جسارتوں میں بھی اضافہ ہونے کا احتمال ہے۔ کیونکہ جب وہ دیکھیں گے کہ توہین رسالتؐ کے مرتکب افراد کے خلاف FIR نہیں کاٹی جارہی تو یہ امر ان کی حوصلہ افزائی کا باعث بنے گا۔

(5)---------اگر آج حکومت توہین رسالتؐ کے قانون میں تبدیلی لاتی ہے تو کل کلاں پیپلزپارٹی کی حکومت اصل قانون کو ہی تبدیل کر سکتی ہے اور مسلم لیگی حکومت کا موجودہ اقدام اس کے

لئے بنیاد کا کام دے گا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ تو کہہ چکی ہیں کہ یہ قانون "ملک کو بنیاد پرست بنانے اور اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش ہے۔ انہوں نے کہا کہ گواہوں اور شہادتوں کی بنا پر شان رسالتؐ میں گستاخی کرنے والے کو سزا دینا اس لئے معنی نہیں رکھتا کہ ہمارے ملک میں تو ارکان پارلیمنٹ کو خرید لیا جاتا ہے۔ اس صورت میں کرایہ کے گواہوں کی موجودگی میں انصاف کی توقع نہیں کی جاسکتی۔"---------وہ تو سرے سے اس قانون کی ضرورت ہی محسوس نہیں کرتے۔ اسی لئے تو ایک دفعہ انہوں نے کہا "ملک کے بارہ کروڑ عوام ناموس رسالتؐ کی حفاظت خود کر سکتے ہیں۔" (جنگ 10 اگست 1992) اب ذرا غور فرمایئے تمام دنیا کے عدالتی نظام شہادتوں کی بنیاد پر جرائم کے ارتکاب کا تعین کر کے سزا تجویز کرتے ہیں۔ پاکستان میں بھی دیگر جرائم کے بارے میں یہی اصول کارفرما ہے لیکن محترمہ قانون توہین رسالتؐ کے بارے میں پارلیمنٹ کے ارکان تک کی شہادت پر اعتبار کرنے کو تیار نہیں۔ اپریل 1994ء میں پیپلز پارٹی کی حکومت نے قانون توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم کرنے کا مسودہ تیار کر لیا تھا۔ جس کے تحت توہین رسالتؐ کے مرتکب کی سزا' سزائے موت سے کم کر کے دس سال قید تجویز کی گئی تھی۔ (روزنامہ جسارت 4 اپریل 1994ء)

(6) ------- اس قانون میں تبدیلی لانے کا ایک مفہوم یہ بھی لیا جاسکتا ہے کہ پاکستانی حکومت نے امریکہ اور دیگر یورپی ممالک کا خالصتاً مسلمانوں کے ایک مذہبی معاملے یعنی ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے متعلق بے جا اور ناروا دباؤ قبول کر لیا ہے۔ ایسے فیصلے ترقی پذیر اقوام کی فروغ پاتی قومی خودداری کے لئے سم قاتل کا درجہ رکھتے ہیں۔ پاکستان نے ایٹمی دھماکہ کر کے جس طرح امریکہ کے دباؤ کا مقابلہ کیا اس سے پاکستانی قوم میں خودداری کے جذبات فروغ پانا شروع ہو گئے ہیں۔ قانون توہین رسالتؐ کے متعلق مجوزہ تبدیلی کے بعد پاکستان کے بیرونی اقتدار اعلیٰ کے متعلق نئے سوالات اٹھائے جاسکتے ہیں۔

(7) ------- "تحفظ پاکستان" اور "تحفظ ناموس رسالتؐ" دراصل ایک ہی حقیقت کے دو نام ہیں۔ اس پاک دھرتی کا وجود ناموس رسالتؐ کے سائے کے بغیر بے معنی ہے۔ پاکستان "دھرتی ماں" ہے اور حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات پاکستان کے قیام کی حقیقی اور فکری بنیاد ہیں "دھرتی ماں" کے خلاف دریدہ دہنی کرنے والوں پر غداری کے مقدمات درج کئے جاتے ہیں۔ پاکستان کی سالمیت جیسے حساس معاملات میں FIR کے اندراج کا تازہ مجوزہ طریقہ کار انہیں قانون کی گرفت سے بچ کر بیرون ملک فرار ہونے کا

موقع فراہم کرے گا۔ جس برق رفتاری سے توہین رسالتؐ کے مرتکب سلامت مسیح، رحمت مسیح کو بیرون ملک فرار کرایا گیا وہ ہمارے لئے چشم کشا ہے۔ ایک ایسا قانون جو توہین رسالتؐ کے مرتکب بدبخت مجرموں کے فرار میں اعانت کا باعث بنتا ہو اسے کسی بھی صورت نافذ نہیں کرنا چاہیئے، ضرورت اس امر کی ہے کہ جناب رسالت مآب ﷺ کی توہین جو فی الحقیقت انسانیت کے خلاف جرم کا درجہ رکھتی ہے کی سنگینی اور شدت کا صحیح ادراک اور احساس کیا جائے۔

(8) ------ C-295 جس کی رو سے توہین رسالتؐ کے مرتکب افراد کی سزا موت قرار دی گئی ہے کا اصل ہدف قادیانی ہیں۔ اس اضافی قانون کے نفاذ کا اصل سبب 17 مئی 1986ء کو اسلام آباد کے ایک ہوٹل میں عاصمہ جہانگیر کی طرف سے حضور اکرم ﷺ کو "ان پڑھ" کہنے کے ہفواتی کلمات تھے جس پر شدید احتجاج کیا گیا تھا۔ محبان رسول ﷺ نے اس گستاخی کا سخت نوٹس لیا اور قومی اسمبلی میں C-295 پیش کرنے کے لئے تحریک چلائی۔ C-295 چونکہ عاصمہ جہانگیر کی گستاخی کے خلاف رد عمل کے نتیجے میں منظور ہوا اس لئے عاصمہ جہانگیر نے ہمیشہ اس قانون کے خلاف ہرزہ سرائی کی ہے۔ اس کی دریدہ دہنی کی سطح ملاحظہ ہو کہ یہ بدبخت عورت اس قانون کو "فتنہ" بھی کہہ چکی ہے۔ اس قانون کا اصل ہدف دراصل قادیانیوں کی گستاخانہ سرگرمیوں کی حوصلہ شکنی کرنا تھا۔ عاصمہ جہانگیر کے انسانی حقوق کمیشن کی 1996ء کی رپورٹ کے مطابق قانون توہین رسالتؐ کے تحت قادیانیوں کے خلاف 144 جبکہ عیسائیوں کے خلاف 10 مقدمات زیر سماعت تھے۔ قادیانیوں نے پاکستانی پارلیمنٹ کی طرف سے اس فرقہ کو کافر، قرار دیئے جانے کے فیصلے کو آج تک ہضم نہیں کیا۔ وہ اپنی خفیہ اور پرفریب سازشوں کے ذریعے پاکستان کی 97 فیصد مسلم اکثریت سے اس "زیادتی" کا انتقام لینے کی کوشش میں مسلسل مصروف رہتے ہیں۔ قانون توہین رسالتؐ میں مذکورہ تبدیلی قادیانیوں کے لئے روحانی خوشی کا باعث ہوگی اور ان کی گستاخانہ کارروائیوں اور امت مسلمہ کے خلاف سازشوں میں اضافہ کا باعث بنے گی۔

(9)------ اسلام دشمن قوتیں مسلمانوں کے دلوں سے پیغمبر اسلام ﷺ کی محبت کو نکالنے کے لئے مذموم سازشوں میں مصروف ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے خلاف توہین آمیز سازشوں کی نئی تحریک ننگ ملت بے دین مسلمانوں کے ذریعے سے برپا کی جارہی ہے جس کے مہرے سلمان رشدی، تسلیمہ نسرین اور عاصمہ جہانگیر جیسے لوگ ہیں۔ ان کی تمام تر شیطانی ہرزہ سرائیوں کو "انسانی حقوق" کا نام دے

کر تحفظ دیا جارہا ہے۔ مسلمانوں کو اپنے فکری تشخص سے محروم کرنا اور انہیں مغرب کے سیکولر فکری دھارے میں شامل کرنا مغرب کا اہم ترین ایجنڈا ہے لیکن وہ اس مقصد میں اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ مسلمانوں کے دلوں میں حب رسول ﷺ موجود ہے۔ سیکولر مغرب مسلمانوں کے اپنے پیغمبر ﷺ کے ساتھ تعلق کو بھی اس سطح تک لانا چاہتا ہے جس سطح پر اہل مغرب عیسائی ہونے کے باوجود اپنے نبی حضرت مسیح علیہ السلام کی "تعظیم" کرتے ہیں۔ان کے ذرائع ابلاغ کھلم کھلا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں مگر عیسائیوں میں حمیت نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہی۔1994ء میں برطانیہ میں ایسٹر کے مقدس ہفتے کے موقع پر جیکی لیوں کا گایا ہوا مشہور گیت فروخت کیا گیا جس میں حضرت مریم' حضرت مسیح علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام کو گالیاں دی گئی تھیں۔ 1988ء میں لندن کے سینما گھروں میں ایک یہودی فلم ساز مارتن کی ایک انتہائی شرمناک فلم" The last Temptation fo Christ "یعنی :"مسیح کی آخری جنسی ترغیب" نمائش کے لئے پیش کرنے کے لئے اشتہار بازی کی گئی جس میں (نعوذباللہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک طوائف کے ساتھ جنسی اختلاط کرتے دکھایا گیا۔ عیسائیوں کے لئے یہ مقام تاسف ہونا چاہئے کہ اس توہین آمیز فلم کے خلاف انگلینڈ کے مسلمانوں نے سب سے پہلے غم و غصہ کا اظہار کیا اور اس فلم کی نمائش پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا۔ عیسائی بے حسی سے یہ سب دیکھتے رہے۔ توہین رسالتؐ کے خلاف مسلمانوں کے دلوں میں جذبات کو موجزن رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ضابطوں کو مزید سخت کیا جائے۔ قانون توہین رسالتؐ میں مذکورہ تبدیلی ان ضابطوں میں نرمی پیدا کرنے کا باعث بنے گی جس سے مسلمانوں میں رسالت مآب ﷺ کی ناموس کے متعلق جذبات میں کمی واقع ہو گی۔

(10)------- قانون توہین رسالتؐ میں مجوزہ تبدیلی کی رو سے جو کمیٹی تشکیل دی جائے گی اس میں دو مسلمان اور دو عیسائیوں کا ہونا ضروری ہے۔ یہ تجویز اس وقت ناقابل عمل بن جائے گی جب ایک عیسائی مسلمانوں کی ایسی بستی میں توہین رسالتؐ کا ارتکاب کرتا ہے جہاں عیسائی خاندان آباد ہی نہ ہوں۔ مثلاً بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بعض عیسائی شرپسند کسی نوجوان کو مسلمانوں کی ایسی بستی میں قرآن پاک کی حرمت کے لئے بھیجتے ہیں جو وہاں رنگے ہاتھوں پکڑا جاتا ہے۔ دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ عیسائی توہین رسالتؐ کا ارتکاب ایسی جگہ کریں جہاں صرف انہیں کی آبادی ہو جیسا کہ

شانتی نگر کے واقعہ میں ہوا۔ تو اس جگہ پر "اچھی شہرت کے حامل و صالح" مسلمانوں کا انتخاب کیسے کیا جائے گا؟------ قانون سازوں کو ایسے حالات کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

(11)------پاکستان میں ایک معمولی درجے کے تھانیدار تک رسائی بھی مشکل ہے۔ تھانہ کا ایک ادنیٰ سا محرر بھی عام آدمی کے لئے "بہت بڑا افسر" ہے۔ ڈپٹی کمشنر جو عملاً ضلع کا "بادشاہ" ہوتا ہے اس تک رسائی کس قدر مشکل ہے۔ یہ محتاج وضاحت نہیں۔ عام آدمی تو ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر سے ملاقات کے تصور سے ہی دہشت زدہ ہو جاتا ہے۔ مزید برآں تھانہ تو چوبیس گھنٹے کھلا رہتا ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب کو دفتری اوقات کے بعد ملنا بے حد مشکل ہوتا ہے۔ پھر یہ بھی ذہن میں رہنا چاہیئے کہ ایک ضلع کے کسی دور دراز دیہات میں یا سب ڈویژن میں توہین رسالتؐ کا کوئی واقعہ رونما ہو تو اس کے لئے بعض اوقات سینکڑوں کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے ضلعی ہیڈ کوارٹر میں پہنچنا انتہائی مشکل ہو گا۔ اس کے مقابلے میں ایک تھانہ کی حدود محدود ہوتی ہیں۔ یہ عملی دشواریاں بالآخر توہین رسالتؐ کے مقدمات کے عدم اندراج پر منتج ہوں گی۔

بشکریہ ہفت روزہ زندگی لاہور 1999ء

***

اِدارۃ العلم والتحقیق جامعہ ابوہریرہ کی مطبوعات

مطبوعات	تالیف	قیمت
حقائق السنن شرح جامع السنن للترمذی "افادات شیخ الحدیث مولانا عبدالحق" ------		---
ضبط و ترتیب ----------------	مولانا عبدالقیوم حقانی	300
توضیح السنن شرح آثار السنن للنیموی (دو جلد مکمل) ----	//	500
دفاع امام ابو حنیفہؒ ------------------	//	90
صحبتے با اہل حق ------------------	//	120
امام اعظم کے حیرت انگیز واقعات ------------	//	90
علماء احناف کے حیرت انگیز واقعات ------------	//	90
ارباب علم و کمال اور پیشہ رزق حلال ----------		90
خطبات حقانی ------------------	//	90
اسلامی انقلاب اور اس کا فکری لائحہ عمل ----------	//	90
صحبتے با اولیاء ------------------	//	90
دفاع امام ابو حنیفہؒ (پشتو) ------------	//	50
علماء احناف کے حیرت انگیز واقعات (پشتو) -------	//	50
ماہنامہ الحق کا شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نمبر ------	//	500
امام اعظم کے حیرت انگیز واقعات (پشتو) --------	//	50
مشاہیر کی علمی اور مطالعاتی زندگی ----------	//	120
کشکول معرفت جلد اول، دوم ------------	//	240
اسلامی سیاست اور اس کے شرعی خدوخال --------	//	120
نقوش حقانی ----------------	مولانا محمد ابراہیم فانی	75

ادارۃ العلم والتحقیق جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ صوبہ سرحد پاکستان

داغ ندامت

علامہ ابو طیب الازہری

پیپلز پارٹی ایسی اسلام اور پاکستان دشمن حکومت سے تو خیر یہی توقع تھی مگر ستم ظریفی کی انتہا دیکھئے کہ بھاری مینڈیٹ سے سرشار' نام نہاد اسلام پسند محب وطن شریف حکومت بھی قانون توہین رسالت ﷺ کے سلسلہ میں خود کو امریکہ کے سامنے Surrender کرچکی ہے۔ چند سال پیشتر ۱۹۹۴ء میں بے نظیر کابینہ کے وزیر بے تدبیر اقبال حیدر نے امریکی خواہش پر قانون توہین رسالت ﷺ کو غیر موثر کرنے کے سلسلہ میں جو قانون سازی کی تھی کہ:

"جو شخص بذریعہ الفاظ زبانی' تحریری یا اعلانیہ' اشارتاً' یا کنایتاً' بہتان تراشی کرے' یا رسول کریم حضرت محمد ﷺ کے پاک نام کی بے حرمتی کرے' اسے زیادہ سے زیادہ دس سال سزائے قید دی جائے گی۔ اس الزام کے تحت ملزم کے خلاف مقدمہ درج نہ ہوگا اور نہ ہی پولیس ملزم کو گرفتار کرے گی اور جو شخص اس جرم (توہین رسالت ﷺ) کا الزام کسی پر لگائے' وہ ڈپٹی کمشنر یا مجسٹریٹ کے روبرو درخواست دے کہ "فلاں شخص" نے توہین رسالت ﷺ کا ارتکاب کیا ہے' متعلقہ ڈپٹی کمشنر یا مجسٹریٹ اپنے طور پر اس امر کی تحقیقات کرے گا کہ یہ الزام کہاں تک صحیح ہے' اگر وہ تفتیش کے بعد اس الزام کی تصدیق نہ کرے تو مدعی (مقدمہ درج کرانے والا) کے خلاف مقدمہ درج ہوگا جس کی سزا زیادہ سے زیادہ دس سال سزائے قید ہوگی"۔

آج موجودہ حکومت اس تبدیلی کو امریکہ کے کہنے پر نافذ کر رہی ہے۔ حالانکہ اقبال حیدر کے بیان پر نہ صرف پورے ملک میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی تھی' بلکہ احتجاجی جلسے' جلوس اور پہیہ جام ہڑتالیں بھی شروع ہوگئی تھیں۔ اس وقت کی اپوزیشن (موجودہ حکمرانوں) نے بھی بڑے جوش و خروش کے ساتھ مسلمانوں کی مکمل حمایت کرتے ہوئے قانون توہین رسالت ﷺ میں اس تبدیلی کو غلط قرار دیا تھا اور بے نظیر حکومت کے اس فیصلہ کو خلاف اسلام قرار دیتے ہوئے اسے نیک مشورہ دیا تھا کہ وہ اس قانون کو منظور کرکے خدا اور اس کے رسول کے غضب کو دعوت نہ دے۔

تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے---- موجودہ حکومت بھی وہی ناپاک کھیل' کھیل رہی ہے جو اس کی مخالف حکومت نے کھیلا تھا اور بری طرح ناکام و نامراد ہوئی تھی۔

حال ہی میں وفاقی وزیر مذہبی امور و سینیٹر راجہ ظفر الحق نے سابق وفاقی وزیر اقبال حیدر کی طرز پر توہین رسالت ﷺ کے مبینہ واقعات پر ایف آئی آر کے اندراج کے قانون توہین رسالت ﷺ میں تبدیلی کا اعلان کیا ہے۔ وہ اقلیتی رکن قومی اسمبلی بشپ ڈاکٹر روفن جولیس کی جانب سے "جشن یوم تکبیر" کے حوالہ سے جلیل ٹاؤن گوجرانوالہ میں جلسہ عام سے خطاب

کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ قانون میں تبدیلی کے سلسلہ میں وزیراعظم سے حتمی منظوری کے بعد صوبائی حکومتوں کو سمری بھجوائی جائے گی تاکہ ڈویژن و اضلاع کی سطح پر ایسی کمیٹیاں تشکیل دی جا سکیں جن میں مسلم، غیر مسلم، سرکردہ شخصیات، ڈپٹی کمشنر اور ایس ایس پی عہدے کے افسران بھی شامل ہوں اور کمیٹیاں اپنے اپنے اضلاع میں توہین رسالت ﷺ کے الزام کی تحقیقات کریں گی۔ قصوروار ہونے پر مقدمہ درج ہوگا۔ اس موقع پر وزیراعظم کے معاون خصوصی رانا نذیر احمد خان، ارکان قومی اسمبلی غلام دستگیر خان، ڈاکٹر روفن جولیس، صوبائی وزیر آب پاشی چودھری محمد اقبال، میئر کارپوریشن غلام قادر خان، چیئرمین ضلع کونسل احسن جمیل و دیگر نے خطاب کیا۔ (روزنامہ "خبریں" لاہور، ۲۷ مئی ۱۹۹۹ء)

پارلیمانی سیکرٹری اطلاعات و نشریات میاں انوار الحق رامے نے امریکہ کا دورہ ختم کر کے لندن میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ مذہبی امور کے وزیر راجہ ظفر الحق نے اس سلسلہ میں ایک سمری وزیراعظم کو بھیج دی ہے۔ جس کی منظوری کے بعد توہین رسالت کے قانون میں طریقہ کار کے ضمن میں تبدیلی لائی جائے گی۔

"لندن (سٹاف رپورٹر) پاکستان کے پارلیمانی سیکرٹری اطلاعات و نشریات میاں انوار الحق رامے نے کہا ہے کہ پاکستان میں توہین رسالت کے سلسلہ میں آئندہ جو بھی شکایت آئے گی، کیس رجسٹرڈ کرنے سے قبل ایک کمیٹی موقع پر جا کر حقائق کا جائزہ لے گی۔ اگر شکایت درست ثابت ہوئی تو کیس رجسٹرڈ کیا جائے گا۔ اس کمیٹی میں ڈپٹی کمشنر، عدلیہ کا نمائندہ، مسلم کرسچین اتحاد کے نمائندے اور بعض مقامی معززین شامل ہوں گے۔ یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وزارت مذہبی امور کے وزیر راجہ ظفر الحق نے اس سلسلہ میں ایک سمری وزیراعظم کو بھیج دی ہے۔ جس کی منظوری کے بعد یہ سلسلہ شروع ہو جائے گا"۔ (روزنامہ "جنگ" لندن، ۱۰ جون ۱۹۹۹ء)

مورخہ ۱۴ جون ۹۹ء کو قومی اخبارات میں شائع ہونے والی خبر کے مطابق وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے توہین رسالت ﷺ کے تحت FIR کے اندراج کے قانون میں ترمیم کی منظوری دے دی ہے۔ نوائے وقت میں چھپنے والی خبر کا متن ملاحظہ ہو:

"وزیراعظم میاں نواز شریف نے وفاقی وزیر مذہبی و اقلیتی امور سینیٹر راجہ ظفر الحق کی رپورٹ پر توہین رسالت ﷺ کے مبینہ واقعات میں FIR کے اندراج کے قانون میں ترمیم کی منظوری دے دی ہے۔ یہ انکشاف قومی اسمبلی کے رکن اور سابق وزیر مملکت ڈاکٹر روفن جولیس نے سینیٹر راجہ ظفر الحق کی زیر صدارت اسلام آباد میں منعقدہ اجلاس میں شرکت کے بعد صحافیوں سے بات چیت کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم نے ہدایت کی ہے کہ جہاں توہین رسالت ﷺ کا مبینہ واقعہ پیش آئے، اس علاقے کے اچھی شہرت کے حامل دو ایمان دار اور سچے مسلمان اور دو عیسائی منتخب کیے جائیں۔ ڈپٹی کمشنر، ایس پی اور ان چار افراد سمیت چھ افراد پر مشتمل ایک کمیٹی اس واقعہ کی تحقیقات کرے گی اور اگر تفتیش کے دوران جرم ثابت ہو گیا تو کمیٹی کی رپورٹ پر FIR درج کی جائے گی"۔

المیہ یہ ہے کہ جناب رفیق تارڑ صاحب صدر پاکستان کا عہدہ سنبھالنے سے پہلے ناموس رسالت ﷺ کے بارے میں ایک سچے مسلمان کی طرح بے حد حساس اور باخبر تھے۔ جسٹس کی حیثیت سے اس

مسئلہ کے بارے میں ان کے فیصلہ جات ہمیشہ قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جائیں گے۔ ریٹائرڈ ہونے کے بعد سینٹ کے ممبر ہونے کی حیثیت سے اخبارات و جرائد میں ان کے کئی ایک مضامین شائع ہوئے' جس میں انہوں نے اس مسئلہ پر کھل کر اپنے موقف کا بھرپور اظہار کیا جن کا ایک ایک لفظ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ غیرت و حمیت میں ڈوبے ہوئے یہ مضامین اتنے جامع' علمی' مدلل' بے باک اور چشم کشا ہیں کہ انہیں بار بار پڑھنے اور عمل کرنے کو جی چاہتا ہے..... لیکن برا ہو اس وقت کا' جب وہ وزیر اعظم کے والد بزرگوار میاں محمد شریف کے "فضل" اور "توفیق" سے "بالاتفاق رائے" صدر پاکستان نامزد ہوئے۔ اس عہدہ جلیلہ کے خاص "اثرات" اور "فیوض و برکات" کی وجہ سے جناب تارڑ صاحب کے تمام سابقہ خیالات و نظریات تبدیل ہو چکے ہیں۔

جناب تارڑ صاحب نے اپنے مذکورہ بالا مضامین میں لکھا ہے:

"قادیانیوں کے گرو گھنٹال ڈاکٹر عبدالسلام نے مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دینے والی آئینی ترمیم منظور ہونے پر اپنے بیان میں کہا تھا کہ "میں اس لعنتی ملک (مملکت خداداد پاکستان) کی زمین پر اپنا قدم نہیں رکھنا چاہتا اور المیہ یہ ہے کہ حکومت نے گورنمنٹ کالج لاہور کی لائبریری کو اس شخص سے منسوب کر دیا ہے" (روزنامہ "نوائے وقت" لاہور' ۲۲ دسمبر۱۹۹۶ء) پھر اس کے بعد وہ قادیانیوں کے اسلام کے خلاف روح فرسا اور دل شکن عقائد و نظریات تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔

لطیفہ یہ ہے کہ حال ہی میں تارڑ کی رضامندی سے محکمہ ڈاک نے غدار پاکستان ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا یادگاری ٹکٹ جاری کیا ہے"۔

؎ مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟

1987ء میں جب جناب تارڑ صاحب لاہور ہائی کورٹ میں جسٹس کے عہدہ پر فائز تھے' 28 جون کو ان کے پاس شعائر اسلامی کی توہین کے سلسلہ میں ایک کیس ملک جہانگیر جوئیہ بنام سرکار سماعت کے لیے منظور ہوا۔ اس کیس میں قادیانی وکیل شیخ مجیب الرحمٰن نے بھری عدالت میں اقرار کیا کہ:

"مدعی نبوت مرزا قادیانی (نعوذ باللہ) "محمد رسول اللہ" کا درجہ رکھتا ہے اور ہر قادیانی کا یہی عقیدہ ہے"۔

اس سلسلہ میں اس نے مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم۔اے کی کتاب "کلمتہ الفصل" کا مندرجہ ذیل اقتباس پڑھا:

"ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم ﷺ سے کوئی الگ چیز نہیں ہے' پس مسیح موعود خود محمد' رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے' اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں' ہاں اگر محمد' رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی"۔

("کلمتہ الفصل" ص158' از مرزا بشیر احمد ایم اے' ابن مرزا قادیانی)

مجھے یاد ہے کہ مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ کی اس بات پر تارڑ صاحب بہت پریشان ہوئے اور مجیب الرحمٰن کے اپنے عقیدہ پر اصرار کرنے اور مرزا قادیانی کو بار بار "محمد رسول اللہ" کہنے پر خوب سوال و جواب اور تکرار ہوئی' جس کا تفصیلی ذکر انہوں نے اپنے فیصلہ میں بھی کیا۔ (دیکھئے پی ایل ڈی 458 لاہور 1987ء) اس کیس میں حکومت کی طرف سے جناب خلیل الرحمٰن رمدے بطور ایڈووکیٹ جنرل پنجاب پیش ہوئے' جو آج کل لاہور ہائی کورٹ میں جسٹس کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے اس کیس کو عشق رسول ﷺ میں سرشار ہو کر لڑا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے (آمین) انہوں نے بھی مجیب الرحمٰن قادیانی ایڈووکیٹ کے دل آزار عقیدہ اور توہین عدالت پر مبنی رویہ کی نہ صرف مذمت کی بلکہ ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے بار بار عدالت کی توجہ اس طرف مبذول کروائی۔

تماشا یہ ہے کہ یہی مجیب الرحمٰن قادیانی ایڈووکیٹ آج کل صدر پاکستان جناب رفیق تارڑ صاحب کی منظوری سے بھاری بھر تنخواہ و مراعات کے عوض احتساب سیل میں حکومت کی طرف سے نامزد وکیل ہے۔

ہائے ہم کیا سمجھے تھے' آپ کیا نکلے

جناب رفیق تارڑ صاحب قانون توہین رسالت ﷺ کو غیر موثر بنانے کے حالیہ عمل میں بھی "خاموشی نیم رضا" کا اصول اپنائے ہوئے ہیں۔ اس سلسلہ میں جب جناب تارڑ صاحب کی خدمت میں عرض کیا گیا تو انہوں نے بڑی شان بے نیازی سے فرمایا کہ

"امریکہ بہادر کی طرف سے ہم پر بے حد دباؤ ہے' لہٰذا ہم مجبور ہیں"۔

حالانکہ جناب رفیق تارڑ صاحب کے اپنے الفاظ ہیں کہ

"دنیا کے ایک ارب سے زیادہ مسلمان حضور نبی کریم ﷺ سے انتہائی جذباتی وابستگی رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ کی ناموس کا معاملہ ہو تو پھر یہ نہیں دیکھا جاتا کہ نام نہاد اہم شخصیتوں کا حدود اربعہ کیا ہے؟ وہ کتنی طاقتور ہیں اور کیا چاہتی ہیں؟" (روزنامہ "خبریں" لاہور' ۲۴ اپریل ۱۹۹۷ء)

جناب تارڑ صاحب سے بصد احترام پوچھا جا سکتا ہے کہ بطور صدر مملکت آپ کی تقرری پر ملکی و غیر ملکی میڈیا نے کتنی شدید تنقید کی' آپ کی داڑھی کا تمسخر اڑایا گیا' آپ کی شخصیت کو بھونڈے انداز سے پیش کیا گیا' آپ کے خلاف جانبدار ہونے کے ریفرنس دائر کیے گئے' ———— آپ کو صدر فضل الٰہی سے تشبیہ دی گئی' منتخب اراکین پارلیمنٹ نے آپ کے سالانہ خطاب پر اپنے بھرپور غم و غصہ کا اظہار کر کے آپ کی جو "عزت افزائی" کی ---- کیا یہ سب کچھ دباؤ نہ ہے' کیا اس پر آپ نے کبھی استعفیٰ دیا --- آپ ماشاء اللہ جٹ فیملی سے تعلق رکھتے ہیں جو اپنی عزت اور انا کی خاطر کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرتی۔ اگر آپ اپنے اقتدار کی خاطر یہ دباؤ برداشت کر سکتے ہیں تو ناموس رسالت ﷺ کی خاطر امریکی دباؤ کا ڈٹ کر مقابلہ کیوں نہ کر سکے؟ ہم مجبور' کمزور اور بے نوا مسلمان یہ معاملہ اپنے اللہ پر چھوڑتے ہیں جو بندوں کو چند روزہ اقتدار دے کر انہیں آزماتا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

یہ حقیقت جناب رفیق تارڑ صاحب کے پیش نظر بہرحال رہنی چاہیے کہ جو علم و فراست اور عہدہ و اقتیار تحفظ ناموس

رسالت ﷺ سے بے گانہ کر دے' اس کی قیمت گھاس کی خشک پتی جتنی بھی نہیں!

۲۳ اپریل ۱۹۹۹ء جمعۃ المبارک کے مقدس دن انتظامیہ اور قادیانیوں کی باہم مذموم سازش کے تحت ملتان پولیس نے بغیر کسی وجہ کے مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر دھاوا بول دیا۔ ابلیسی ذہن کی مالک پولیس نے علماء و مبلغین اور طالب علموں کے دینی تشخص کی تمیز کیے بغیر نہایت بربریت' بہیمیت اور حیوانیت کا جو طوفان بد تمیزی برپا کیا' اس کی مثال گزشتہ کسی دور میں نہیں ملتی۔

پھر داغ دار ہو گیا دامان گلستان
لو آج پھر کسی نے نشیمن جلا دیا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے ملکی حالات کے پیش نظر کمال دانشمندی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے لاکھوں کارکنوں کے جذبات کو کنٹرول کیا۔ اس واقعہ پر احتجاج کے لیے ڈپٹی کمشنر سے لے کر ایوان صدر تک ہر جگہ زنجیر عدل ہلائی گئی کہ "تو میرا جرم بتادے یہی گزارش ہے" مگر رنجیت سنگھ کے جانشین لمبی تان کر سوئے ہوئے تھے۔

انصاف اگر ہم کو میسر نہیں آتا
لازم ہے کہ ہم عدل کی زنجیر بدل ڈالیں

ان نابجاروں کو معلوم ہونا چاہیے کہ خدا کے ہاں دیر ہے---- اندھیر نہیں---- کوئی رات ایسی نہیں جس کی سحر نہ ہو---- اس جماعت پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خاص نظر ہے۔ انشاء اللہ۔ بہت جلد اس واقعہ کے مرتکبین اپنے عبرتناک انجام کو پہنچیں گے---- ضرور پہنچیں گے۔

ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے

کراچی کے بدنام زمانہ گستاخ رسول اختر حمید خاں ایک ایسی شخصیت ہے جو روز اول سے پاکستان اور اسلام کے خلاف سرگرم عمل ہے۔ اس نے اپنے دو کتابچوں "حوصلہ مند خواتین" اور "خاندانی منصوبہ بندی" کے علاوہ اپنے متنازعہ انٹرویو (مطبوعہ ہفت روزہ "تکبیر" کراچی' ۱۹ مئی ۱۹۸۸ء) میں شعائر اسلامی کا تمسخر اڑایا۔ ۱۹۸۹ء میں اس نے بچوں کے لیے ایک خوبصورت رنگین کتاب "شیر اور احمق" شائع کی۔ اس منظوم کتاب کو پڑھنا اور برداشت کرنا کسی مسلمان کے لیے بھی ممکن نہیں ہے۔ اس میں حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت علیؓ کی اس قدر توہین و تحقیر کی گئی ہے کہ میں وہ اشعار یہاں نقل کرنے سے قاصر ہوں۔ اختر حمید خاں کے خلاف شان رسالت ﷺ میں توہین کے الزام میں کئی مقدمات درج ہوئے۔ اس کی متنازعہ کتاب کو ہوم ڈیپارٹمنٹ سندھ نے اس اعتراف کے ساتھ ضبط کیا کہ اس میں اہانت رسول ﷺ اور مسلمانوں کی دل آزاری کا مواد جان بوجھ کر شامل کیا گیا ہے اور لیٹر نمبر PRO(HD)A-I/92 Karachi dated 13-1-92 کے تحت اس کا نوٹیفکیشن بھی جاری کر دیا۔ حکومت پنجاب نے بھی اپنے نوٹیفکیشن نمبر No.3-1/H.SPL.111/91 dt 21-2-92 کے تحت اس متنازعہ کتاب میں قابل اعتراض اور اہانت آمیز مواد ہونے کی بناء پر ضبط کیا۔

۱۱ نومبر ۱۹۹۲ء کے روزنامہ "نوائے وقت" لاہور کے مطابق امریکہ میں پاکستان کی سفیر بیگم عابدہ حسین نے مرکزی حکومت کو اختر حمید خان کے خلاف تمام مقدمات واپس لینے کی سفارش کی ہے کیونکہ انہیں امریکہ محکمہ خارجہ کے ڈائریکٹر انسانی

حقوق نے اس سلسلہ میں ہدایت کی تھی۔ لہٰذا وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے اختر حمید کے خلاف تمام مقدمات واپس لینے کا اعلان کیا۔ اس پر ہفت روزہ "تکبیر" کراچی نے اپنے اداریہ میں لکھا تھا کہ "ہم پنجاب حکومت اور مرکزی حکومت سے بھی کہنا چاہیں گے کہ دباؤ کے نتیجہ میں مقدمات واپس لینے کی روش قانون اور انصاف کو مذاق بنا دیتی ہے"۔

حادثہ یہ ہے کہ پنجاب کے وزیراعلیٰ میاں شہباز شریف پنجاب کی تعمیر و ترقی کے نئے منصوبوں کے اجلاسوں میں اختر حمید خاں کو اپنے ساتھ بٹھا کر انہیں عزت بخشتے ہیں۔ بیوروکریسی کو ان کا حکم ماننے پر مجبور کرتے ہیں۔۔۔۔ ایک گستاخ رسول ﷺ کے لیے اتنی مدارتیں آخر کس مہم کا حصہ ہیں؟

راہزنوں سے تو بھاگ نکلا تھا
اب مجھے راہبروں نے گھیرا ہے!

گزشتہ دنوں ڈپٹی کمشنر شیخوپورہ جناب تاج الملوک قریشی نے بر جیس طاہر ایم این اے کے کہنے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، بھوئرو سانگلہ ہل کے کارکنان پر ختم نبوت زندہ باد اور قادیانیوں کو غیر مسلم کہنے پر مقدمہ قائم کر دیا ہے۔ آئین و قانون سے ناواقف جناب ایس ایس پی شیخوپورہ ان کی گرفتاری کے چھاپے مار رہے ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا ہے کہ جب تک یہ لوگ اپنے ان الفاظ سے تائب نہیں ہوتے، ان کو بخشا نہیں جائے گا۔

تم سے پہلے وہ جو اک شخص یہاں تخت نشین تھا
اس کو بھی اپنے خدا ہونے پہ اتنا ہی یقین تھا

دراصل ہمارے حکمران امریکہ کی خواہش پر قانون توہین رسالت ﷺ میں تبدیلی کے لیے ذہنی طور پر مکمل تیار ہو چکے ہیں لیکن وہ اس تبدیلی سے درپیش آنے والے خطرات سے بھی گھبراتے ہیں کہ کہیں عوام انہیں اقتدار سے باہر نہ پھینک دیں۔ لہٰذا انہوں نے یہ چال چلی کہ ملک کے تمام ڈپٹی کمشنر حضرات کو زبانی طور پر ہدایات جاری کیں کہ آئندہ شان رسالت ﷺ میں گستاخی کا واقعہ پیش آنے کے باوجود کسی ملزم کے خلاف بھی مقدمہ درج نہ کیا جائے اور اگر مسلمانوں کے پرزور احتجاج و ہڑتال کے پیش نظر اور حالات کو کنٹرول کرنے کی خاطر، بادل ناخواستہ مقدمہ درج کر بھی لیا جائے تو اس بات کی پوری کوشش کی جائے کہ ملزم جلد از جلد ضمانت پر رہا ہو جائے۔ اس دوران اگر ملزم بیرون ملک جانا چاہے تو اسے تمام تر سہولتیں مہیا کی جائیں اور اسے باعزت طور پر رہا کروانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ قصہ مختصر یہ کہ اب امریکہ کے دباؤ پر ہر حکومت یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ آئندہ قانون توہین رسالت کے تحت کسی بھی ملزم کو سزا نہیں ملے گی۔

غالباً ہر حکومت یہ چاہتی ہے کہ امریکہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے قانون توہین رسالت ﷺ کو ختم کرنے کی بجائے اس پر عمل درآمد کا مکمل خاتمہ کر کے اسے مفلوج کر کے رکھ دیا جائے۔۔۔۔۔ اس کی تازہ مثال ملاحظہ فرمائیں:

۱۹۹۷ء میں لاہور کے خوش پوش علاقہ ڈیفنس (کیو بلاک) کے ایک رہائشی ابوالحسن یوسف علی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور خود کو مرد کامل اور (نعوذ باللہ) حضرت محمد ﷺ کا تسلسل قرار دیتے ہوئے کہا کہ "محمد ﷺ" جسمانی طور پر اب تک زندہ ہیں جن کی پہلی شکل خود آدم تھے اور موجودہ شکل "یوسف علی" ہے۔ اس نے کہا کہ وہ قرآن کی شرارتی آیتوں کو مٹا کر دنیا میں امن قائم کرے گا۔ اس کے ساتھ ۱۰۰ صحابہ موجود ہیں اور جو بھی میری بیعت کرے گا، اس کو حضور ﷺ کی زندہ صورت میں

زیارت کرادے گا۔ اور جب کوئی اس کی بیعت کر کے اس سے مطالبہ کرتا کہ اب مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کراؤ تو وہ کہتا کہ میں تمہارے سامنے ہوں۔ میری زیارت کرلو۔ میں خود "محمد رسول اللہ" ہوں (نعوذ باللہ) مزید بر آں اس نے نماز اور روزے کو غیر ضروری قرار دیا اور انتہائی گھناؤنی اخلاقی حرکات کا بھی مرتکب ہوا۔

ملزم کے خلاف نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے اور توہین رسالت ﷺ کا مرتکب ہونے پر تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295-C کے تحت مقدمہ درج ہوا۔ یوسف کذاب نے ضمانت کے لیے لاہور ہائی کورٹ میں درخواست ضمانت دائر کی۔ ملزم کے خلاف عدالت میں اس کی اپنی کتب، تقاریر کی آڈیو کیسٹیں اور ویڈیو کیسٹیں بھی پیش کی گئیں۔ جن کی بنیاد پر موقف اختیار کیا گیا کہ ملزم توہین رسالت ﷺ کا مرتکب ہوا ہے اور سزائے موت کا مستحق ہے اور یہ ناقابل ضمانت جرم ہے۔ ملزم کی طرف سے سلیم اے رحمان ایڈووکیٹ پیش ہوئے۔ اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل یاسمین سہگل نے ضمانت کی حمایت کی اور کہا کہ ملزم کی ضمانت قبول کرلی جائے۔ چیف جسٹس جناب جسٹس راشد عزیز خاں نے سرکاری وکیل کی اس بات پر حیرت کا اظہار کیا اور استفسار کیا گیا کہ آپ کو کس نے کہا ہے کہ یہ بیان دیں؟ آپ سے تو ضمانت کی مخالفت کی توقع تھی۔ اس پر سرکاری وکیل نے چیف جسٹس کو برجستہ جواب دیا کہ جناب والا آپ کے کہنے پر...... چیف جسٹس نے کہا کہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟ جس پر اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل یاسمین سہگل نے کہا کہ سوری می لارڈ، دراصل ایڈووکیٹ جنرل پنجاب نے مجھے کہا تھا کہ درخواست ضمانت کی مخالفت نہ کی جائے۔ (کیونکہ امریکہ کی طرف سے یہی ہدایت تھی) اس پر جناب چیف جسٹس نے ملزم کی ضمانت منظور کرتے ہوئے اسے رہا کرنے کا حکم جاری کر دیا۔ (روزنامہ "جنگ" لاہور، ۵ جون ۱۹۹۹ء)

یہ سب کچھ داغ ندامت نہیں تو اور کیا ہے؟

قادیانی جماعت جھڈو کے امیر کا اپنے خاندان سمیت قبول اسلام

جھڈو ضلع میرپور خاص میں قادیانی جماعت کے امیر جناب مبشر احمد نے اپنے اہل خانہ سمیت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھڈو کے سرپرست ودار العلوم اسلامیہ کے مہتمم حافظ محمد شریف کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ موصوف ایک عرصہ سے قادیانی جماعت جھڈو کے امیر تھے۔ گذشتہ سال سے انہوں نے دین اسلام کے بارے میں مطالعہ شروع کیا اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ قادیانیت ایک جھوٹا مذہب ہے۔ اس لئے انہوں نے اپنے پورے خاندان سمیت قادیانیت پر لعنت بھیجتے ہوئے دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

جماعتی سرگرمیاں

18ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

چناب نگر (نمائندہ لولاک) الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام 18ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر 8-7۔اکتوبر 1999ء کو مرکز ختم نبوت جامع مسجد ومدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے چار روز قبل پنڈال کی تیاری کا کام شروع ہو گیا تھا۔ بدھ کی شام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ اور کانفرنس کے صدر گرامی مخدوم المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ صاحبزادہ سعید احمد صاحب کے ہمراہ پنڈال میں تشریف لائے۔ منتظمین ورفقاء نے آپ کا استقبال کیا۔ بدھ دوپہر کو جناب جاوید صاحب‘ جناب امجد صاحب اور دوسرے رفقاء سمیت کھانا پکانے والی ٹیم نے اپنا نظم سنبھال لیا۔ جناب حاجی معراج دین صاحب نے پانی کا نظام ہمیشہ کی طرح مکمل طور پر چالو کرادیا۔ مولانا بشیر احمد صاحب‘ مولانا حافظ احمد بخش صاحب‘ جناب حاجی رشید احمد صاحب (سکھر والے) مولانا محمد اسحٰق ساقی صاحب‘ چوہدری محمد شفیع صاحب نے گوشت کے جانوروں کی خریداری کا عمل مکمل کرلیا۔ بدھ وجمعرات کی درمیانی شب ملک بھر سے قافلے آنا شروع ہوگئے۔ جمعرات صبح کی نماز پر جامع مسجد کا ہال مکمل طور پر بھر چکا تھا۔ نماز کے بعد حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے قرآن مجید کے درس سے کانفرنس کے بیانات کا آغاز فرمایا۔ درس کے بعد مہمانوں کو ناشتہ دیا گیا۔ صبح 9 بجے حضرت المکرّم قاری ابراہیم صاحب فیصل آبادی دامت برکاتہم کی قیادت وسرپرستی میں جناب قاری محمد اشفاق صاحب امام ومدرس بخاری مسجد فیصل آباد مکرم قاری ابوبکر صاحب اور ان کے رفقاء کی ٹیم نے کھانا کھلانے کے نظم کو ہمیشہ کی طرح سنبھالا اور کانفرنس کے اختتام تک انتہائی خوبصورتی اور احسن انداز سے اس نظام کو چلایا۔ اس پر ان کو جتنا خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا مفتی محمد جمیل خان نے ناظم استقبالیہ‘ صاحبزادہ طارق محمود‘ فاتح چناب نگر مولانا خدا بخش کی نگرانی وسرپرستی میں سٹیج کا انتظام حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب‘ مولانا ضیاء الدین آزاد نے سرانجام دیا۔

پہلا اجلاس جمعرات صبح 10بجے ہوا

حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے صدارت فرمائی۔ تلاوت قاری محمد الیاس نے کی۔ امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی دعا پر کانفرنس کا آغاز ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممتاز رہنما حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی' حضرت مولانا غلام حسین مبلغ فیصل آباد' مولانا امام الدین قریشی مبلغ مظفر گڑھ' مولانا عبدالحکیم مبلغ ساہیوال کے بیانات ہوئے۔ ایک بجے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ حضرت المکرّم قاری محمد ابراھیم صاحب دامت برکاتہم کی خواہش پر امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کھانے کے پنڈال میں تشریف لائے۔ وسیع و عریض پنڈال میں ہزاروں مہمانوں کا کھانا شروع کرنے سے قبل آپ نے پر سوز دعا فرمائی۔

دوسرا اجلاس

ظہر کی نماز کے بعد شروع ہوا۔ جامعہ امدادیہ فیصل آباد کے مہتمم و شیخ الحدیث اور ملک کے نامور عالم دین حضرت مولانا نذیر احمد صاحب دامت برکاتہم اس اجلاس کے مہمان خصوصی تھے۔ صدارت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نے سرانجام دیئے۔ تلاوت سید قاری ضیاء الحسن لاہوری نے فرمائی۔ جناب احمد بخش چشتی و محترم حافظ محمد شریف منچن آبادی نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد فیروز خان صاحب' پنجاب بار کونسل کے ممتاز رہنما ملک رب نواز ایڈووکیٹ' شریعت کونسل کے رہنما مولانا زاہد الراشدی' اتحاد العلماء کے صدر مولانا عبدالمالک خان' جمعیت علماء اسلام لاہور کے رہنما مولانا سیف الدین سیف' جمعیت علماء اسلام پنجاب کے صدر حضرت مولانا محمد عبداللہ بھکر' جامعہ اشرفیہ شاہ کوٹ کے مہتمم مجاہد ختم نبوت مولانا عبداللطیف انور' کل پاکستان جمعیت علماء اسلام کے سیکرٹری جنرل مولانا عبدالغفور حیدری کے بیانات ہوئے۔

سوالات و جوابات کی محفل

عصر کی نماز کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نے سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے یہ مجلس مغرب تک جاری رہی۔

تیسرا اجلاس

عشاء کی نماز کی بعد تیسرا اجلاس حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی صدارت میں شروع ہوا۔ قاری

نصیر اللہ نے تلاوت کی‘ جھنگ کے جناب فلک شیر‘ جناب احمد بخش چشتی‘ جناب عبدالرحمٰن تنظیمی‘ جناب محمد شریف ماہی اور گوجرانوالہ کے جناب خضر شاہد رام پوری کی ایمان پرور نعتیں و نظمیں مختلف مواقع پر ہوتی رہیں۔ مولانا محمد علی صدیقی مبلغ سندھ‘ مولانا محمد نذر عثمانی حیدر آباد‘ بریلوی مکتب فکر کے ممتاز رہنما مولانا رحمت اللہ نوری‘ مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن‘ مولانا احمد میاں حمادی‘ مولانا سیف الرحمٰن درخواستی‘ مولانا اللہ وسایا‘ مولانا عبدالکریم ندیم خانپوری‘ صاحبزادہ طارق محمود‘ مولانا قاری خلیل احمد بندھانی خطیب جامع مسجد مرکزی سکھر شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان مرحوم کے جانشین حضرت مولانا اشرف علی‘ بلوچستان کے صوبائی وزیر اور جمعیت علماء اسلام کے ممتاز رہنما حضرت مولانا اللہ داد خیر خواہ‘ جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا بشیر احمد شاد‘ جمعیت اہل حدیث کے مرکزی رہنما اور ترجمان ابتسام الٰہی ظہیر‘ راولپنڈی کے ممتاز عالم دین مولانا سید چراغ الدین شاہ‘ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے مرکزی سیکرٹری جنرل اور ممتاز عالم دین حضرت مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری‘ خان زادہ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے جانشین و خانقاہ قادریہ راشدیہ لاہور کے گدی نشین مولانا میاں محمد اجمل قادری کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس کا تمام تر پنڈال بھرا ہوا تھا۔ اجلاس عشاء کے بعد شروع ہو کر رات تین بجے اختتام پذیر ہوا۔

درس قرآن

جمعہ کو صبح کی نماز کی امامت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان نے فرمائی۔ نماز کے بعد محترم قاری حافظ محمد یوسف عثمانی کی ایمان پرور تلاوت کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ مناظر اسلام و دروبشؒ منش ممتاز مذہبی سکالر حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان پر اظہار خیال کیا۔

انعام گھر

ننکانہ ضلع شیخوپورہ کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رفقاء نے اپنے امیر حضرت الحاج عبدالحمید رحمانی اور جنرل سیکرٹری محمد متین خالد صاحب کی سربراہی میں انعام گھر کا اہتمام کیا۔ چنانچہ مسجد و مدرسہ کے ساتھ ملحقہ پلاٹ میں انہوں نے مختلف سوالات جو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے استحصال پر مبنی تھے‘ حاضرین سے پوچھے۔ صحیح جوابات دینے والوں کو قیمتی انعامات دینے کا یہ پروگرام بھی انتہائی فائدہ مند اور معلومات افزاء کامیاب رہا۔

چوتھا اجلاس

جمعہ صبح دس بجے چوتھا اجلاس حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی زیر صدارت شروع ہوا۔ مدرسہ ختم نبوت چناب نگر کے طالب علم عبیدالرحمٰن نے تلاوت ونعت پیش کی۔ مولانا محمد راشد مدنی ٹنڈو آدم' مولانا لطف اللہ حرکتہ الجہاد الاسلامی' حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی' حضرت مولانا ضیاء الدین آزاد' رحیم یار خان کے مبلغ حضرت مولانا حافظ احمد بخش' چونڈہ کے قاری محمد انور انصر' خانقاہ سراجیہ کے مولانا عبدالرحیم' مانسہرہ کی مرکزی جامع مسجد کے خطیب مفتی وقار احمد' بلوچستان عالمی مجلس کے رہنما مرکزی جامع مسجد قندھاری کے خطیب اور شعلہ نوا مقرر حضرت مولانا عبدالواحد کے ایمان پرور بیانات ہوئے۔ جمعتہ المبارک کی اذان کے بعد خطبہ سے قبل حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا ایمان افروز بیان ہوا۔ نماز جمعہ و خطبہ کے فرائض حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان نے سرانجام دیئے۔ مسجد کا ہال' برآمدہ کی چھت' مسجد کا صحن' مدرسہ کا صحن' مدرسہ کے تمام ترکمرہ جات حتیٰ کہ اس دفعہ مدرسہ کی چھت پر بھی صفیں تھیں' اتنا بڑا اجتماع ہوا کہ اس پر جتنا بھی اللہ رب العزت کے حضور سجدہ شکر بجالایا جائے کم ہے۔

آخری اجلاس

جمعہ کے بعد آخری اجلاس شروع ہوا۔ امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے۔ مولانا مفتی محمد جمیل خان نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ وادی مہران کے نامور خطیب اور مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالحمید لنڈ اور خطیب اسلام حضرت مولانا عبدالمجید ندیم شاہ کے بیانات ہوئے۔ قبلہ شاہ صاحب اس سال کانفرنس کے آخری مقرر تھے۔ عصر کی نماز پر حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے دعا فرمائی اور نماز کے بعد شرکاء کو جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ حاضری جوش وخروش' تقاریر وبیانات ہر لحاظ سے کانفرنس مثالی طور پر کامیاب رہی۔ تمام مبلغین حضرات' کارکنان' مدرسین وطلباء نے اپنی اپنی تفویض شدہ ڈیوٹی بخوبی سرانجام دی۔ یوں دوروزہ کانفرنس اپنی خوبصورت یادیں چھوڑ کر اختتام پذیر ہوئی۔

خلاصہ تقاریر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام 18ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے اجتماع

سے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گذشتہ سو سال سے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مصروف عمل ہے اور اس کی پالیسی آئین اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے اقدامات کرنا ہے' بدقسمتی سے حکومتی ادارے اس فتنہ کی سنگینی کے احساس سے عاری ہیں' اس لئے تو آئین پر عمل درآمد نہیں ہوتا جس کی وجہ سے قادیانیوں کی سرگرمیوں سے مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے حکومت قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کو آئین کے مطابق روکے اور مسلمانوں کو گمراہی سے بچانے کے لئے اقدامات کرے۔

جمعیت علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا عبدالغفور حیدری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مریکہ اور یورپ پاکستان میں مذہب کے حوالے سے جس طرح مداخلت کر رہے ہیں وہ قابل تشویش ہے۔ ان ممالک کے ارباب حکومت قادیانیوں سے متعلق قوانین کے سلسلے میں بے جا تنقید کر کے دباؤ ڈالتے رہتے ہیں۔ مسلمانان پاکستان ان کے اس رویہ کی مذمت کرتے ہوئے واضح کرنا چاہتے ہیں کہ قادیانیوں کے سلسلے میں کسی دباؤ کو برداشت نہیں کیا جائے گا اور ہم اپنے مذہبی قوانین خصوصاً قادیانیوں سے متعلق ترامیم اور توہین رسالتؐ قوانین کی حفاظت کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے 1908ء میں جھوٹا دعویٰ نبوت کر کے قادیانیت کی بنیاد رکھی' کبھی اس نے مسیح موعود اور کبھی مہدی کا دعویٰ کیا۔ آج اس کے پیروکار دنیا میں مسلمان بن کر مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس لئے ہمارا مطالبہ ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے' پاسپورٹ پر "احمدی" کی بجائے قادیانی کا لفظ لکھا جائے۔ ووٹر لسٹ میں قادیانیوں قادیانیوں کے خانے میں اندراج کرنے کا پابند بنایا جائے اور بیرون ملک مرزا طاہر اور قادیانیوں سے اسلام' پاکستان اور علماء اسلام کے خلاف مذموم پروپیگنڈہ کرنے کی پاداش میں مقدمہ درج کیا جائے اور سرکاری سطح پر ان پروپیگنڈوں کا موثر جواب دیا جائے۔ انہوں نے کہا آج نواز شریف نے ملک کو قادیانیوں اور غیر مسلموں کے حوالہ کر دیا ہے۔ امریکہ اور یورپ کی ہدایت پر اسلامی قوانین خاص کر قادیانیوں سے متعلق قوانین میں تبدیلیوں کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ ملک نظریاتی طور پر خطرات میں گھرا ہوا ہے اس لئے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے اسلامی قوانین کے تحفظ کے لئے بھر

پور جدوجہد کرنی چاہیئے۔انہوں نے کہا کہ آج جگہ جگہ قادیانی ڈش انٹینا کے ذریعے کھلے عام تبلیغ کر رہے ہیں حکومت کو اس پر پابندی عائد کرنی چاہیئے۔جمعیت علماء اسلام بلوچستان کے صوبائی وزیر مولانا اللہ داد خیر خواہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت نے امریکہ کی خوشنودی کے لئے مدارس اور طالبان کے خلاف مہم شروع کی ہے جس کو علماء کرام نے ناکام بنادیا۔ہم دینی مدارس کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی تحریک چلانے کا عزم رکھتے ہیں۔مولانا میاں محمد اجمل قادری صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نفاذ شریعت کے عمل سے تمام فتنوں کا خود بخود سدباب ہو جائے گا۔اتحاد العلماء کے مولانا عبدالمالک نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت کی قادیانیت نوازی کی وجہ سے قادیانی کھلے عام مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں، حکومت کو سنجیدگی سے اس کا نوٹس لینا چاہیئے۔صاحبزادہ طارق محمود نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی اپنے عہدوں سے ناجائز فائدہ اٹھا کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں مصروف ہیں۔اسلام آباد G-10 گرلز کالج کی پرنسپل طالبات کو زدوکوب کرتی ہے۔چیئرمین ٹیکسٹ بک بورڈ قادیانی محمد اطہر طاہر کو مقرر کیا گیا ہے۔پی آئی اے کے چیف پائلٹ اور چالیس سے زائد پائلٹ قادیانی ہیں اور وی آئی پی ڈیوٹی قادیانیوں کی لگائی جاتی ہے جس کے ذریعہ حرمین شریفین میں داخل ہوتے ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزا طاہر جھوٹ بول کر پاکستان کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔خاتم النبیین کی غلط تشریح کی جاتی ہے مرزا غلام احمد قادیانی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے گوہر شاہی اور یوسف کذاب نے بھی غلط عقائد کی تشہیر شروع کر رکھی ہے۔امام مہدی کی آمد کی چاکنگ کی جارہی ہے کتابوں میں حضور ﷺ کی توہین کی جارہی ہے اس لئے ان لوگوں پر 295-C کے تحت مقدمہ درج کر کے ان پر پابندی عائد کی جائے۔جمعیت علماء اسلام کے مولانا محمد عبداللہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے فرقہ واریت کو فروغ دے کر مذہبی قوتوں کو کچلنے کی کوششیں جاری رکھی ہیں اس لئے مذہبی قوتوں کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے مشترکہ جدوجہد کرنی چاہیئے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی نے کہا کہ سادہ لوح مسلمانوں کو مختلف حربوں کے ذریعہ ورغلا کر اور خاتم النبیین کی غلط تشریح کر کے جھوٹے مدعی نبوت اپنے جال میں پھنساتے ہیں جس کی وجہ سے دنیا کے ایک ارب بیس کروڑ مسلمانوں کی فہرست سے خارج ہوئے اور قومی اسمبلی اور پاکستان اور دنیا کی تمام عدالتوں نے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔اس لئے قادیانی مخصوص دائرے سے نکل کر قرآن کریم کی دو سو آیات اور سینکڑوں احادیث نبویہ کا مطالعہ کریں ان کو

اندازہ ہو جائے گا کہ وہ حق پر نہیں ہیں اس لئے دنیا و آخرت کی فلاح ان کے لئے اسی میں ہے کہ وہ جھوٹے مدعی نبوت کا دامن چھوڑ کر نبی آخر الزمان ﷺ کا دامن تھام لیں اور آخروی نجات حاصل کریں۔ مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ توہین رسالت کا قانون ہمارا اساسی اور بنیادی قانون ہے اس میں تبدیلی اور اس کے طریقہ کار میں تبدیلی کی کوئی گنجائش نہیں۔ اگر حکمرانوں نے امریکہ کی خوشنودی کے لئے اس قانون یا اس کے طریقہ کار میں تبدیلی کی کوشش کی تو ایسے حکمرانوں کو اقتدار سے الگ کر دیا جائے گا۔ مسلمان حضور ﷺ کی عظمت کے لئے جانیں قربان کر سکتے ہیں لیکن کسی قسم کی سودا بازی برداشت نہیں کر سکتے۔ مولانا سید چراغ شاہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کو امریکہ اور مغرب کی سرپرستی کی وجہ سے یہ جرات ہو گئی ہے کہ وہ کلیدی آسامیوں پر بیٹھ کر مسلمانوں کو انتقامی کارروائیوں کا نشانہ بناتے ہیں اور کالجوں میں کھلے عام قادیانیت کی تبلیغ کی جارہی ہے حکومت ان کے خلاف آئین اور قانون کے مطابق کارروائی کرے بصورت دیگر مسلمان خود اپنے دین کی حفاظت کر لیں گے۔ مولانا بشیر احمد شاد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکمرانوں نے ملک کا اسلامی تشخص ختم کرنے کے لئے دینی مدارس کے خلاف مہم چلائی ہے حالانکہ تاریخ گواہ ہے کہ دینی مدارس نے اسلامی ممالک اور مسلمانوں کے دین کی حفاظت کی ہے اس لئے ان دینی مدارس کے خلاف مہم چلانے والے حکمران مسلمانوں کے دوست نہیں بلکہ امریکہ اور یورپ کے غلام اور ان کی خوشنودی کے لئے کوشاں ہیں ایسے حکمرانوں سے نجات حاصل کرنا مسلمانوں کے مفاد میں ہے۔ جمعیت علماء اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمٰن نے اپنے پیغام میں کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو یہ کریڈٹ جاتا ہے کہ اس نے ملک سے فرقہ واریت کا خاتمہ کیا اور اس کے پلیٹ فارم سے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ جمعیت علماء اسلام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستہ ایک جماعت ہے جس نے تحریک ختم نبوت 74ء میں مولانا مفتی محمودؒ کی قیادت میں اہم کردار ادا کیا۔ آج موجودہ حکومت کے لادینی اقدامات نے اس جماعت کو بھی مشکوک بنانے کی کوشش کی۔ آج امریکہ اور یورپ مل کر اسلام کو مٹانے کے درپے ہو گئے ہیں اور تمام دینی قوتوں کو ختم کرنے کے لئے اقدامات شروع کر دیئے ہیں اور ہمارے حکمران ان کے آلہ کار بن کر ان دینی مدارس اور دینی قوتوں کے خلاف پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ دینی مدارس کو دہشت گرد قرار دے کر لوگوں کے دلوں میں ان سے نفرت پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اب اس مہم کا رخ طالبان کی طرف موڑ دیا گیا ہے۔ جس قوت نے اپنے خطے سے دہشت گردی کو ختم

کرنے کے لئے جانوں کا نذرانہ پیش کیا وہ اپنے محسن ملک میں کس طرح دہشت گردی کی سرپرستی کر سکتے ہیں۔ دراصل امریکہ کی مخالفت کی وجہ سے طالبان کی مخالفت کا سلسلہ شروع کر دیا ہے پاکستان کی دینی قوتیں موجودہ حکومت کے ان عزائم کو خاک میں ملا دیں گی۔ علامہ ابتسام الٰہی ظہیر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک کی مقتدر دینی قوتیں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کو ناکام کر دیں گی۔ جانشین شیخ القرآن مولانا اشرف علی نے کہا کہ ہماری تاریخ قربانیوں سے عبارت ہے ہم آئندہ بھی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ مولانا علامہ رحمت اللہ نوری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ فرقہ واریت کی لہر کے پیچھے طالبان کا نہیں قادیانیوں کا ہاتھ ہے اور قادیانی پاکستان کو تباہ کرنے کے لئے ہر قسم کے ہتھکنڈے اختیار کرتے رہتے ہیں حکومت کو اس کا سدباب کرنا چاہئیے۔ قاری خلیل الرحمٰن ہندھانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت ایک ایسا ناسور ہے جس نے ہر جگہ مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اس لئے مسلمانوں کو ان کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھنی چاہئیے۔ مولانا سید ضیاء اللہ شاہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ توحید کے بعد عقیدہ ختم نبوت کی سب زیادہ اہمیت ہے اس لئے مسلمانوں کو چاہئیے کہ وہ اپنی نئی نسل کو اس کی اچھی طرح تعلیم دیں۔ مولانا میاں محمد اجمل قادری نے خطاب کرتے ہوئے علماء کرام پر زور دیا کہ وہ قادیانیت کی شرانگیزیوں کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا بھرپور ساتھ دیں۔ مولانا عبدالکریم ندیم نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اس لئے ان کا اپنے آپ کو مسلمان کہنا آئین پاکستان کی خلاف ورزی ہے حکومت کو اپنا آئینی کردار ادا کرنا چاہئیے۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حساس اور اہم عہدوں پر فائز قادیانی مسلمانوں کو پریشان کر رہے ہیں اس لئے قادیانیوں کو حساس اور کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

قراردادیں

❁............ یہ اجتماع قادیانی فتنہ کے احتساب کے ضمن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اندرون و بیرون ملک کارکردگی اور سرگرمیوں کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے تمام دینی' سیاسی جماعتوں کے قائدین سے استدعا کرتا ہے کہ وہ سیاسی وابستگیوں اور ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ' قادیانیت کی بیخ کنی اور مسلمانوں کے باہمی اتحاد و اتفاق کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بھرپور

معاونت فرمائیں اور شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی قیادت میں مشترکہ جدوجہد میں حصہ لیں۔

◈............ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک اور قوم کے وسیع تر مفاد‘ خود مختاری‘ آزادی اور قومی وقار کے تقاضے کے مطابق ملکی دفاع‘ اقتصادی استحکام اور ایٹمی ترقی کے لئے کسی بیرونی دباؤ کے باوجود سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہ کئے جائیں۔

◈............ یہ اجتماع افغانستان میں طالبان کی حکومت کی مکمل تائید و حمایت کرتے ہوئے ان سے اپیل کرتا ہے کہ وہ افغانستان کی تعمیر و ترقی کے لئے خانہ جنگی کے خاتمہ کے لئے بھرپور کردار ادا کرتے ہوئے پائیدار امن اور سیاسی استحکام قائم کریں کیونکہ مستحکم افغانستان ہی پاکستان کی سالمیت‘ وحدت اور مضبوط دفاع کی ضمانت ہے۔

◈............ یہ اجتماع مختلف سرکاری و نیم سرکاری اداروں میں گھسے ہوئے قادیانی افسروں کی تعیناتی پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی افسروں کو بالخصوص پاک مسلح افواج سے نکالا جائے کیونکہ ان کے مذہبی عقیدے کے مطابق جہاد حرام ہے۔

◈............ یہ اجتماع حقوق انسانی کی مختلف تنظیموں کی طرف سے پاکستان میں بسنے والی اقلیتوں خاص طور پر قادیانیوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کے بے بنیاد الزامات کی تردید کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایک مخصوص ٹریبونل قائم کیا جائے جو غیر جانبدارانہ تحقیقات کر کے حتمی رپورٹ تیار کرے۔ یہ رپورٹ سرکاری طور پر ان تمام ممالک کو بھیجی جائے جہاں قادیانی مختلف حیلوں بہانوں اور جھوٹے الزامات کی بنیاد پر سیاسی پناہ حاصل کرتے ہیں۔

◈............ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ چناب نگر سابقہ ربوہ میں "جماعت احمدیہ" کو دی جانے والی سرکاری اراضی کی لیز منسوخ کر کے یہاں کے قابض رہائشی قادیانیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں تاکہ وہ عاقبت اور آخرت کا بہتر فیصلہ کر سکیں۔

◈............ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان حد امتیاز قائم رکھنے کے لئے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے‘ علاوہ ازیں شناختی کارڈ میں مسلمان‘ قادیانی‘ عیسائی‘ یہودی‘ ہندو‘ کی تصریح کی جائے‘ تاکہ قادیانی دھوکہ نہ دے سکیں اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے مکہ و مدینہ میں پہنچ کر حرمین شریفین کا تقدس پامال نہ کر سکیں۔ قادیانیوں کی شناخت اس لئے

بھی ضروری ہے' چونکہ سعودی حکومت نے غیر مسلم قادیانیوں کا داخلہ اپنے ہاں ممنوع قرار دے رکھا ہے۔

............قادیانی جماعت نے قومی و صوبائی اسمبلی میں مخصوص اقلیتی نشستوں کے انتخابات کے لئے بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ انتخابات کے موقع پر بعض قومی اخبارات میں اشتہار کے ذریعہ اس امر کا اعلان کیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اقلیت تسلیم نہیں کرتے اور ایسے انتخابات میں حصہ لینا ان کے عقائد اور ضمیر کے خلاف ہے۔ آئین و قانون کی اس کھلی بغاوت' شریعت کورٹ اور سپریم کورٹ کے فیصلوں سے انحراف پر قادیانی جماعت کو خلاف قانون قرار دے کر اس کے تمام فنڈز بحق سرکار ضبط کئے جائیں۔

............یہ اجتماع امریکہ کو خبردار کرتا ہے کہ اگر اس نے افغانستان پر حملہ کیا تو اس کے خلاف شدید رد عمل کا مظاہرہ کیا جائے گا۔

............یہ اجتماع امریکہ کی جانب سے قادیانیوں سے متعلق آئینی ترمیم اور توہین رسالتؐ سے متعلق قانون واپس لینے کے لئے مسلسل مطالبہ کو پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت تصور کرتا ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ امریکہ اور قادیانیوں کے دیگر حواری ممالک کو خبردار کیا جائے کہ وہ ہمارے دینی معاملات میں بے جا مداخلت سے باز رہیں۔ نیز یہ اجتماع حکومت کو آگاہ کرتا ہے کہ تحفظ ناموس رسالتؐ کے قانون دفعہ 295-C میں کوئی سی ترمیم و تنسیخ برداشت نہیں کی جائے گی اور نہ ہی اس قانون کو غیر موثر بنانے کے ضمن میں اس کے طریقہ کار میں تبدیلی کو برداشت کیا جائے گا۔

............یہ اجتماع قادیانیوں کے مرکز ربوہ کا نام تبدیل کر کے "چناب نگر" رکھنے پر پنجاب اسمبلی اور صوبائی حکومت کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ ربوہ شہر کے نام کی تبدیلی محض قادیانی دشمنی کی بنیاد پر نہیں بلکہ قادیانی جماعت کی جانب سے قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقام ولادت کے لئے لفظ "ربوہ" کو مرزا غلام احمد قادیانی کی مسیحیت کے لئے استعمال کرنے کی بنا پر ضروری تھی۔ نام کی تبدیلی سے قادیانیوں کے حقوق متاثر ہونے کا کوئی احتمال نہیں ہے۔

............یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ دریائے چناب پر تعمیر ہونے والے نئے پل کو امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے نام سے منسوب کیا جائے۔

............یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بلوچستان کے علاقہ تربت میں ذکری فتنہ کے خود ساختہ کوہ مراد کے نقلی حج پر پابندی عائد کی جائے۔ علاوہ ازیں ذکریوں کو ان کے مخصوص

خود ساختہ اور مکروہ عقائد کی بنا پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

◈............ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کی جانب سے قانونی کارروائی کے باوجود ریاض احمد گوہر شاہی کو تحفظ دینے پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ریاض احمد گوہر شاہی کی جانب سے امام مہدی کا دعویٰ‘ حجر اسود کی اہانت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام کی توہین کرنے پر مقدمہ درج کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔

◈............ یہ اجتماع کلنٹن‘ نواز معاہدہ کو مسترد کرتے ہوئے اسے قومی امنگوں‘ ملی تقاضوں اور جذبہ جہاد سے روگردانی کے مترادف قرار دیتا ہے۔ یہ اجتماع کارگل میں مجاہدین کے کارہائے نمایاں پہ انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہے اور شہدائے وطن کو ان کی بے مثال بہادری‘ جرات اور ایثار و قربانی پر انہیں خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔ نیز یہ اجتماع کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کے لئے مکمل طور پر ان کی حمایت کا اعلان کرتا ہے۔

◈............ یہ اجتماع فلسطین‘ کوسوو‘ صومالیہ‘ بوسنیا‘ چیچنیا‘ داغستان‘ برما‘ مورو قبائل (فلپائن) اور بالخصوص کشمیر میں مسلمان مجاہدین کی جدوجہد آزادی کی حمایت کرتا ہے۔ یہ اجتماع سلامتی کونسل اور عالمی ضمیر سے مطالبہ کرتا ہے کہ مختلف خطوں اور علاقوں میں مسلم کش پالیسی اختیار کرنے والے ممالک کو انسانی حقوق کے حوالے سے روکنے کے اقدامات کئے جائیں۔

◈............ یہ اجتماع ملک میں ہونے والے حالیہ مذہبی دہشت گردی کے واقعات پر گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کرتا ہے۔ نیز یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ دہشت گردی میں ملوث تیسری قوت کو بے نقاب کیا جائے اور واقعات میں ملوث اصل ملزمان کو گرفتار کیا جائے۔

◈............ یہ اجتماع چناب نگر شہر میں قادیانیوں کی جانب سے ناجائز تجاوزات قائم کرنے پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ بلدیہ کے گرین پلاٹوں پر اندھادھند تعمیرات جاری ہیں۔ جب کہ پورے ملک میں ناجائز تجاوزات ختم کئے جارہے ہیں۔ شہر اور مسلم کالونی چناب نگر میں پلاٹوں پر ناجائز قبضے ہو رہے ہیں۔ محکمہ نے چپ سادھ رکھی ہے۔ محکمہ الاٹیوں کو تنگ کر رہا ہے۔ مکان کی تعمیر مکمل ہونے پر سرٹیفکیٹ کے حصول کے لئے رشوت طلب کی جاتی ہے۔ قسطیں چکائے جانے‘ نقشہ کی منظوری اور مکمل تعمیر کے باوجود پلاٹ کینسل کئے جاتے ہیں۔ یہ اجتماع وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ متعلقہ محکمہ کے خلاف فوری کارروائی کی جائے۔

ختم نبوت کانفرنس بہاول پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس گلزار صادق میں منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب نے کی۔ کانفرنس کے مہمان خصوصی قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن تھے۔ کانفرنس کا افتتاح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کے خطاب سے ہوا۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا بشیر احمد نے تحریک ختم نبوت کے ماضی کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے مسئلہ ختم نبوت' حیات مسیح علیہ السلام اور رفع و نزول مسیح علیہ السلام پر قادیانیوں کے اشکالات کے جوابات ارشاد فرمائے۔ مولانا فضل الرحمٰن دھرم کوٹی نے فرمایا کہ ختم نبوت کی برکت سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے جہاد جیسی عظیم نعمتیں ہمیں عطا فرمائی ہیں۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے بڑی سے بڑی قربانی بھی برداشت کی جاسکتی ہے' لیکن گستاخ رسول کو ہرگز برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ جمعیت علماء اسلام پنجاب کے امیر مولانا محمد عبداللہ نے فرمایا کہ قادیانیت ایک سیاسی تحریک ہے۔ مولانا محمد لقمان علی پوری نے اپنے مخصوص انداز میں بیان کیا۔ قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا کامل و مکمل دین کامل و مکمل شخصیت پر نازل فرمایا' جب دین کامل ہوگیا تو اب کسی دین و شریعت اور وحی کی ضرورت نہیں۔ کانفرنس سے مولانا محمد اسحٰق ساقی' مولانا حافظ احمد بخش' قاری مشتاق احمد' مولانا یار محمد عابد' مولانا محمد یوسف اور دوسرے حضرات نے بھی خطاب کیا۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے سرانجام دیئے۔ جبکہ مقامی جماعت کے رہنماؤں حاجی سیف الرحمٰن' چوہدری محمد علیم' محمد ریاض چغتائی' محمد سلیم انصاری' محمد افضل قریشی سمیت بہت سے کارکنوں نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے بھرپور محنت کی۔

ختم نبوت کانفرنس کوئٹہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے زیر اہتمام ایک روزہ عظیم الشان ختم نبوت جہاد کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے کی۔ کانفرنس سے مجلس کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا

عزیز الرحمٰن جالندھری، حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب، حضرت مولانا بشیر احمد صاحب، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا عبدالواحد، مولانا انوار الحق حقانی اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔ کانفرنس الحمدللہ ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔

ختم نبوت کانفرنس مچھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مچھ کے زیر اہتمام جامع مسجد مچھ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے مجلس کے مرکزی رہنماؤں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا بشیر احمد، مولانا نذیر احمد تونسوی اور جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا سید عبدالمالک شاہ، مولانا عبدالصمد اور دیگر رہنماؤں نے خطاب فرمایا۔

ختم نبوت کانفرنس مستونگ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مستونگ کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا بشیر احمد صاحب، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا عبدالعزیز جتوئی اور جمعیت کے رہنماؤں مولانا عبدالباقی، مولانا عبدالسلام، مولانا عبدالستار اور دیگر رہنماؤں نے خطاب فرمایا۔ کانفرنس مدرسہ فاروقیہ کے عقبی گراؤنڈ میں منعقد ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس لورالائی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد لورالائی میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا بشیر احمد، مولانا عبدالعزیز جتوئی، مولانا نذیر احمد تونسوی، جمعیت کے مرکزی رہنما مولانا عصمت اللہ، مولانا عبدالعزیز، مولانا عبدالواسع، مرکزی جامع مسجد کے خطیب مولانا ممتاز احمد اور دیگر رہنماؤں نے خطاب فرمایا۔ خواجہ محمد اشرف اور دوسرے رہنماؤں نے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے شب وروز محنت کی۔

ختم نبوت کانفرنس ژوب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد ژوب میں بعد نماز ظہر ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا بشیر احمد، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا عبدالواحد اور مولانا اللہ داد کاکڑ نے خطاب فرمایا۔

حضرت امیر مرکزیہ کے اعزاز میں استقبالیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے جانب سے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دیا گیا جس میں مرکزی وصوبائی رہنماؤں کے علاوہ علماء کرام' وکلا' دانشوروں اور کارکنوں کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس موقع پر مجلس کے صوبائی نائب امیر مولانا عبدالواحد' مولانا انوار الحق حقانی اور مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے خطاب فرمایا۔

قادیانی غنڈہ گردی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے مبلغ حافظ محمد ثاقب نے کہا ہے کہ مرزائیت نے دہشت گردی کا روپ دھار لیا ہے اور اب دجل وفریب اور ترغیب و تحریص کے علاوہ لوگوں کو ڈرا دھمکا کر گمراہ کرنے کی مذموم کوشش کر رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے موضع پھائے والی' منڈی ڈھاباں سنگھ' شکر گڑھ' ایمن آباد موڑ' پسرور' گولیکے اور ستراہ کے دورے کے موقع پر کیا۔ آخر میں مولانا نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ حکومت گولیکے' ستراہ اور بن باجوہ کے واقعات کا نوٹس لے اور قادیانی غنڈوں کو لگام دے اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کرے۔ ورنہ ختم نبوت کے مجاہد خود اس کا نوٹس لیں گے۔ جس کی ذمہ داری ضلعی انتظامیہ اور قادیانیوں پر عائد ہو گی۔

قادیانی سرگرمیوں پر گہری تشویش کا اظہار

قادیانیوں نے منصوبہ کے تحت خیابان کالونی نمبر 2 فیصل آباد کو قادیانی اسٹیٹ بنانے اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے مختلف اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرنے شروع کر رکھے ہیں۔ مرزائیوں کی ان سرگرمیوں کی اطلاع فیصل آباد کے مبلغ مولانا غلام حسین صاحب کو دی گئی۔ اطلاع ملتے ہی مولانا خیابان کالونی نمبر 2 میں پہنچے جہاں پر انہوں نے مختلف مکاتب فکر کے رہنماؤں سے رابطہ قائم کیا اور ایک میٹنگ کا اہتمام کیا جو بعد ازاں جلسہ کی شکل اختیار کر گئی۔ میٹنگ کے شرکاء میں سے میاں محمد اسلم امیر تنظیم اسلامی فیصل آباد اور مبلغ ختم نبوت مولانا غلام حسین صاحب نے خطاب کیا۔ ان رہنماؤں نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا کہ فیصل آباد میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کا سختی سے نوٹس لیا جائے۔

تبصرہ کتب

نام کتاب : **فضائل اذان واقامت :**

مصنف : مولانا حبیب الرحمن ہاشمی خطیب جامع مسجد نشتر میڈیکل کالج ملتان

صفحات : 160

مصنف گرامی قدر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن ہاشمی کی نیم شبانہ التجاؤں کو قدرت حق نے شرف قبولیت سے سر فراز فرمایا۔ خدمت حدیث کے جذبہ سے انہوں نے فضائل اذان واقامت احادیث کی روشنی میں موذن کا مقام ومرتبہ اور اذان کی اہمیت وفضیلت پر جملہ احادیث کو خوبصورت علیحدہ علیحدہ عنوانات دے کر ایک حسین گلدستہ تیار کر دیا۔ حضرت مولانا مفتی زوار حسین نقشبندی مجددی کی کاوش عمدۃ الفقہ سے مسائل اذان واقامت لے کر کتاب کا جزو بنادیا۔ اذان کی مشروعیت آنحضرت ﷺ کے زمانہ کے موذنین حضرات صحابہ کرامؓ امت کا چودہ سو سالہ تسلسل غرض فضائل ومسائل اذان واقامت پر انتہائی جامع خوبصورت کتاب مرتب کر کے اس عنوان کا مولانا حبیب الرحمٰن ہاشمی نے حق ادا کر دیا ہے۔ طباعت کاغذ' کمپوزنگ' ٹائٹل اور جلد بندی میں عمدہ ذوق کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ اذان واقامت کے فضائل ومسائل پر اس کتاب کو انسائیکلوپیڈیا قرار دیا سکتا ہے۔ اس عنوان کا کوئی ایسا پہلو نہیں جسے واضح نہ کیا گیا ہو۔ ایک ایک لفظ سے مصنف کا عشق رسالتؑ مترشح ہوتا ہے۔ ایسی علمی دستاویز کی علماء ودیندار حلقہ ضرور قدردانی فرمائیں گے۔ واقعی قابل قدر چیز ہے اللہ تعالیٰ شرف قبولیت سے نوازیں اور امت کے لئے نافع فرمائیں۔ حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب صدر مفتی خیر المدارس ملتان کی تقریظ کے بعد ہم ایسے تہی دست ودامن لوگوں کا تبصرہ کیا حیثیت رکھتا ہے۔

جوابی مکتوب :

تحریک خدام اہل سنت پاکستان کے سربراہ اور ممتاز دینی شخصیت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب دامت برکاتہم نے اپنی جماعت کے آرگن' ماہنامہ حق چاریار لاہور میں جماعت اسلامی پاکستان کے امیر جناب قاضی حسین احمد صاحب کے متعلق ایک شذرہ تحریر کیا۔ جس میں قاضی حسین احمد کی مذہبی وسیاسی انفرادیت پر تنقید کی گئی تھی۔ اس کے جواب میں قاضی حسین احمد صاحب نے ایک صفحہ کا مکتوب حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کو تحریر کیا اور اپنے نقطہ نظر کی وضاحت کی۔ اس کے جواب میں 40 صفحات کا ایک خوبصورت کتابچہ حضرت مولانا مظہر حسین نے "جوابی مکتوب" کے نام سے تحریر فرمایا۔ موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کے لئے گرانقدر تحفہ ہے۔ چکوال مدنی مسجد سے مل سکتا ہے۔ قیمت 8 روپے ہے کاغذ وطباعت بہت عمدہ ہے۔

بچوں کا صفحہ

مرزائیوں کے بڑوں کے لئے

اشتیاق احمد

غور کر لیں

حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک روز اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے دریافت فرمایا:

"بتاؤ وہ کون ہے کہ جو نبی بھی ہے اور محمد ﷺ کا صحابی بھی ہے۔"

کوئی جواب نہ دے سکا' آپ ﷺ نے خود ہی بتایا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

یہ روایت حافظ ابن کثیرؒ نے **البدایہ والنہایہ** میں نقل کی ہے اور اس روایت کے راوی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ ہیں۔

اور یہ بات اس طرح ہے کہ معراج کی رات آپ ﷺ نے حضرت آدم علیہ السلام' حضرت ابراہیم علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی تھی اور اس موقعے پر قیامت کے بارے میں بھی گفتگو بھی ہوئی تھی.... تو اس بنا پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آپ ﷺ نے اپنا صحابی فرمایا...جب کہ باقی انبیائے کرام علیہ السلام جن سے ملاقات ہوئی... انہیں صحابی نہیں فرمایا۔ اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ چونکہ ابھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات نہیں ہوئی...اور باقی انبیاء وفات پا چکے ہیں' اس لئے انہیں صحابی نہیں فرمایا' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صحابی فرمایا... کیونکہ ان سے ان کی زندگی میں یہ ملاقات ہوئی...

اور اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان سے نازل ہونا ہے...اور مرزا غلام قادیانی بالکل جھوٹا تھا' جس نے یہ لکھا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں...

مرزائی حضرات اگر صرف ایک اس روایت کو ٹھنڈے دل سے پڑھ لیں اور اس پر غور کر لیں تو انہیں مرزائیت سے نجات دلانے کے لئے صرف یہ ایک روایت ہی بہت کافی ہو جائے گی اور وہ جہنم کے گڑھے سے بچ جائیں گے...

ہماری دعا ہے... کہ وہ اس پر ضرور غور کر لیں... آمین۔

استاد بداں

ملعون زماں کہیئے، کذاب جہاں کہیئے
مرزے کو خباثت کا، منحوس نشاں کہیئے
لاریب نہیں ملتا، مطعون کوئی ایسا
انسان کے جامے میں، عفریت نہاں کہیئے
فیضان فرنگی ہے، بکواس حرامی کی
تلمیذ سگاں کہیئے، استاد بداں کہیئے
مردود کی آنکھیں تک آپس میں نہیں ملتیں
ایسے میں مسیحیت ملتی ہے کہاں کہیئے
ملحد کے تعاقب میں بیباک صداؤں کو
مقصود سخن کہیئے، سرمایہ جاں کہیئے

مقصود عالم شاہ کوٹی

Monthly ... Multan Regd.No.M-108

تاجدار ختم نبوت زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی لانبی بعدی

مسلم کالونی چناب نگر میں سالانہ

ردقادیانیت وعیسائیت کورس

14 نومبر تا 7 دسمبر 1999ء مطابق 5 شعبان تا 28 شعبان 1420ھ

پڑھانے اور لیکچر دینے والے حضرات

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی	حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب
حضرت مولانا بشیر احمد الحسینی	صاحبزادہ طارق محمود ...
حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب
حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی	حضرت مولانا عبد اللطیف ...
حضرت مولانا خدا بخش صاحب	حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب	جناب الحاج اشتیاق احمد صاحب
جناب محمد متین خالد صاحب	جناب محمد طاہر رزاق صاحب

☆ کورس میں داخلہ درجہ رابعہ سے فارغ اور میٹرک پاس طلباء کو دیا جائے گا۔ ملازمین اور تجارت پیشہ حضرات بھی تشریف لا سکتے ہیں۔ ☆ شرکاء موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ ناشتہ کھانا کاغذ قلم ادارہ فراہم کرے گا۔ ☆ درخواست سادہ کاغذ پر آج ہی بھجوا دیں۔ طلباء امتحان سے فارغ ہوتے ہی مسلم کالونی تشریف لا سکتے ہیں۔

شعبہ دار المبلغین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان، فون 514122